یونیورسٹیز اور دینی مدارس کے طلباء کے لیے
تمام علوم و فنون پر مشتمل راہنما گائیڈ

اصطلاحات

تالیف الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

نظر ثانی حافظ رضا اللہ روف الشیخ محمد رفیق طاہر



یونیورسٹیز اور دینی مدارس کے طلباء کے لیے
تمام علوم وفنون پر مشتمل راہنما گائیڈ

اصطلاحات

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

نظر ثانی

حافظ رضا اللہ رؤف   الشیخ محمد رفیق طاہر



مکتبہ اسلامیہ®

کتاب

اصطلاحات

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

ناشر ---------------- محمد سرور عاصم

اشاعت ---------------- 2017ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ®

لاہور G/F-26 بادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

0300-8661763 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiainfo@gmail.com
www.maktabaislamia.com.pk

المحمدیہ پبلیکیشنز

جالندھر کالونی وھاڑی روڈ حاصل پور بہاولپور 0313-2501221، 0301-6131916

فہرست



عرض مؤلف

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم امابعد فأعوذبالله من الشیطان الرجیم ،بسم الله الرحمن الرحیم۔

زمانہ طالب علمی میں امتحانات کے قریب ایک چیز کی شدت سے ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ اب کوئی ایسی کتاب یا گائیڈ مل جائے جس پر تمام کتابوں کا خلاصہ ہو جسے ایک ہی رات میں رٹا لگا کر صبح کے پیپر کی تیاری مکمل ہو جائے۔ مگر سب خواہشیں بے سود۔ جن طلبہ کے پاس اساتذہ کے لکھوائے ہوئے نوٹس ہوتے تھے وہ بڑے اطمینان سے تیاری کر لیتے تھے

جب بندہ ناچیز نے جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ سے فراغت کے بعد جامعہ اسلامیہ سلفیہ (مسجد مکرم) گوجرنوالہ میں تدریسی ذمہ داری سنبھالی تو یہ سوچ دوبارہ ذہن میں گردش کرنے لگی کہ کوئی ایسا گائیڈ میں تیار کروں جس میں تمام درس نظامی کی کتب کی اصطلاحات کا مختصر تعارف ہو۔ تاکہ اساتذہ اور طلبہ کے لیے آسانی ہو سکے۔ سو میں نے اس کے لیے کاوش شروع کردی سب سے پہلے تمام علوم وفنون پر چارٹ تیار کیے پھر ان کی اصطلاحات کی تعریفات اور وضاحت پر مکمل یہ گائیڈ تیار کی، جو اصل میں میرے وہ نوٹس ہی ہیں جو میں نے پڑھائی کے دوران اپنے اساتذہ سے نوٹ کیے تھے بس اب ان سب کو ایک جگہ کچھ کمی وبیشی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ مثلاً اصول تفسیر واصول حدیث، اصول فقہ ومنطق، وراثت ومیزان، علم النحو والصرف وغیرہ ان تمام علوم وفنون پر مشتمل چارٹ بھی مکتبہ اسلامیہ کے پلیٹ فارم سے پرنٹ ہو رہے ہیں۔

میری نظر میں اس طرز پر پہلے کوئی کتاب اردو زبان میں مارکیٹ میں نہیں ہے یقیناً یہ ایک نئی کاوش ہے اور جب بھی کوئی کام پہلی بار کیا جاتا ہے تو اس میں بہت سے سقم رہ جاتے ہیں، میں اپنے اساتذہ اور طلبہ بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ اگر کوئی کسی مقام پر قابل

اصلاح پہلو دیکھیں تو ضرور میری راہنمائی کریں۔ اگر اللہ نے چاہا تو جلد اس کی درستگی کر دی جائے گی۔

"المحمدیہ پبلیکیشنز" کی اس کتاب "اصطلاحات" کو منظر عام پر لانے میں مکتبہ اسلامیہ کی مکمل ٹیم اور محترم جناب محمد سرور عاصم صاحب کا بے حد شکر گزار ہوں جن کے پلیٹ فارم سے یہ کتاب قارئین تک پہنچی ۔بارك الله في جهودهم

آخر میں میں جامعہ محمدیہ گوجرنوالہ کے مدرس الشیخ محمد رفیق طاہر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اسے ایک نظر پڑھا اور مناسب مقامات پر مناسب راہنمائی سے نوازا، اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت فرمائے۔

اور میں "محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر حاصل پور" کے سر پرست حافظ رضاء اللہ رؤف صاحب اور مکمل ٹیم محترم زاہد مجید صاحب، محترم راشد سلیم صاحب ، محترم مرزا عامر شہزاد صاحب، محترم اسد اللہ مبشر صاحب اور محترم حافظ زبیر الرحمن صاحب کا بے حد ممنون ہوں جن کی معاونت کے بغیر اسے منظر عام پر لانا ناممکن تھا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اسے میرے لیے، میرے والدین، میرے اہل وعیال، میرے اساتذہ اور قارئین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

اخوکم

محمد عظیم حاصل پوری

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر حاصل پور

0301-6131916





بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة

اصطلاحات العلوم والفنون

وحی الٰہی یعنی قرآن وسنت کا علم سب سے اشرف وافضل علم ہے۔اسکی عظمت و جلالت شان کا ہی نتیجہ ہے کہ اسکی خدمت کو بہت سے علوم معرض وجود میں آئے۔اور بہت سے علوم جو نزول قرآن سے صدیوں پہلے رائج تھے وہ بھی اسکے خادم بن گئے اور وحی الٰہی کو سمجھنے میں ممد ومعاون ہونے لگے۔یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید کو سمجھنے والوں کے لیے نہایت ہی آسان اور عام فہم بنا کر نازل فرمایا ہے۔اسکے اسلوب میں ایسی سلاست وروانی رکھی ہے کہ پڑھنے والا پڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اکتاہٹ اسکے قریب بھی نہیں پھٹکتی۔لیکن چونکہ یہ وحی بزبان عربی مبین نازل ہوئی ہے تو لغت عرب سے آشنائی حاصل کرنا کلام الٰہی کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔

لہذا عربی زبان اور اسکے قواعد یعنی صرف ونحو عروض وبدیع ومعانی وبلاغت وبیان اور کلام میں موجود جامعیت ومانعیت کو سمجھنے کے لیے علم منطق اور قدیم عرب کے محاورات کو سمجھنے کے لیے ادب عربی وغیرہ کو سیکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔اور پھر علم میراث وغیرہ جیسے وہ علوم کہ کتاب وسنت نے خود جن علوم کی بنیاد رکھی انہیں سمجھنا اور سیکھنا بھی از حد ضروری ہے تاکہ وحی کے احکام کو جانا جاسکے۔

اور اسکے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کی توضیح وتشریح کے لیے علم تفسیر واصول تفسیر اور حدیث نبوی کی جانچ پرکھ کے لیے علم اصطلح وعلم رجال وعلم علل وعلم دراسہ اسانید اور قرآن وحدیث کی نصوص سے اخذ واستنباط کے لیے اصول فقہ وغیرہ جیسے علوم کی جانکاری کے بغیر گزارہ نہیں ہے۔ایک عامی کے لیے ان تمام تر علوم کو سیکھنے کے لیے وقت نکالنا اور درسا درسا پڑھنا نہایت مشکل کام ہے۔ہمارے فاضل بھائی الشیخ محمد عظیم حاصل پوری

صاحب حفظہ اللہ نے عامۃ الناس کی اس مشکل کو حل کرنے کے لیے ان میں سے اہم علوم کی بنیادی اصطلاحات زیر نظر کتاب میں جمع کر دی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے کوئی بھی شخص بآسانی ان علوم کی ابجد سے واقف ہو جاتا ہے۔ پھر جس میں ہمت داستعداد ہو وہ ان علوم کے سمندر سے سیراب ہونے کے لیے بڑی کتب کا مطالعہ اور اساتذہ کی راہنمائی سے اپنی علمی پیاس بجھا سکتا ہے۔

یہ مختصر کتابچہ نہ صرف عصری علوم پڑھنے والوں کے لیے مفید ہے بلکہ دینی علوم پڑھنے والے مبتدی طلبہ کے لیے بھی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے جامع' ناشر اور معاونین کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے اور امت کے لیے اسے نفع بخش بنائے رکھے۔ آمین

وکتبہ

ابوعبدالرحمن محمد رفیق طاہر

17 محرم الحرام 1439ھ







الاصطلاحات
فی
علم التفسیر



اصطلاحات اصول تفسیر

علم اصول تفسیر

اصول تفسیر ایسے قواعد کے مجموعہ کا نام ہے جن کے استحضار سے نظم قرآن کے معانی مقصودہ کی صحیح تشریح اور احکام شرعیہ کے استنباط کی صلاحیت واستعداد اجاگر ہوتی ہے۔

موضوع

نظم قرآن، معانی مقصودہ کی شرح وتفسیر اور احکام شرعیہ کے استنباط واستخراج کی حیثیت سے۔

غرض وغایت

نظم قرآن سے سنت نبویہ ﷺ اور آثار صحابہؓ کے مطابق احکام شرعیہ کے استنباط کا ملکہ حاصل کرنا، یایوں کہو کہ کلام اللہ کی مراد سمجھنا اور اس کے احکام شرعیہ کے استنباط میں غلطی سے بچنا اصول تفسیر کی غرض ہے۔

تفسیر

ایسا علم جس کے ذریعے کلام اللہ کے معانی کی انسانی طاقت کے مطابق معرفت حاصل ہو۔

تاویل

(۱) تاویل اور تفسیر دونوں مترادف لفظ ہیں۔اس اعتبار سے تاویل کلام کا معنی بیان کرنا ہے خواہ وہ ظاہر کے موافق ہو یا نہ ہو۔





(۲) وہ نفس مراد ہو جو متکلم اپنے کلام سے مراد لے رہا ہے وہ تاویل ہے۔

تفسیر اور تاویل میں فرق

امام راغب رحمہ اللہ دو اعتبار سے فرق کرتے ہیں۔

۱۔ تفسیر کا استعمال الفاظ و مفردات میں ہوتا ہے اور تاویل کا اطلاق معانی و جملوں میں ہوتا ہے۔

۲۔ تفسیر عام ہے اس کا اطلاق دونوں پر ہوگا خواہ وہ کتب الٰہیہ ہوں یا غیر کتب الٰہیہ ہوں جبکہ تاویل کتب الٰہیہ کے ساتھ خاص ہے۔

اس قول کے مطابق ہر تاویل تفسیر ہے لیکن ہر تفسیر تاویل نہیں ہے یعنی ان کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

الاتقان للسیوطی (۲/۱۷۳)

قرآن

لغۃً : قَرَءَ يَقْرَءُ سے فُعْلَان کے وزن پر مصدر ہے جس کا معنی جمع کرنا، شامل کرنا اور پڑھنا۔

اصطلاحاً: اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے۔

وحی

لغۃً: وحی کے معنی جلدی سے اشارہ کرنے کے ہیں۔

اصطلاحاً: اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جو اس کے نبیوں میں سے کسی نبی پر نازل ہوا ہو۔

وحی قلبی

وحی قلبی یہ ہے کہ فرشتے کا براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کے دل پر القاء کر

دینا۔ اور یہ وضاحت کر دینا کہ یہ اللہ کی جناب سے ہے خواہ یہ بیداری میں ہو یا خواب میں۔

وحی متلو (تلاوت کی گئی وحی)

اس سے مراد وہ وحی ہے جس میں الفاظ و معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اس میں کسی قسم کا تغیر جائز نہیں ہے اور یہ قرآن کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ بعض نے حدیث کو بھی وحی متلو میں شمار کیا ہے۔

وحی غیر متلو

وہ وحی جس کے معانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہوں یہ صحیح حدیث کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:

''مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی ہم مثل چیز (حدیث) عطا کی گئی ہے۔''

مسند احمد (٤/١٣١)

مکی سورتیں

جو سورتیں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی تھیں ان کو مکی سورتیں کہا جاتا ہے خواہ وہ مکہ میں نازل ہوئی ہوں یا مکہ کے گردونواح میں۔

مدنی سورتیں

جو سورتیں ہجرت کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی ہیں خواہ وہ مدینہ میں نازل ہوئیں یا مدینہ کے قرب وجوار میں۔

نوٹ: سورتوں کا مکی یا مدنی ہونا اغلبیت کے اعتبار سے ہے ورنہ بعض مکی سورتوں میں مدنی آیات اور بعض مدنی سورتوں میں مکی آیات بھی پائی جاتی ہیں اٹھائیس (۲۸) سورتیں مدنی ہیں، باقی سب سورتیں مکی ہیں یہ قول شیخ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ کا ہے۔

[دیکھیں زبدۃ التفسیر]

اصطلاحات

۱۔البقرۃ	۲۔آل عمران	۳۔النساء	۴۔المائدہ
۵۔الانفال	۶۔التوبہ	۷۔الرعد	۸۔الحج
۹۔النور	۱۰۔الاحزاب	۱۱۔الحدید	۱۲۔المجادلہ
۱۳۔الحشر	۱۴۔الممتحنہ	۱۵۔الصف	۱۶۔الجمعہ
۱۷۔المنافقون	۱۸۔التغابن	۱۹۔الطلاق	
۲۰۔التحریم			
۲۱۔محمد	۲۲۔الفتح	۲۳۔الحجرات	۲۴۔الرحمن
۲۵۔الدہر	۲۶۔البینہ	۲۷۔الزلزال	۲۸۔النصر

علم احکام

وہ احکام جو عبادات یا معاملات سے تعلق رکھتے ہوں یا وہ گھریلو، ملکی اور انتظامی معاملات سے، تو وہ اسی قبیل سے ہوں گے قرآن پاک میں جو معانی اور مطالب بیان کیے گئے ہیں وہ پانچ ہیں۔: واجب، مندوب، مباح، مکروہ، حرام۔

واجب

جو کام ہر ایک کے لیے کرنا فرض ہو جس کے کرنے پر ثواب اور چھوڑنے پر سزا ہو جیسے نماز، فرضی روزہ وغیرہ۔ جمہور کے نزدیک فرض اور واجب ایک ہی ہیں البتہ احناف ان دونوں میں باریک سا فرق کرتے ہیں۔

مندوب

شارع اچھے کام کی طرف رغبت دے اور اس کے کرنے پر ثواب اور چھوڑنے پر سزا نہ ہو۔

مباح

ایسا کام جسے کرنے میں ثواب ہو جبکہ اسے چھوڑنے میں گناہ نہ ہو مثلاً مسواک وغیرہ۔

مکروہ

جس کام کو نہ کرنا اسکے کرنے سے بہتر ہو اور اسے بچنے پر ثواب ہو جب کہ اسے کرنے پر گناہ نہ ہو مثلاً کثرت سے سوال کرنا وغیرہ اور بسا اوقات مکروہ تنزیہی اور کبھی تحریمی ہوتا ہے۔

حرام

شارع نے جس کام سے لازمی طور پر بچنے کا حکم دیا ہو نیز اس کے کرنے میں گناہ ہو جبکہ اس سے اجتناب میں ثواب ہو۔

علم مخاصمہ

وہ علم ہے کہ جس میں چار گمراہ فرقوں کی تردید اور ان پر بحث مطلوب ہو۔

۱۔ یہود ۲۔ نصاریٰ (عیسائی)

۳۔ مشرکین ۴۔ منافقین

علم تذکیر بآلاء اللہ

وہ علم ہے جس میں زمین و آسمان کے پیدا کرنے کی نعمتوں اور جو نعمتیں بندوں کو بذریعہ الہام و تعلیم حاصل ہوئی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کو بیان کرنا۔

علم تذکیر بأیّام اللہ

وہ علم ہے جس میں ایسے واقعات و حالات کی نشاندہی کی گئی ہو جو کہ اطاعت گزاروں کو انعام کرنے اور نافرمانوں کو سزا دینے سے متعلق ہوں۔

علم تذکیر بالموت





اس علم کو کہتے ہیں جو موت اور موت کے بعد آنے والے واقعات اور حالات یعنی حشر ونشر، حساب، میزان، جنت اور جہنم وغیرہ کے متعلق ہو۔

محکم آیات

محکم آیات سے مراد وہ آیات ہیں جن کے مفہوم کے متعلق عربی زبان کے ماہر شخص کو کسی قسم کا تردد یا تذبذب نہ ہو اور ان کا صاف وصریح مفہوم کے سوا کوئی دوسرا مفہوم ہو ہی نہ سکے۔

متشابہ آیات

متشابہ آیات وہ ہیں جن میں ضمیر کے دو مراجع کی جانب لوٹنے کے احتمال کی وجہ سے دو معانی کا احتمال ہو۔

کنایہ

کنایہ اس کلام کو کہتے ہیں جس میں کسی حکم کو ثابت تو کیا جائے مگر خاص اس حکم کا اثبات مقصود نہ ہو بلکہ یہ منظور ہو کہ اس سے مخاطب کا ذہن ایسی شے کی طرف منتقل ہو جائے جو اس حکم کو عادۃً یا عقلاً لازم ہو۔

تعریض

تعریض یہ ہے کہ حکم تو عام ہو لیکن مقصود کسی خاص شخص کا حال بیان کرنا یا کسی خاص شخص کے حال پر تنبیہ کرنا ہو۔

مجاز عقلی

مجاز عقلی یہ ہے کہ فعل کو ایسے شخص کی طرف منسوب کریں جو حقیقۃً اس کا فاعل نہیں اور ایسی چیز کو مفعول بنائیں جو درحقیقت مفعول نہیں ہے۔

سبع الطوال





اس میں سات سورتیں ہیں:

۱۔البقرہ ۲۔آل عمران ۳۔النساء ۴۔المائدہ

۵۔الانعام ۶۔الاعراف ۷۔الانفال

مئین

اس میں ایسی تمام سورتیں شامل ہیں جن کی آیات کی تعداد سو یا اس سے کچھ زیادہ ہے مثلاً یونس، یوسف وغیرہ

مثانی

مثانی میں ایسی تمام سورتیں شامل رکھی گئی ہیں جن کی آیات کی تعداد سو سے کم تھی مثلاً حجر، مریم وغیرہ

مفصل

مذکورہ بالا سورتوں کے علاوہ جتنی سورتیں تھیں انھیں مفصل کے عنوان کے تحت رکھا گیا تھا۔

طواسیم

وہ سورتیں جو طٰسٓ یا طٰسٓمٓ سے شروع ہوتی ہیں۔

حوامیم

وہ سورتیں جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں۔

مُسَبِّحَات

وہ سورتیں جو سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ سے شروع ہوتی ہیں۔

طوال مفصل

سورۃ حجرات یا سورۃ ق سے لے کر سورۃ بروج تک طوال مفصل کہتے ہیں۔





اوساط مفصل

سورۃ بروج سے سورہ بینہ تک

قصار مفصل

سورۃ بینہ سے سورۃ الناس تک کو قصار مفصل کہتے ہیں۔

تفسیر کے مصادر و مآخذ

تفسیر کے مصادر و مآخذ پانچ ہیں:

۱۔قرآن مجید

۲۔حدیث وسنت

۳۔اجتہاد وقوت استنباط

۴۔اقوال صحابہؓ

۵۔اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)

قرآن مجید کے اسماء مبارکہ

امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب الاتقان (۱/۵۱) میں (۵۵) نام شمار کیے ہیں جن میں دو نام ذاتی ہیں قرآن، فرقان باقی سب صفاتی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔الكتاب	۲۔المبين	۳۔الكريم	٤۔القرآن
٥۔كلام الله	٦۔النور	۷۔هدى	۸۔رحمة
۹۔الفرقان	۱۰۔الشفاء	۱۱۔موعظة	۱۲۔ذكر
۱۳۔مبارك	١٤۔اعلى	١٥۔حكمة	١٦۔حكيم
۱۷۔مهيمن	۱۸۔حبل الله	۱۹۔صراط مستقيم	۲۰۔قيم



۲۱۔قول	۲۲۔فصل	۲۳۔نبأ	۲۴۔احسن الحدیث
۲۵۔مثانی	۲۶۔متشابه	۲۷۔التنزیل	۲۸۔روح
۲۹۔وحی	۳۰۔عربی	۳۱۔بصائر	۳۲۔بیان
۳۳۔العلم	۳۴۔الحق	۳۵۔هاد	۳۶۔عجب
۳۷۔تذکرۃ	۳۸۔العروۃ الوثقی	۳۹۔الصدق	۴۰۔العدل
۴۱۔امراللّٰہ	۴۲۔مناد	۴۳۔بشری	۴۴۔مجید
۴۵۔زبور	۴۶۔بشیر	۴۷۔نذیر	۴۸۔عزیز
۴۹۔بلاغ	۵۰۔احسن القصص	۵۱۔صحف	۵۲۔مکرمه
۵۳۔مرفوعة	۵۴۔مطهره	۵۵۔ مصدق	۵۶۔مفصل
۵۷۔ حکم۔			

قرآن مجید کے نام صرف (۵۵) ہی نہیں بلکہ کئی اور بھی ہیں جیسا کہ ہم نے دو مزید ذکر کیے ہیں۔

نسخ

نسخ کے لغوی کئی ایک معانی ہیں زائل کرنا، دور کرنا، نسخ بمعنی تبدیل، نسخ بمعنی تحویل۔

اصطلاحی تعریف: کسی شرعی دلیل کی بناء پر کسی دینی حکم کے اٹھ جانے (باقی نہ رہنے) کو نسخ کہتے ہیں۔

پہلی چیز کو منسوخ اور بعد والی کو ناسخ کہتے ہیں۔

نسخ کی کئی ایک صورتیں ہیں تفصیل کے لیے ہماری کتاب مرآۃ التفسیر کا مطالعہ کریں۔

تفسیر بالمأثور

تفسیر نویسی کا ایک انداز وہ ہے جس کو تفسیر بالماثور کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی آیت کی تفسیر میں صحابہ تابعین اور ان کے اتباع کے اقوال نقل کر دیے جائیں۔

تفسیر بالرأی

ایک طرز تفسیر کا نام تفسیر بالرأی ہے اس کے بارے میں لوگوں کے مختلف خیالات پائے جاتے ہیں اسکی بعض قسمیں ممدوح اور بعض مذموم ہیں اگر یہ تفسیر قرآنی ہدایت کے قریب ہوتو ممدوح ہے اور اگر بعید ہوتو مذموم ہے۔

منطوق

لفظ محل نطق میں جس بات پر دلالت کرتا ہے اس کو منطوق کہتے ہیں۔

مفہوم

مفہوم اس معنی و مطلب کو کہتے ہیں جس پر لفظ غیر محل نطق میں دلالت کرتا ہے۔

۱۔ جب منطوق اس کے مطابق و موافق ہوتو اس کو مفہوم موافق کہتے ہیں۔

۲۔ جب منطوق اس کے خلاف ہوتو اس کو مفہوم مخالف کہتے ہیں۔

فحوی الخطاب

جب مفہوم موافق کسی قابل اخذ و اعتبار معنی سے دلالت کرتا ہوتو اسکو فحوی الخطاب کہتے ہیں۔

لحن الخطاب

جب کوئی لفظ مساوی معنی پر دلالت کرتا ہوتو اس کو لحن الخطاب کہتے ہیں۔

عام القرآن

عام قرآن میں واردشدہ اس لفظ کو کہتے ہیں جو اپنے اصلی لغوی مفہوم کے اعتبار سے بلا حصر وعدد اپنے تمام افراد کو شامل ہو۔

خاص القرآن

خاص اس لفظ کو کہتے ہیں جس کو فرد واحد پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو مثلاً محمد کا لفظ یا ایک خاص نوع مراد ہو جیسے رجل (مرد)

یا معین ومعدود افراد مراد ہوں جیسے دو، دس، ہزار، جماعت، امت طائفہ اور فریق وغیرہ۔

خاص القرآن کی چار قسمیں ہیں:

۱۔مطلق ۲۔مقید ۳۔امر ۴۔نہی

توقیفی

کوئی چیز بحکم الٰہی اور اس کے آگاہ کرنے پر موقوف ومبنی ہو اسے توقیفی کہتے ہیں جیسے سورتوں کی ترتیب۔

اجتہادی

اپنے اجتہاد سے کسی چیز کا انحصار اجتہادی ہوتا ہے۔

اصول تفسیر پر کتب

۱۔ احکام القرآن لابن العربی، القاهره ۱۳۳۱ هجری

۲۔ اسباب النزول للواحدی، القاهره ۱۳۵۱ هجری

۳۔البرهان فی علوم القرآن للزرکشی القاهره

٤۔بیان اعجاز القرآن للخطابی دار المعارف، القاهره

٥۔البرہان فی مناسبۃ ترتیب سورالقرآن لعلامہ ابی جعفر بن زبیر

٦۔نظم الدرر فی مناسب الآی والسور للشیخ برہان الدین بقاعی

٧۔تناسق الدرد فی تناسب السور لجلال الدین السیوطی

٨۔اعجاز القرآن للباقلانی القاہرہ، ١٣٤٩ھجری

٩۔علوم القرآن للدکتور صبحی صالح ، لبنان

١٠۔ الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی

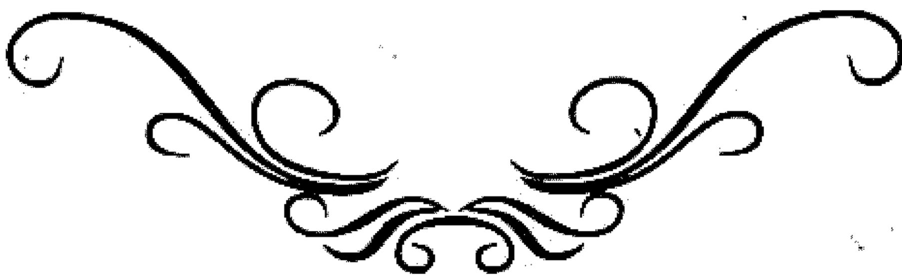
١١۔ بدیع القرآن لابن ابی الاصبع ، القاہرہ، ١٣٧٧ھجری



الاصطلاحات

فی

علم اصولِ الحدیث



اصطلاحاتِ اصولِ حدیث

اصول حدیث کی تعریف:

علم اصول حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعے حدیث کے احوال معلوم کیے جائیں۔

اصول حدیث کی غرض وغایت:

علم اصول حدیث کی غرض وغایت یہ ہے کہ حدیث کے احوال معلوم کر کے مقبول پر عمل کیا جائے اور غیر مقبول سے بچا جائے۔

اصول حدیث کا موضوع:

علم اصول حدیث کا موضوع حدیث ہے۔

حدیث کی تعریف:

جو رسول اللہ ﷺ سے قولاً، فعلاً یا تقریراً منقول ہو۔

الخبر:

خبر کے متعلق تین اقوال ہیں:

① خبر حدیث ہی کا دوسرا نام ہے۔

② حدیث وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو کسی اور سے منقول ہو۔

③ خبر حدیث سے عام ہے یعنی اس روایت کو بھی کہتے ہیں جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی اور سے منقول ہو۔

الاثر:

وہ خبر جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے منقول ہو چنانچہ یہ حدیث کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

السنۃ:

اصول حدیث میں یہ حدیث کے معنی میں مستعمل ہے اور اصول فقہ میں طریقہ مسلوکہ فی الدین کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

السند:

حدیث تک پہنچنے کا طریق یعنی متن سے پہلے رجال کا سلسلہ سند کہلاتا ہے۔

الاسناد:

سند بیان کرنا کبھی سند کو بھی اسناد کہہ دیتے ہیں۔

المتن:

کلام کا وہ حصہ جو اسناد کے ختم ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔

متواتر:

وہ حدیث ہے جسے بیان کرنے والے راویوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہو جانا عقلاً محال ہو۔

آحاد یا خبر واحد:

وہ حدیث ہے جس کے راوی حد تواتر کو نہ پہنچتے ہوں۔

مرفوع:

جس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔

مرفوع قولی:

صحابی یا کوئی اور یوں حدیث بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مرفوع فعلی:

صحابی یا کوئی اور یوں بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا۔

مرفوع تقریری:

صحابی یا کوئی اور یوں کہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ کام کیا۔

مرفوع وصفی:

صحابی یا کوئی اور رسول اللہ ﷺ کا کوئی وصف بیان کرے۔

موقوف:

وہ حدیث ہے جس میں صحابی کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

مقطوع:

وہ حدیث ہے جس میں تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

مشہور:

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔

عزیز:

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔

غریب:

وہ حدیث ہے جس کا راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔

صحیح لذاتہ:

وہ حدیث ہے جس کے کل راوی عادل، کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو اور





وہ روایت معلل وشاذ نہ ہو۔

حسن لذاتہ:

وہ حدیث ہے جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو باقی سب شرائط صحیح لذاتہ کی اس میں موجود ہوں۔

صحیح لغیرہ:

اس حدیث کو حسن لذاتہ کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔ یا ایسی ضعیف سند والی روایت کس کی دوسری سند صحیح لذاتہ ہو، ضعیف سند والی روایت کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

حسن لغیرہ:

اس ضعیف حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔اور ان سب میں ضعف تھوڑا سا ہو اور تعدد طرق کی بناء پر قبولیت کے درجہ تک پہنچ جائے۔

ضعیف:

وہ حدیث ہے جس کے راوی میں حدیث صحیح وحسن کی شرائط نہ پائی جائیں۔

موضوع:

وہ حدیث ہے جس کے راوی پر حدیث نبوی ﷺ میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو۔اور وہ اپنی طرف سے باتیں گھڑ کر آپ ﷺ کی طرف منسوب کرے۔

متروک:

وہ حدیث ہے جس کا راوی متہم بالکذب ہو یا وہ راویت قواعدِ معلومہ فی الدین کے مخالف ہو۔

شاذ:

وہ حدیث ہے جس کا راوی خود ثقہ ہو مگر اپنے سے زیادہ ثقہ یا اپنے جیسے ہی ثقات کی





مخالفت کرے۔

محفوظ:

وہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابل ہو۔

منکر:

وہ حدیث ہے جس کا راوی باوجود ضعیف ہونے کے جماعتِ ثقات کے مخالف روایت کرے۔

معروف:

وہ حدیث ہے جو منکر کے مقابل ہو۔

معلّل:

وہ حدیث ہے جس میں کوئی ایسی علت خفیفہ ہو جو صحت حدیث میں نقصان دیتی ہے اس کو معلوم کرنا ماہر فن ہی کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں۔

مضطرب:

وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

مقلوب:

وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اندر تقدیم وتاخیر واقع ہو گئی ہو یعنی لفظ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔

مصحف:

وہ حدیث ہے جس میں باوجود صورتِ خطی باقی رہنے کے نقطوں اور حرکتوں وسکونوں کے

تغیر کی وجہ سے تلفظ میں غلطی واقع ہو جائے بعض اوقات مصحف کو محرف بھی کہتے ہیں۔

مدرج:

وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام درج کر دے۔

متصل:

وہ حدیث ہے کہ اس کی سند میں راوی پورے مذکور ہوں۔

مسند:

وہ حدیث ہے کہ اس کی سند رسول ﷺ تک متصل ہو۔

منقطع:

وہ حدیث ہے کہ اس کی سند متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں سے راوی گرا ہوا ہو۔

معلّق:

وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک راوی یا ایک سے زیادہ راوی گرے ہوں۔

معضل:

وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو یا اس کی سند میں ایک سے زائد راوی پے در پے گرے ہوئے ہوں۔

مرسل:

وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر سے کوئی راوی گرا ہو۔

مدلس:

۱۔ وہ حدیث ہے جس کے روای کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام

چھپا لیتا ہو۔ اگر چہ اس کا اپنے شیخ سے سماع ہو لیکن یہ روایت نہ سنی ہو۔

معنعن:

وہ حدیث ہے جس کی سند میں لفظ عن ہو اور اس کو عَن عَن بھی کہا جاتا ہے۔

مسلسل:

وہ حدیث ہے جس کی سند میں صیغِ اداء یا راویوں کی صفات یا حالات ایک ہی طرح کے ہوں۔

اسباب طعن:

وہ اسباب جن کی بناء پر کسی راوی کی حدیث ضعیف بن جاتی ہے وہ دس ہیں۔

① الكذب :

اس کو کہتے ہیں جس سے حدیث نبوی میں جھوٹ بولنا ثابت ہو چکا ہو۔

② تهمة الكذب:

متہم بالکذب اسے کہتے ہیں جس سے حدیث نبوی میں تو جھوٹ بولنا ثابت نہ ہو لیکن عام گفتگو میں جھوٹ بولنا ثابت ہو چکا ہو یا ایسی حدیث کو وہی اکیلا بیان کرے جو اصول دین کے خلاف ہو۔

③ فحش الغلط:

راوی کی غلطیوں کا اصابت سے زیادہ ہونا۔

④ شدة الغفلة:

روایت کے سننے اور سنانے میں غفلت سے کام لینا۔

⑤ الفسق:

فسق خواہ قولی ہو یا فعلی۔

⑥ الوهم:

روایت بیان کرتے وقت اوہام میں مبتلا ہونا۔

⑦ مخالفة الثقات:

جب کسی حدیث کے بیان کرنے میں ثقات کا شریک ہو تو عام طور پر ان کا موافق نہ رہ سکے۔

⑧ الجهالة:

کسی راوی کی ذات یا اس کے حالات متعلقہ جرح وتعدیل کا معلوم نہ ہونا صاحب جہالہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) المبهم: جس راوی کا نام ونسب ذکر نہ کیا گیا ہو جیسے اخبرنی الثقہ۔

(۲) مجهول العين: جس سے روایت لینے والا صرف ایک ہی شخص ہو۔

(۳) مجهول الحال(مستور):

جس سے روایت لینے والے تو کئی ہوں مگر اس کے بارہ میں جرح وتعدیل معلوم نہ ہو۔

⑨ البدعة:

راوی کا اس چیز کے خلاف اعتقاد رکھنا جو نبی اکرم ﷺ سے ثابت اور متوارث ہو اور یہ مخالفت بطریق عناد بھی نہ ہو مبتدع راوی کی روایت جمہور محدثین حسب ذیل شرائط کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

(۱) مذکور راوی میں اس بدعت کے علاوہ کوئی صفت موجب رد نہ ہو۔

(۲) بدعت کا داعی نہ ہو۔

(۳) جس روایت کے بیان کرنے میں وہ منفرد ہے اس کے بدعتی عقیدہ کی موید نہ ہو۔

⑩ سوء الحفظ:

راوی کی قوت حافظہ کا خراب ہونا۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

سوء الحفظ اصلی:

جو فطری ہو ایسے راوی کی کوئی بھی روایت جس کے بیان کرنے میں وہ منفرد ہو قبول نہیں۔





سوء الحفظ طاری:

جو کسی حادثہ یا بوڑھاپے کے سبب سے عارض ہو اسے اختلاط کہتے ہیں اور ایسے راوی کو مختلط۔ ایسے راوی کی وہ روایت جو اختلاط کے بعد کی ہو غیر مقبول ہے یا جس روایت کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اختلاط کے پہلے کی ہے یا بعد کی۔

التابع:

وہ راوی جو کسی ایسے راوی کے موافق روایت کرے جس کے متعلق تفرد کا گمان کیا گیا تھا بشرطیکہ ان دونوں کی روایت ایک ہی صحابی سے ہو اور اس موافقت کو متابعت کہتے ہیں۔ متابعت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) متابعت تامہ:

موافقت کرنے والا دوسرے راوی کے شیخ ہی سے روایت کرے۔

(۲) متابعت قاصرہ:

موافقت کرنے والا دوسرے راوی کے شیخ سے نہیں بلکہ اوپر کے کسی راوی سے روایت کرے۔

الشاھد:

اگر کسی حدیث پر غرابت کا گمان کیا گیا ہو اور کسی دوسرے صحابی سے اس کے موافق روایت مل جائے تو اس دوسری روایت کو شاہد کہتے ہیں۔

الاعتبار:

کسی حدیث کے لیے کتب حدیث سے متابع اور شاہد تلاش کرنا۔

العالی والنازل:

اگر ایک حدیث کی دو سندوں میں سے ایک سند کے واسطے دوسری سند کی نسبت کم ہوں تو کم واسطوں والی سند کو العالی اور زیادہ واسطوں والی سند کو النازل کہتے ہیں۔

الموافقة:

کسی مصنف کی روایت کو اس کے شیخ سے مصنف کے واسطے سے نہیں بلکہ دوسرے طریق سے لینا۔

البدل:

مصنف کی کسی روایت کو اس کے استاد کے شیخ سے لینا۔

المساواة:

کسی مصنف کی بیان کردہ روایت کو دوسری ایسی سند سے روایت کرنا جس کے واسطوں کی گنتی مصنف کی سند کے برابر ہو۔

المصافحة:

کسی مصنف کی بیان کردہ روایت کو دوسری سند سے بیان کرنا جس کے واسطوں کی گنتی مصنف کے شاگرد کے واسطوں کے برابر ہو۔

السماع من لفظ الشيخ:

حدیث استاد کے منہ سے سننا۔

القرأة علي الشيخ:

شاگرد کا استاد کے سامنے حدیث پڑھنا۔

الإجازة:

شیخ کا اپنے شاگرد کو اپنی کل یا بعض مرویات روایت کرنے کی اجازت دینا۔

المكاتبة:

شیخ کا اپنے تلمیذ کی طرف حدیث لکھ کر بھیجنا۔

المناولة:

شیخ کا اپنے شاگرد کو کتاب دینا کہ وہ اس سے روایت کرے۔

الوجادہ:

شیخ کے خط کی لکھی ہوئی حدیث دیکھنا۔

الاعلام:

محدث کا کسی کو بتانا کہ فلاں کتاب یا فلاں روایت میری مرویات سے ہے۔

الوصیة بالکتاب:

محدث کا بوقت موت یا سفر اپنی کتابوں کے متعلق کسی شخص کے لیے وصیت کر جانا۔

الاجازة العامة:

محدث کا مجاز لہ کی تعیین کے بغیر حدیث کی اجازت دینا۔

من حدث و نسي:

محدث کسی وقت ایک حدیث بیان کرتا ہے پھر وہ روایت اور اس روایت کا بیان کرنا اسکے ذہن سے نکل جاتا ہے اس حد تک کہ جو لوگ اس سے سن چکے تھے ان کے یاد دلانے پر بھی وہ روایت اس کو یاد نہیں آتی ایسے محدث سے وہ روایت کرنے والے اگر ثقات ہیں تو وہ روایت مقبول ہوگی۔

ألمزید في متصل الأسانید:

وہ روای جو کسی سند میں دو راویوں کے درمیان بڑھا دیا جائے حالانکہ سند اس کے بغیر ہی متصل ہو۔

روایت الأقران:

ایک روای کا روایت کے متعلقہ امور (سن ملاقات مشائخ وغیرہ) میں اپنے برابر کے راوی سے روایت لینا۔

المدبج:

مذکورہ بالا صورت میں دونوں راویوں کا ایک دوسرے سے روایت لینا۔





روایت الأکابر عن الأصاغر:

بڑے طبقہ کے راوی کا چھوٹے طبقہ کے راوی سے روایت لینا روایت الاباء عن الابناء روایت الصحابہ عن التابعین روایت الشیوخ عن التلامذہ اسی باب سے تعلق رکھتے ہیں اوران صورتوں کا عکس یعنی روایت الاصاغر عن الاکابر اصل طریقہ مسلوکہ ہے۔

السابق واللاحق:

وہ دو راوی جو ایک ہی شخص سے روایت کریں لیکن ان دونوں کی موت کا درمیانی عرصہ خاصا لمبا ہو بعض ایسے دو راویوں کی موت کا درمیانی وقفہ ایک سو پچاس (۱۵۰) سال تک پایا گیا ہے۔

المؤتلف والمختلف:

وہ ایک سے زائد راوی جن کے اسماء صورت خطی میں تو ایک جیسے ہوں لیکن تلفظ میں مختلف ہوں۔

المتشابہ:

وہ ایک سے زائد راوی جن کے اسماء متفق ہوں لیکن ان کے آباء کے اسماء لکھنے میں متفق اور تلفظ مختلف ہوں یا ان کے آباء کے اسماء لکھنے میں متفق ہوں لیکن ان کے اپنے اسماء لکھنے میں متفق اور تلفظ میں مختلف ہوں یا ان کے اپنے اور ان کے آباء کے اسماء متفق ہوں لیکن ان کی نسبتوں میں اتفاق خطی اور اختلاف لفظی ہو۔

الروایۃ بالمعنی:

کسی حدیث کے مسموعہ الفاظ کلاً یا جزءاً چھوڑ کر اس کا معنی اپنے الفاظ میں بیان کرنا اس کی اجازت صرف اس شخص کے لیے ہے جو صاحب فہم اور علم حدیث میں ماہر ہو اور لغت عرب کو خوب سمجھتا ہو،

اختصار الحدیث:

ایک طویل حدیث کا کچھ حصہ بیان کرنا اور کچھ کسی ضرورت کے پیش نظر چھوڑ دینا لیکن یہ اس وقت جائز ہے جب باقی حدیث کے مفہوم پر اثر انداز نہ ہو۔

الجرح:

کسی راوی کی وہ کمزوریاں بیان کرنا جو اس کی روایت کے رد کا موجب ہو سکیں، الفاظ جرح ویسے تو محدثین کے ہاں (جیسا کہ دیباچہ میزان الاعتدال میں ہے) تقریباً (۳۰) کے قریب نقل کیے ہیں لیکن چند ایک یہ ہیں۔

دجّال، کذّابٌ، وضّاعٌ، متهم بالكذب، متروك، ليس بثقة، فيه نظر، هالك، ليس بشيءٍ، ليس بالقوى، ساقط يُضَعَّفُ، فيه مقال، يسّن، سيء الحفظ وغيره۔

التعديل:

کسی راوی کی وہ صفات بیان کرنا جن کی بناء پر اس کی روایت مقبول بن سکے اسے التوثیق بھی کہتے ہیں تعدیل کے قابل قبول ہونے کے لیے معدل کا اسباب جرح وتعدیل کا عالم دیانتدار اور منصف ہونا شرط ہے۔

چند الفاظ تعدیل یہ ہیں:

ثبت حجة، ثبت حافظ، ثقه، متقن، صدوق، لابأس به، ليس به بأس، صالح الحديث، صدوق ان شاء الله، ثقة ثقة۔

مُبْهَمْ:

وہ ہے جس میں راوی پر کوئی سبب جرح یا تعدیل کا مذکور نہ ہو۔

مُفَسّر:

جرح یا تعدیل مفسر وہ ہے جس میں جرح وتعدیل کا کوئی سبب راوی میں مذکور ہو۔





کتبِ احادیث

جامع:

حدیث کی وہ کتاب جس میں مکمل اسلامی معلومات مثلاً عقائد، عبادت، معاملات، تفسیر، سیرت، مناقب، فتن، اور روز محشر کے احوال وغیرہ سب کو جمع کر دیا گیا ہو مشہور جامع الترمذی وغیرہ

سنن:

حدیث کی وہ کتاب جس میں فقہی ترتیب پر احادیث جمع کی گئی ہوں مثلاً سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن ابی داؤد وغیرہ۔

صحیحین:

صحیح احادیث کی دو کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

صحاح ستہ:

معروف حدیث کی چھ کتب یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

معجم:

ایسی حدیث کی کتاب جس میں مصنف نے اپنے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب سے احادیث جمع کی ہوں مثلاً معجم کبیر، معجم صغیر، معجم اوسط، للطبرانی وغیرہ۔

مستدرك:

وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی شرط کے موافق اس کی رہی ہوئی احادیث کو جمع کیا گیا ہو جیسے مستدرک حاکم وغیرہ۔

مستخرج:

وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو جیسے مستخرج ابوعوانہ وغیرہ۔







جزء:

حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یکجا اور جمع ہوں جیسے جزء القراءة اور جزء رفع الیدین للبخاری اور جزء القراءة للبیہقی وغیرہ۔

غریب:

حدیث کی وہ کتاب جس میں ایک محدث کے متفردات جو کسی شیخ سے ہیں وہ ذکر ہوں جیسے غرائب دارقطنی وغیرہ۔

مسند:

وہ حدیث کی کتاب جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترتیب رتبی یا ترتیب حروف ہجاء یا تقدم وتأخر اسلام کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں جیسے مسند احمد، مسند شافعی، مسند دارمی، مسند بزار، مسند عبدالرزاق، مسند ابویعلی موصلی وغیرہ۔

العلل:

جس حدیث کی کتاب میں معلول احادیث کی علتوں کو بیان کیا گیا ہو مثلاً کتاب العلل الحدیث، معرفۃ الرجال لامام احمد رحمہ اللہ وغیرہ

الاطراف:

جس حدیث کی کتاب میں احادیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کر کے ان کی اسانید جمع کی گئی ہوں۔

الاصطلاحات
فی
علم الحدیث





اصطلاحات فی الحدیث

کتاب:

مستقل حیثیت کے حامل مسائل کے مجموعے کو کہتے ہیں خواہ وہ کئی انواع پر مشتمل ہو یا نہ ہو مثلاً کتاب الطھارہ، کتاب الصلاۃ وغیرہ۔

باب:

کتاب کا وہ حصہ جس میں ایک نوع کے متعلقہ مسائل بیان کیے گئے ہوں۔

فصل:

باب کا ایسا جزء جس میں ایک خاص موضوع سے متعلقہ مسائل مذکور ہوں۔

کتاب الطھارۃ

(طہارت کی کتاب) طہارت مصدر ہے جس کے معنی ہیں پاکیزگی، صفائی ستھرائی پاک ہونا۔ (ط) کے ضمہ سے معنی پاک کرنا، (ط) کے فتحہ سے پاک یا پاک کرنے والا۔ اصطلاح میں حدث کو رفع کرنا اور نجاست کو زائل کرنا طہارت ہے۔

طُھر:

حالت حیض کے خلاف حالت طہر کو کہتے ہیں، طہر معنی پاکی۔

حیض:

لغت میں اس کا معنی بہنا اور ماہواری کا خون جاری ہونا حیض اور محیض "ضَرَبَ" سے مصدر ہیں۔

اصطلاح میں حیض ایسا خون جو عورت کے رحم سے ولادت یا امراض سے سلامتی کی حالت میں

بلوغت کے بعد مخصوص ایام میں خارج ہو۔

استحاضہ:

استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو کسی بیماری کے سبب عورت کے رحم کے علاوہ اس کی شرمگاہ سے خارج ہو اور یہ عموماً کسی رگ کی وجہ سے جاری ہوتا ہے۔

نفاس:

یہ باب "سمع" سے مصدر ہے اس کا معنی ہے بچہ جننا، اس کی جمع "نفساء" آتی ہے

اصطلاح میں نفاس ایسا خون ہے جو پیدائش کے وقت بچے کے ساتھ یا بعد میں خارج ہو اس کی مدت چالیس دن ہے۔

ماء مستعمل:

فقہاء کے نزدیک ماء مستعمل ایسا پانی ہے جسے جنابت رفع کرنے کے لیے یا رفع حدث (یعنی وضوء یا غسل) کے لیے یا ازالہ نجاست کے لیے یا تقرب کی نیت سے اجر و ثواب کے کاموں (مثلاً وضوء پر وضوء کرنا، یا نماز جنازہ کے لیے، مسجد میں داخلے کے لیے، قرآن پکڑنے کے لیے وضوء کرنا وغیرہ) میں استعمال کیا گیا ہو۔

نبیذ:

کھجور ملے پانی کو نبیذ کہتے ہیں۔

نجاست:

اس کا لغوی معنی پلیدگی، گندگی ہے۔

اصطلاح میں ہر ایسی چیز نجاست ہے جسے عمدہ طبیعتوں کے حامل افراد برا گردانتے ہوں اور اس سے حتی الوسع اجتناب کرتے ہیں اور اگر کپڑوں کو لگ جائے تو دھوتے ہیں اور ہر وہ چیز جو پاک نہیں ہوتی مثلاً پاخانہ و پیشاب وغیرہ۔

ماكول اللحم:

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

غیر ماكول اللحم:

جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔

منی:

ایسا گاڑھا پانی جو احتلام یا جماع کی صورت میں ٹپک کر ذکر سے خارج ہوتا ہے اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔

مَذی:

ایسا رقیق پانی ہے جو کمزور شہوت کے وقت یا اپنی بیوی سے کھیلی کرتے وقت یا اسی کی مثل کسی کام میں بغیر اچھلنے کے خارج ہو یہ نواقض وضوء میں سے ہے۔

وَدِی:

ایسا سفید، گدلا، بغیر بدبو کے پانی ہے جو پیشاب کے بعد خارج ہو یہ بھی نواقض وضوء سے ہے۔

مسواك:

لغوی معنی ملنا یا ملنے کا آلہ، اصطلاح میں مسواک اس لکڑی کو کہتے ہیں جسے دانتوں کی زردی یا میل کچیل صاف کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

وُضوء:

(واو کے ضمہ کے ساتھ) وضوء کرنا۔ وضوء کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ جسم کے مخصوص اعضاء کو دھونا یا ملنا (عبادت اور تقرب کے لیے۔)

وَضوء:

(واو کے فتحہ کے ساتھ) وہ پانی جس سے وضوء کیا جائے۔

وضوء:

(واو کے کسرہ کے ساتھ) وہ برتن جس سے وضوء کیا جائے۔

تشبیك:

ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (وضوء کے بعد ممنوع ہے۔)

قلس:

قلس وہ چیز جو پیٹ سے منہ کے راستے منہ بھر کے یا اس سے کم تعداد میں باہر آئے لیکن قے نہ ہو۔ جیسے کھٹا پانی وغیرہ۔

رعاف:

وہ خون جو ناک کے راستے نکلتا ہے اسے نکسیر کہتے ہیں۔

التیمم:

لغۃً اس کا معنی ارادہ یا قصد کرنا ہے اور یہ تَفَعُّل سے مصدر ہے۔

اصطلاحاً: مخصوص طریقے سے پاک مٹی کے ساتھ چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

الغسل:

لغۃً غُسل (غین کے ضمہ سے) نہانا، غَسل (غین کے فتحہ سے) معنی دھونا، اور "ضَرَبَ" سے مصدر ہے اگر اغتسل سے ہو تو معنی غسل کرنا۔

اصطلاحاً: نیت کے ساتھ مکمل بدن پر مسنون طریقہ کے مطابق پاک پانی بہانا غسل کہلاتا ہے۔

جنابت:

غسل کا فرض ہونا خواہ احتلام سے ہو یا مباشرت کے سبب ہو یا حیض ونفاس کے سبب ہو۔

حدث اصغر:

اس سے مراد بے وضوء ہونا مثلاً ہوا خارج ہونا یا نواقض وضوء کے ساتھ۔





حدث اکبر:

اس سے مراد آدمی کا جنبی یا احتلام والا ہونا وغیرہ۔

کتاب الصلاۃ

لغۃً لفظ صلاۃ مصدر ہے بمعنی نماز۔ اس کی جمع صلوات آتی ہے۔ لفظ صلاۃ کی نسبت اگر اللہ کی جانب ہو تو اس کا معنی رحمت ہوتا ہے اور اگر اس کی نسبت بندوں یا فرشتوں کی جانب ہو تو اس کا معنی رحمت کی دعا ہوتا ہے اور اگر پرندوں وغیرہ کی طرف ہو تو تسبیح ہوتا ہے یعنی لفظ صلاۃ: دعا، نماز، رحمت، تسبیح وغیرہ معانی کے لیے مستعمل ہے۔

اصطلاحی طور پر صلاۃ سے مراد نماز لیتے ہیں اور نماز ایسی معروف عبادت ہے جس میں رکوع و سجود ہوتے ہیں اور جس کی ابتداء تکبیر اور انتہاء سلام پر ہوتی ہے۔

الشفق:

شفق وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب سے لے کر عشاء تک یا اس کے قریب تک آسمان پر نمودار رہتی ہے نماز مغرب کا آخری وقت شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔

الأذان:

لفظ اذان باب تفعیل (أذن يؤذن تأذينا) سے مصدر ہے جس کا معنی ہے اذان دینا، اطلاع دینا اور خبردار کرنا وغیرہ اور یہ باب اِفعال سے بھی مستعمل ہوتا ہے جس کا معنی ہے آگاہ کرنا۔

اصطلاحاً اس کا معنی یہ ہے کہ مخصوص الفاظ کے ساتھ اوقات نماز سے آگاہ کرنا۔

تَرْجِيْع فِي الآذان:

ترجیع والی اذان سے مراد ایسی اذان ہے کہ جس میں کلمہ شہادتین کو دو مرتبہ دہرایا گیا ہو پہلی دو مرتبہ ہلکی آواز میں جبکہ دوسری مرتبہ قدرے اونچی آواز میں۔ ایسی اذان ترجیع



ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائی گئی تھی۔

مسلم، الصلاة، باب صفة الاذان (۳۷۹) والترمذی (۱۷٦)

تثویب فِي الآذان:

اذان فجر میں ''حی علی الفلاح'' کے بعد دو مرتبہ ''الصلاۃ خَیْرٌ مِنَ النوم'' کہنا تثویب کہلاتا ہے اور یہ حکم آپ ﷺ نے ابومحذورہ کو دیا تھا۔

سنن ابوداؤد،الصلاة، باب كيف الأذان(٤٧٦)

سُتْرَة:

لغوی معنی اوٹ یا پردہ اور اصطلاحی معنی کہ ہر وہ چیز جسے انسان نماز کے وقت اپنی سجدہ گاہ کے سامنے نصب کرے مثلاً لکڑی، دیوار...... وغیرہ جس کی بلندی (ایک ذراع) تقریباً ڈیڑھ فٹ ہو۔

جلسہء استراحت:

پہلی رکعت کے بعد دوسری رکعت کے لیے اور تیسری رکعت کے بعد چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے (دوسرے سجدے کے بعد) کچھ دیر اطمینان سے بیٹھنے کو کہتے ہیں اور یہ مسنون ومشروع ہے۔ بخاری،الأذان، (۸۲۳)، ابوداؤد (۸۲۳)

قومه:

رکوع کرنے کے بعد رفع الیدین کرتے ہوئے اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جانا قومہ ہے۔

جلسه:

دو سجدوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنے کو جلسہ بین السجدتین کہتے ہیں۔

تورّك:

آخری تشہد میں بیٹھنے کو تورک کہتے ہیں بائیں پاؤں کو دائیں ران کے نیچے سے آگے بڑھا کر

اور دایاں پاؤ کھڑا رکھ کر سرین پر بیٹھنا تورک ہے۔

اقصاء (اقراش):

پہلے تشہد میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا اقصاء ہے۔

تعوذ:

تعوذ سے مراد {أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ} ''میں پناہ طلب کرتا ہون اللہ کی شیطان مردود سے'' تعوذ سے مراد پناہ طلب کرنا ہے تعوذ کے اور الفاظ بھی مروی ہیں۔

تسمیه:

تسمیہ سے مراد {بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ} پڑھنا ہے۔

تحلیل:

تحلیل سے مراد ''لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه'' کہنا ہے۔

تکبیر:

اس سے مراد ''اللّٰه أكبر'' کہنا ہے۔

تسبیح:

اس سے مراد ''سبحان اللّٰه'' کہنا ہے۔

التطوع:

یہ تفعّل سے مصدر ہے خوشی سے کام کرنے کو کہتے ہیں۔ شرعی طور پر ایسی اطاعت وفرمانبرداری جو فرائض وواجبات کے علاوہ مشروع ہو نیز تطوع کی جگہ یہ الفاظ بھی مستعمل ہیں مثلاً مندوب، مستحب، نفل، سنت، احسان اور فضیلت وغیرہ۔

اشراق (نماز اشراق):

نماز اشراق نماز ضحی ایک ہی نماز کے دو نام ہیں ضحیٰ ضحو اکا معنی دن کا چڑھنا

اوراشراق کا معنی طلوع آفتاب ہے پس جب آفتاب طلوع ہوکرایک نیزے تک بلند ہوجائے تواس وقت نوافل کا پڑھنا نماز اشراق، ضحیٰ کہلاتا ہے یہ اللہ والوں کی نماز ہے بڑی فضیلت کی حامل ہے اس کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات پڑھنا مسنون ہیں۔

نوٹ: ضحیٰ چاشت کی نماز ہے یہ وقت اشراق کے کچھ وقت بعد ہوتی ہے اشراق میں ۴ اور چاشت میں ۸ رکعات تک نوافل ثابت ہیں۔(طاہر)

عیدین:

یہ لفظ عید کا تثنیہ ہے یہ باب "نصر" سے مشتق ہے اس کا معنی لوٹنا یعنی بار بار لوٹ کرآنے والا دن۔اس سے مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہے یہ دونوں دن مسلمانوں کی خوشی کے تہوار ہیں عید کی جمع اعیاد آتی ہے۔

صلاۃ الخوف:

حالت خوف میں پڑھی جانے والی نماز یعنی جنگ یا لڑائی کے وقت حدیث کے مطابق کوئی ممکن صورت نکال کر نماز پڑھنا۔

صلاۃ خوف کا طریقہ:

نماز خوف کے بہت زیادہ طریقے منقول ہیں چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جماعت نماز ادا کرنے کے لیے آپ ﷺ کے ساتھ کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے صفیں باندھ کر کھڑی ہو گئی جو جماعت آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک تھی اس نے آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے اور اس گروہ کی جگہ واپس چلی گئی جس نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی اس جماعت کے افراد آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی دو سجدوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا مگر دونوں گروہوں نے اٹھ کر الگ الگ اپنی

رکعت پوری کی۔

صحیح بخاری ،الجمعة، باب قول اللّٰه...... (٩٤٢) و مسلم (٨٣٩)

٢۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح نبی کریم ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو۔

بخاری تعلیقات ،المغازی، باب غزوة ذات الرقاع (٤١٣٦) و مسلم (٣١٢)

صلاة الكسوف:

نماز کسوف ایسی نماز کو کہتے ہیں جسے سورج یا چاند گرہن کے وقت پڑھا جاتا ہے، کسوف کا معنی آفتاب یا مہتاب کا گرہن زدہ ہونا ہے۔

صلاة الخسوف:

کسوف اور خسوف دونوں مترادف لفظ مستعمل ہیں مگر بعض اہل لغت کے نزدیک سورج گرہن کے لیے لفظ ''کسوف'' اور چاند گرہن کے لیے لفظ ''خسوف'' استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔

صلاۃ کسوف کا طریقہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے نماز کسوف ادا فرمائی اس میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کے برابر قیام کیا۔ پھر رکوع بھی بہت لمبا کیا پھر رکوع سے کھڑے ہوئے تو قیام بھی طویل کیا مگر پہلے سے کم پھر دوبارہ لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ ریز ہوئے، پھر لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر ایک لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر اپنا سر اٹھایا اور ایک لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اور دوبارہ لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر جب سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ ﷺ نے لوگوں کو وعظ بھی کیا۔

بخاری ،الجمعة، باب صلاة الكسوف (١٠٥٢) و مسلم (٩٠٧)





معلوم ہوا نماز خسوف وکسوف کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں دو رکوع ہیں۔

صلاۃ إستسقاء:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز استسقاء کے لیے ایک روز نکلے آپ ﷺ نے ہمیں بغیر اذان واقامت کے دو رکعت نماز پڑھائی پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا شروع کر دی اپنے ہاتھ بلند کیے ہوئے ہی آپ ﷺ نے اپنا چہرہ قبلے کی جانب پھیر دیا پھر اپنی چادر کو پلٹا یا وہ اس طرح کہ اس کے دائیں حصے کو بائیں جانب اور بائیں کو دائیں جانب کر دیا۔ نیز آپ ﷺ نے بارش کی اس دعا میں اپنے ہاتھ الٹی سمت سے آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ فرمایا: نیز آپ ﷺ نے ایک دفعہ خطبہ نماز سے پہلے دیا اور ایک دفعہ بعد میں۔

صحیح ابو داؤد ،الصلاة، باب رفع اليدين في الإستسقاء(١٠٤٠)وحاكم (١/٣٢٨) و ابن ماجة (١٢٦٤) و احمد (٢/٤٦٢)

صلاۃ السفر: (نماز سفر)

اسے قصر نماز کہتے ہیں یعنی دوران سفر جو نماز چار رکعتیں فرض تھیں وہ دو رہ جاتی ہیں یہ امت محمدیہ پر شفقت الٰہی ہے۔

کتاب الجنائز

جنائز جنازۃ کی جمع ہے جیم کے فتحہ کے ساتھ اس سے مراد میت یا میت والی چارپائی ہے اور جنازۃ جیم کے کسرہ کے ساتھ میت کو کہتے ہیں یہ باب "ضرب" سے مصدر ہے اس کا معنی چھپانا وغیرہ ہے۔

کفن:

کفن ان کپڑوں کو کہا جاتا ہے جس میں میت کو دفن کیا جاتا ہے ویسے تو ہر رنگ کے کپڑوں میں کفن دیا جا سکتا ہے لیکن عمدہ یہ ہے کہ سفید کپڑے کا کفن ہو اور کفن کے

کپڑے تین ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو سحولیہ علاقے کے تین سفید رنگ کے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

غسلِ میت:

میت کو غسل دینا ضروری ہے البتہ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا، غسلِ میت کا طریقہ یہ ہے۔

میت کو غسل دینے سے پہلے استنجاء اور مسنون وضوء کرایا جائے پھر اسے نیم گرم پانی سے مسنون غسل کرایا جائے جس میں بیری کے پتے ابال لیے گئے ہوں صابن بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جسم کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھوئیں سب سے آخر میں پاؤں دھوئیں یاد رہے کہ غسل کے وقت میت کی ٹانگوں کا قبلہ رخ کرنا سنت یا آثار سے ثابت نہیں ہے۔ نیز غسل کے وقت نرمی کا پہلو رکھیں اور پھر پہلو دھوتے وقت احتیاط رکھیں کہ کہیں ستر نہ کھلنے پائے۔

قیراط:

آپ ﷺ نے فرمایا: قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

بخاری ،الجنائز (۱۳۲۵)

نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ اس میں رکوع وسجدہ بھی نہیں ہوتا۔

۱۔ باوضوء سیدھے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے نماز شروع کرتے ہیں۔

۲۔ پہلی تکبیر کے بعد ثناء، سورۃ فاتحہ، پھر سورۃ اخلاص یا کوئی اور سورت پڑھنے کے بعد دوسری تکبیر کہتے ہیں۔ (ثناء کے پڑھنے اور نہ پڑھنے میں اختلاف ہے۔)

۳۔ دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھتے ہیں پھر تکبیر کہتے ہیں۔

۴۔ تیسری تکبیر کے بعد مسنون دعائیں پڑھنے کے بعد چوتھی تکبیر کہتے ہیں۔

۵۔ چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیتے ہیں۔

۶۔ ہر تکبیر کے ساتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں تک اٹھائیں گے

اور پھر واپس اپنے سینے پر باندھ لیں گے۔

۷۔تکبیریں چار سے زائد بھی کہی جاسکتی ہیں نیز نماز جنازہ سری بھی پڑھی جاسکتی ہے اور جہری بھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

قبر:

میت کی تدفین کے گڑھے کو قبر کہتے ہیں۔

لحد:

بغلی قبر کھودنا۔یعنی قبلہ رخ گڑھے کو لحد کہتے ہیں نبی e کی قبر لحد ہے۔

ضرح (شق):

میت کے لیے سیدھی قبر کھودنے کو شق (پھاڑنا) کہتے ہیں۔علاقہ اور زمین کے اعتبار سے دونوں مسنون ہیں۔

تعزیت:

تعزیت کا معنیٰ تسلی دینا ہے یعنی میت کے ورثاء کے پاس جا کر انھیں صبر کی تلقین کرنا، اور اجرو ثواب کی نوید سنانا تعزیت ہے۔

نعی:

عربی میں موت کی اطلاع دینے یا اعلان کرنے کو نعی کہتے ہیں یہ درست ہے البتہ جاہلیت کے طور طریقہ سے (مثلاً میت کے افعال کی مدح سرائی کرتے ہوئے ڈھول وغیرہ کے ساتھ اعلان کرنا) نعی کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

نوحہ:

میت پر رونا دھونا، چیخنا چلانا، بال نوچنا، گریبان پھاڑنا یہ سب حرام ہے اور نا جائز ہے۔





کتاب الزکوۃ

لغۃ: میں زکوۃ کا معنی بڑھنا، پاکیزہ ہونا ہے۔ یہ باب "نصر' تفعیل اور تفعل" سے مصدر ہے۔

شرعاً: اپنے مال کو پاک کرنے کی غرض سے جو چیز آپ نکالیں وہ زکوۃ ہے زکوۃ مسلمان پر تفصیلی احکامات کے ساتھ ۲ھ میں فرض ہوئی۔

مال مستفاد:

مالِ مستفاد ایسا مال ہے جو (زکوۃ کی ادائیگی کے بعد) دورانِ سال حاصل ہو اس کی کئی ایک صورتیں ہیں۔

مال ضمار:

مالِ ضمار ایسا مال ہے جو کسی کے ہاتھ سے یوں نکل جائے کہ پھر اس کے واپس ملنے کی امید ہی نہ ہو مثلاً کہیں گم ہو جائے، سمندر میں ڈوب جائے، کوئی چوری کر لے، چھین لے، بطور قرض لے کر مکر جائے، یا کوئی ظالم قبضہ میں لے لے اس مال پر زکوۃ واجب نہیں کیونکہ اس پر اسے کامل تصرف اور مِلک نہیں ہے۔

لُقطہ:

لقطہ ایسی گمشدہ چیز ہے جو راستے میں کہیں گری پڑی ملے اگر تو وہ چیز حقیر و معمولی قسم کی ہو مثلاً چھڑی، کوڑا، کھجور کی مانند وغیرہ تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ قیمتی ہو تو اٹھانے والے پر لازم ہے کہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرتا رہے اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے ادا کر دے اور اگر اس کا مالک نہ ملے تو ایک سال تشہیر کرنے کے بعد وہ شخص خود استعمال کر سکتا ہے تاہم یہ یاد رہے کہ وہ چیز اس کے پاس بطور امانت ہی ہو گی اور جب کبھی زندگی میں اس کا حقیقی مالک آ جائے تو اسے وہ چیز ادا کرنا ہو گی۔



سائمہ جانور اور غیر سائمہ:

سائمہ ایسا جانور جس کی گزر بسر چرنے سے ہوتی ہے اور غیر سائمہ جانور سے مراد ایسے اونٹ، گائے، بکریاں وغیرہ ہیں کہ جن کی پرورش گھر میں چارہ ڈال کر کی جاتی ہے۔

بنت مخاض:

ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جس کی عمر کا پہلا سال مکمل ہو کر دوسرا سال شروع ہو چکا ہو اور اس کی ماں حاملہ ہونے کے قابل ہو جائے اگرچہ ہنوز وہ حاملہ نہ ہوئی ہو۔

ابن لبنون:

وہ اونٹ جو دو سال کی عمر مکمل کر کے تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

بنت لبنون:

ایسی اونٹنی جو دو سال کی عمر پوری کر کے تیسرے سال میں قدم رکھ چکی ہو۔

حقہ:

ایسی اونٹنی جو تین سال کی عمر مکمل کر کے چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

جذعہ:

وہ اونٹنی جو اپنی عمر کے چار سال مکمل کر کے پانچویں سال میں داخل ہو چکی ہو۔

نوٹ: صرف چرنے والے جانوروں پر زکاۃ ہے یعنی جو جانور چرنے پر گزارہ کریں ان پر زکاۃ ہے اور وہ جانور جنہیں چارہ ڈالا جائے ان پر زکاۃ نہیں خواہ جتنی بھی تعداد ہو۔

اونٹوں کا نصاب زکوۃ:

۱۔ پانچ سے کم اونٹوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

۲۔ جب اونٹ (۵) ہو جائیں تو ان پر ایک بکری اور ہر پانچ پر ایک بکری ہے۔

۳۔ جب اونٹ (۲۵) ہو جائیں تو ان میں ایک سال کی اونٹنی یا دو سال کا اونٹ ہے





۴۔(۳۶)اونٹوں میں دو سال کی اونٹنی ہے۔

۵۔(۴۶)اونٹوں میں تین سال کی اونٹنی ہے۔

۶۔(۶۱)اونٹوں میں چار سال کی اونٹنی ہے۔

۷۔(۷۶)اونٹوں میں دو دو سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔

۸۔(۹۱) سے ایک سو بیس (۱۲۰) تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔

۹۔(۱۲۰) سے زائد پر چالیس (۴۰) پر دو سال کی اونٹنی اور ہر پچاس (۵۰) پر تین سال کی اونٹنی زکوۃ ہے۔ بخاری ،الزکوۃ، باب زکوۃ الغنم (١٤٥٤) و ابو داود (١٥٦٧)

تبیع:

گائے کا ایسا نر بچہ جو ایک سال کی عمر پوری کر کے دوسرے سال میں قدم رکھ چکا ہو اور اسے تبیع اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنی ماں کے پیچھے چلنے لگتا ہے۔

تبیعہ:

مادہ بچے کو تبیعہ کہتے ہیں۔

مسنہ:

ایسا جانور جس کے دو دانت نکل آئے ہوں (یعنی دو سال مکمل کر کے تیسرے میں داخل ہو چکا ہو۔)

گائے بھینس کی زکوۃ:

بھینس بھی گائے کے حکم میں ہے۔

۱۔(۳۰) سے کم گائیوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

۲۔(۳۰) گائیوں پر ایک سالہ مادہ گائے یا نر بچھڑا زکوۃ ہے۔

۳۔(۴۰) پر دو سال کا بیل یا گائے واجب ہے۔





۴۔(اس کے بعد پھر تیس گائیوں پر ایک بچھڑا (ایک سالہ نر یا مادہ) اور پھر چالیس گائیوں پر ایک (دوسالہ) بیل یا گائے واجب ہے۔

بکریوں کی زکوۃ:

۱۔(۴۰) سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

۲۔(۴۰) بکریوں سے ایک سو بیس (۱۲۰) تک ایک بکری۔

۳۔(۱۲۱) سے دوسو (۲۰۰) تک دو بکریاں۔

۴۔(۲۰۱) سے تین سو (۳۰۰) تک تین بکریاں

۵۔پھر ہر سو (۱۰۰) پر ایک بکری واجب ہے۔

بخاری ،الزکاة، باب زکاة الغنم (١٤٥٤)

مختلف اقسام کے جانور:

هَرِمَةٌ: بوڑھا جانور۔

ذَاتُ عَوَارٍ: بھینگا جانور۔

تَيْسٌ: نر جانور۔

ذَاتُ عَيْبٍ: عیب دار جانور۔

أَلدَّرِنَةُ: میلا کچیلا (عیب دار) خارش زدہ جانور۔

اَلشَّرْطُ اللَّئِيْمَةَ: چھوٹا اور بدترین مال۔

الأُكُوْلَةُ: بانجھ پن والا جانور۔

الرُّبَّي: پالتو جانور۔



المآخِض: حاملہ

فَحْل: سانڈ رز

گندم چاول وغیرہ کی زکوۃ:

غلے وغیرہ اور زمینی پیداوار پر زکوۃ (عشر) واجب ہے اور وہ صحیح حدیث کی رو سے پانچ وسق سے زائد پر ہے پانچ وسق سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔ بخاری ،الزکاۃ(١٤٤٧)

وسق ،صاع:

ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ہر صاع میں چار مد ہوتے ہیں اور ایک مد ایک رطل اور تہائی رطل کے برابر ہے۔

یعنی ایک صاع تقریبا اڑھائی کلوگرام (٢٥٠٠) اور ایک وسق چار (٤) من کا ہوتا ہے۔تو گویا پانچ وسق (٢٠) من وزن کے ہیں۔

بعض اہل علم کے ہاں ایک صاع کا وزن دوکلو سوگرام ہے اس طرح پانچ وسق پندرہ من تیس کلو کے ہوئے۔

طریقہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ زمینیں جسے آسمان یا چشمہ سیراب کرتا ہو یا وہ خود بخود نمی کی وجہ سے سراب ہوجاتی ہوں تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جسے کنویں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہو اس کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوۃ ہے۔ بخاری ،الزکاۃ (١٤٨٣)

مال رکاز:

بعض کے نزدیک رکاز سے مراد جاہلیت کا مدفون خزانہ ہے اور بعض کے نزدیک معدنیات کا

دوسرا نام رکاز ہے نیز اس سے زکوۃ خمس (پانچواں) ہے۔

مالِ فییء:

مال فی ء ایسے مال کو کہتے ہیں جو بغیر مشقت اور بغیر جنگ کے حاصل ہو۔

مالِ غنیمت:

غنیمت ایسے مال کو کہتے ہیں جو کفار سے جنگ کے بعد حاصل ہو۔

فقراء ومساکین:

فقیر سے مراد ایسا آدمی جو غنی نہ ہو اور مسکین سے مراد ایسا شخص جس کی آمدنی سے اسکی زندگی کی بنیادی ضروریات بھی پوری نہ ہوتی ہوں۔

عامل:

عامل سے مراد ایسا سرکاری آدمی جس کو زکوۃ وصدقات کی وصولی وتقسیم اور اس کے حساب و کتاب پر مامور کیا گیا ہو۔

مؤلفة القلوب:

وہ نئے مسلمان جنہیں اسلام پر پکا کرنا مقصود ہو انہیں صدقہ دیا جائے۔

الرقاب:

غلام، گردن آزاد کروانا۔

الغارمین:

اس سے مراد مقروض ہے وہ مقروض کسی بھی صورت سے ہوا ہو کسی کاروباری نقصان کی وجہ سے یا ضمانت کے نیچے دب کر یا اپنے مسائل کے ہاتھوں مجبور ہو کر مقروض ہو گیا ہو اسے بھی زکوۃ کا مال دیا جا سکتا ہے۔

في سبيل الله:

اس سے مراد ایسے لوگ جو دنیا میں غلبہ اسلام کے لیے کسی بھی طریقے سے مصروف عمل ہوں۔ بعض مفسرین اس سے صرف جہاد ہی مراد لیتے ہیں۔

ابن سبیل:

ابن سبیل سے مراد مسافر ہے اگر چہ مسافر اپنے وطن و ملک میں صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہو لیکن دوران سفر محتاج ہو گیا ہے تو ایسے شخص کو زکوۃ کی مد سے مال دیا جا سکتا ہے اسی کے تحت دیگر مسافر بھی شامل ہیں جو مدارس میں دینی علوم حاصل کرنے کے لیے اپنے قوم و ملک چھوڑ چکے ہیں۔

صدقہ فطر:

(فطرانہ) اس سے مراد وہ صدقہ ہے جو رمضان المبارک کے اختتام پر نماز عید سے قبل آدمی ادا کرتا ہے اور اس کا نصاب ایک صاع ہر فرد کی جانب سے ہے خواہ وہ بچہ، بوڑھا، جوان ہو مرد ہو یا عورت سب کی جانب سے ایک صاع (دو کلو سو گرام یا تقریباً اڑھائی کلو گرام) ہے۔

کتاب صیام

یہ باب "نصر" سے مصدر ہے جس کا معنی روزہ رکھنا اور رک جانا ہے یعنی کھانے پینے، فسق و فجور کے ارتکاب اور دن میں جماع سے رک جانے کا نام صیام روزہ ہے۔ یہ سن ۲ ھجری میں فرض ہوئے۔

رؤیت:

رؤیتِ حلال چاند دیکھنے کو کہتے ہیں یعنی ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے اگر ابر آلود ہو تو شعبان کے دنوں کی تکمیل ضروری ہے چاند دیکھنا روزوں کے لیے اور عید کے لیے ضروری ہے یا مہینوں کی تکمیل۔

وصال:





وصال یہ ہے کہ کوئی شخص ارادی طور پر دو یا دو سے زائد دن تک روزہ افطار نہ کرے اور مسلسل روزہ رکھے۔

یوم عاشوراء:

یوم عاشوراء سے مراد دس محرم ہے اس دن موسیٰ علیہ السلام کو اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی تھی وہ اس خوشی میں روزہ رکھتے تھے نبی کریم ﷺ بھی پہلے دس محرم کا روزہ رکھتے تھے مگر آپ ﷺ نے نو محرم کا روزہ یہود کی مخالفت میں رکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن رکھنے کی مہلت نہ مل سکی۔

ایام بیض:

ایام بیض (روشن سفید دن) اس سے مراد ہر ماہ چاند کی تیرا، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہر ماہ ان ایام کے روزے رکھا کرتے تھے اور دوسروں کو وصیت کیا کرتے تھے۔

ایّام تشریق:

ایام تشریق سے مراد ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرا تاریخ ہے یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں ان میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

صلاۃ التراویح:

اس کا دوسرا نام قیام رمضان بھی ہے رمضان المبارک کی راتوں کو نماز عشاء سے نماز فجر کے درمیان نفلی نماز ادا کرنے کا نام تراویح ہے یہی وہ نماز ہے جسے عام دنوں میں نماز تہجد کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں یہ نماز گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو باقاعدہ باجماعت نماز تراویح تین دن پڑھائی اور پھر فرضیت کے ڈر سے ترک کر دی جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب فرضیت کا خدشہ نہ رہا تو تمام لوگوں کو نماز تراویح باجماعت پڑھنے کے لیے منظم کیا۔





اعتکاف:

یہ باب افتعال سے مصدر ہے اس کا معنی بند رہنا اور اپنے آپ کو روکے رکھنا کے ہیں۔یعنی عبادت کی غرض سے خود کو مسجد میں روک لینے کا نام اعتکاف ہے۔نبی کریم ﷺ رمضان المبارک میں اعتکاف کرتے اور مسجد میں کرتے اور اکثر رمضان کے آخری عشرے میں کیا کرتے تھے۔نیز مرد عورت دونوں کے لیے یہی حکم ہے۔

لیلة القدر:

لیلۃ القدر (شب قدر) یہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے جو متعین نہیں جس کی فضیلت قرآن میں سورۃ القدر میں موجود ہے جو ایک ایسی رات ہوتی ہے جو نہ زیادہ سرد نہ گرم بلکہ معتدل ہوتی ہے اور اس دن کا سورج ہلکی شعاعوں سے نکلتا ہے۔

مُعْتَكِف:

اعتکاف کرنے والے کو معتکف کہتے ہیں۔

مُعْتَكَف:

جس جگہ اعتکاف بیٹھا جاتا ہے اس کو معتکف کہتے ہیں۔

الأُضْحِيّة:

اس سے مراد قربانی ہے۔اس کی چار لغات ہیں۔

1 أُضْحِيَةٌ　　2 إِضْحِيَةٌ جمع أَضَاحِي

3 ضَحِيَّةٌ جمع ضَحَايَا　　4 أَضْحَاةٌ جمع أَضْحىً

ايّام تشريق:

ایام تشریق سے مراد ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ ہے۔ نيل الأوطار (٣/٤٩٠)

الْأَعْوَرُ: بھینگا جانور

الْأَعْرَجُ: لنگڑا جانور

الْأَعْجَفَ: لاغر جانور

اعْضَبُ الْقَرْنِ وَالْأُذُن:

کٹے ہوئے سینگ اور کان والا جانور۔

کتاب حج

لفظ حج باب نصر سے مصدر ہے اس کا معنی ارادہ کرنا قصد کرنا ہے۔ شرعاً اس کا مفہوم یہ ہے کہ مخصوص افعال کی ادائیگی کے لیے مسجد حرام بیت اللہ کی طرف قصد کرنا حج کہلاتا ہے۔

عمرہ:

لفظ عمرہ کا معنی بھی قصد کرنا اور زیارت کے لیے کہیں جانا ہے یہ باب "افتعال" سے مصدر ہے۔

شرعاً اس سے مراد مخصوص شرائط و آداب کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت کرنا عمرہ کہلاتا ہے۔

حج مبرور:

حج مبرور سے مراد نیکی والا حج یعنی ایسا حج جس میں انسان گناہ سے دور رہا، فسق و فجور سے اجتناب کیا۔ اور بھلائی کے کام میں لگا رہا۔

حج تمتع:

تمتع کا معنی فائدہ اٹھانا ہے اس سے مراد ایسا حج جس میں حج کرنے والا میقات سے عمرے کا احرام باندھتا ہے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیتا ہے پھر ذوالحجہ کی (۸) آٹھ تاریخ





تک فائدہ اٹھاتا رہتا ہے اور (۸) ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھ کر مناسکِ حج ادا کرتا ہے۔

حج قِران:

قران کا معنی ملانا ہے اس سے مراد ایسا حج جس میں حج کرنے والا قربانی ساتھ لے کر جاتا ہے اور میقات سے احرام باندھتا ہے اور حج وعمرہ دونوں کی نیت کرتا ہے اور اپنے احرام میں دوسرا عمرہ کرنے کے بعد احرام نہیں کھولتا بلکہ اسی حالت میں رہتا ہے اور اپنا حج مکمل کرتا ہے۔

حج افراد:

افراد کا معنی اکیلا ہے اس سے مراد ایسا حج جس میں حج کرنے والا ہے جو میقات سے احرام باندھتا ہے اور صرف حج کی نیت کرتا ہے اس لیے اسے حج افراد کہتے ہیں۔

حَجّ بدل:

کسی آدمی کی جانب سے حج کرنا یا کسی آدمی کا کسی عذر کے پیش نظر دوسرے کو اپنی جگہ حج پر روانہ کرنا حج بدل کہلاتا ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ دوسرے کی جگہ حج کرنے والا پہلے خود حج کر چکا ہو۔

حج اکبر:

قرآن نے حج اکبر ۹ ذوالحجہ یعنی یوم عرفہ کو کہا اور یہ بات کہ جمعہ کے روز ۹ ذوالحجہ آجائے تو حج اکبر ہوتا ہے درست نہیں۔

طواف:

اجروثواب کی نیت سے بیت اللہ کے گرد سات چکر (پہلے چار میں رمل یعنی تیز چلتے ہوئے اور تین میں آہستگی سے چلتے ہوئے) لگانا اور ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوگا اور آخر میں مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرنا طواف کہلاتا ہے۔





طوافِ قُدُوم:

میقات سے احرام باندھنے کے بعد سب سے پہلے مکہ میں پہنچ کر جو طواف کیا جاتا ہے اسے طواف قدوم کہتے ہیں۔

طوافِ زیارت (إفاضہ):

وہ طواف جو دس ذوالحجہ کو منیٰ میں قربانی کرنے کے بعد کیا جاتا ہے اسے طواف افاضہ اور طواف زیارت کہتے ہیں۔

طوافِ وداع:

وہ طواف جو مناسک حج سے فراغت کے بعد مکہ سے واپسی پر کیا جاتا ہے اسے طواف وداع کہتے ہیں۔

طوافِ عمرہ:

وہ طواف جو عمرہ کرنے والے مکہ میں آنے کے بعد سب سے پہلے طواف کرتا ہے اسے طواف عمرہ کہتے ہیں۔ گویا یہ طواف قدوم ہی ہے۔

طوافِ نفلی:

گذشتہ طوافوں کے علاوہ کسی بھی وقت احرام یا بغیر احرام کے کیا جانے والا طواف طوافِ نفلی ہے۔

إحرام:

اس لباس کو کہتے ہیں جو حج یا عمرہ کرنے والا اپنے میقات سے پہنتا ہے۔

إستِلام:

اس سے مراد حجر اسود کو بوسہ دینا، چھونا یا ہاتھ کے اشارے سے، یا کسی چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھونا ہے۔

تلبیہ:

احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہنا اور وہ یہ ہے:

لَبَّيْكَ أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.

جمرات:

یہ جمرہ کی جمع ہے اس سے مراد وہ تین ستون ہیں جو مسجد خیف کے قریب ہیں اور حاجی ایام تشریق میں انھیں کنکریاں مارتے ہیں۔

جمرہ صغریٰ:

یہ پہلا جمرہ ہے رمی کرتے ہوئے اسی سے ابتداء کی جاتی ہے۔

جمرہ وُسطیٰ:

درمیانہ جمرہ یہ جمرہ صغریٰ اور اور جمرہ کبریٰ کے درمیان میں ہے۔

جمرہ کبریٰ:

بڑا جمرہ مسجد خیف سے آتے ہوئے یہ آخری جمرہ ہے ۱۰ ذوالحجہ کو صرف اسی کی رمی کی جاتی ہے اسے جمرہ عقبہ بھی کہتے ہیں۔

حجر اسود:

یہ بیت اللہ کے جنوب مشرقی کونے میں نصب ہے یہ پہلے سفید تھا اب سیاہ ہو چکا ہے اس پر چاندی کا خول چڑھا ہوا ہے اور طواف کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور انتہاء بھی اسی پر ہوتی ہے۔

حَطِیم:

وہ جگہ جس پر ابراہیم نے بنیاد رکھی تھی یہ بیت اللہ کے عراقی اور شامی کونے کے درمیان ہے اس کے گرد دائرہ لگایا گیا ہے تا کہ لوگ طواف کے وقت اس کے باہر سے گزریں کیونکہ یہ بھی بیت اللہ کی جگہ ہے جو کفار مشرکین نے بغیر تعمیر کے چھوڑ دی تھی۔

میقات:

وہ جگہیں جہاں سے حاجی احرام باندھتے ہیں۔

۱۔ ذُوالحُلَیْفَہ:

مدینہ کے قریب اور مکہ سے تقریباً ۴۵۰ کلومیٹر دور ہے یہ مدینہ اور اس کے گرد و نواح سے آنے والوں کا میقات ہے اسے "آباد علی" بھی کہتے ہیں۔

۲۔ جُحْفَہ:

یہ شام اور مصر سے آنے والوں کا میقات ہے یہ مکہ سے شمال مغرب کی جانب ۱۸۷ کلومیٹر دور ہے آج کل اسے "رابغ" کہتے ہیں۔

۳۔ قَرْنُ الْمنازل:

یہ اہل نجد کا میقات ہے یہ مکہ سے تقریباً ۹۴ کلومیٹر دور ہے آج کل اسے "السیل" کہا جاتا ہے یہاں سے اہل نجد اور اس کے گرد و نواح سے آنے والے احرام باندھتے ہیں۔

٤۔ یَلَمْلَمْ:

یہ اہل یمن اور اس کے گرد و نواح سے آنے والوں کا میقات ہے یہ مکہ سے تقریباً ۹۲ کلومیٹر پر واقع ہے اسے "سَعْدِیہ" بھی کہتے ہیں۔

٥۔ ذَاتُ الْعِرْق:

یہ اہل عراق اور اس کے گرد نواح سے آنے والوں کا میقات ہے یہ مکہ سے شمال مشرق میں ۹۴ کلومیٹر دور ہے اسے "خَرِیْبَات" بھی کہتے ہیں۔

رمل:

طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں کندھے ہلاتے ہوئے دوڑنا رمل کہلاتا ہے۔

سَعی:

صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگاتے ہوئے تیز چلنا صفا سے مروہ کے ایک چکر اور مروہ سے

صفا تک دوسرا چکر۔

آفاقی:

وہ شخص جو بیت اللہ اور میقات کے درمیان کا رہائشی نہ ہو بلکہ میقات سے باہر باہر سے حج عمرہ کے لیے آئے۔

إشْعَار:

قربانی کے اونٹ کی کوہان سے ہلکا سا خون نکال کر اسے وہاں ملنا اشعار کہلاتا ہے اور یہ مسنون ہے۔

رکن یمانی:

یمن کی جانب بیت اللہ کا جنوب مغربی کونہ۔

رکن عراقی:

بیت اللہ کا شمال مشرقی کونہ جو عراق کی جانب ہے۔

رکن شامی:

بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ جو شام کی طرف ہے۔

إضطِباع:

طواف قدوم کے لیے چادر کو دائیں بغل سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈالنا اور دائیں کندھے کو ننگا رکھنا۔ اضطباع کہلاتا ہے اور یہ مردوں کے لیے خاص ہے۔

منیٰ:

مسجد حرام سے مشرق کی جانب ۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک وادی ہے جہاں پر حاجی ۸ ذوالحجہ اور ۱۰ سے ۱۳ ذوالحجہ تک قیام کرتے ہیں۔

مزدلفہ:

منیٰ اور عرفات کے درمیان کی وادی جہاں پر ۹ اور ۱۰ ذوالحجہ کی درمیانی رات ٹھہرنا حج کا حصہ

ہے۔

عرفات:

مسجد حرام سے ۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر حرام سے باہر ایک وسیع میدان جہاں پر حاجی ۹ ذوالحجہ کو ٹھہرتے ہیں۔

عِیْر:

مدینہ کے جنوب میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے اس پہاڑ کے جنوب میں قباء ہے۔

مَشْعَرُ الْحَرَامْ:

مزدلفہ کے قریب ایک معروف پہاڑ کا نام ہے یہاں پر حاجی دس ذوالحجہ کے روز نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک قبلہ رخ ہو کر ذکر واذکار کرتے ہیں اس وادی میں ایک مسجد بھی ہے جسے مسجد مشعر حرام کہتے ہیں۔

تَنْعِیْم:

بیت اللہ سے تقریباً سات کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے مدینہ کی جانب سے حرم مکی کی حد یہاں سے شروع ہوتی ہے۔

جعْرانہ:

یہ بیت اللہ سے تقریباً ۲۴ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔

جَبَلُ الرَّحمۃ:

میدان عرفات میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے۔

جَبَلِ ثَوْر:

یہ وہ پہاڑ ہے جو مکہ کے قریب واقع ہے اسی میں غار ثور ہے یہاں رسول اللہ e اور ابوبکر t نے تین دن قیام کیا تھا۔

جبل نور:





مکہ کا پہاڑ جس میں غار حرا واقع ہے یہاں پہلی وحی آئی تھی۔

جبل احد:

مدینہ کے قریب پہاڑ یہاں غزوہ احد واقع ہوئی۔

مسجد نبویؐ

مدینہ منورہ کی وہ مسجد جسے رسول اللہ ﷺ نے تعمیر کیا یہاں نماز پڑھنا ایک ہزار نماز سے افضل ہے۔

مسجد اقصیٰ:

فلسطین کے شہر بیت المقدس میں واقع یہ مسجد ہے جو قبلہ اول ہے یہاں پر ادا کی گئی نماز ۲۵۰ نمازوں کے برابر ہے۔

مسجد نمرہ:

یہ مسجد عرفات اور وادی نمرہ وعرفہ کے درمیان واقع ہے یہاں پر خطبہ حج ہوتا ہے اور ظہر وعصر قصر ادا کی جاتی ہے۔

مسجد خَیف:

وادی منیٰ میں واقع مسجد کا نام ہے۔

مسجد قباء:

مسجد نبوی سے تقریباً ۱۰ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع مسجد ہے ہجرت کے بعد سب سے پہلے خود رسول اللہ ﷺ نے اس کو تعمیر کیا اور اسلام کی یہ پہلی مسجد ہے۔

وادِی نمرہ:

عرفات کے قریب واقع ایک وادی۔

وادِی عرفہ:

عرفات اور وادی نمرہ کے درمیان واقع وادی۔

وَادِی مُحسِّر:

مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان وادی یہاں اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کو ابابیلوں سے ہلاک کروایا تھا۔

کتاب البیوع

یہ باب ضرب "بَاعَ یَبِیْعُ" سے مصدر ہے جس کا معنی "فروخت کرنا" "خریدنا" وغیرہ کے ہیں۔

بیع:

ملکیت بنانے کی غرض سے ایک مال کا دوسرے مال کے ساتھ تبادلہ بیع ہے۔

مبیع:

وہ چیز جس کی بیع کی جارہی ہے۔

بائع:

بیچنے والے کو کہتے ہیں۔

مشتری:

خریدنے والے کو کہتے ہیں۔

بیع مبرور:

وہ بیع جو خلاف شرع نہ ہو یعنی اس میں کسی قسم کا دھوکہ، جھوٹ اور جہالت وضرر نہ پایا جاتا ہو۔

مکاتبت:

وہ عہد جو غلام اور آقا کے درمیان طے پاتا ہے کہ اگر غلام اتنی رقم مالک کو ادا کردے تو وہ آزاد ہے۔

بیع المکاتب:

کہ کوئی دوسرا شخص مقررہ رقم ادا کر کے غلام کو آزاد کر دے (جائز)

بیع ولاء:

ولاء مالک اور آزاد کردہ غلام کے درمیانی تعلقات کو کہتے ہیں اس کی بیع درست نہیں نیز اس تعلق کے باعث جب غلام فوت ہوگا تو مالک اس کی وراثت کا حق دار ہوگا (ناجائز)

بیع ام ولد:

ام ولد ایسی لونڈی کو کہتے ہیں جس سے اس کے مالک کا بچہ پیدا ہو چکا ہو ایسی لونڈی کی بیع منع ہے۔(ناجائز)

بیع فَضْل الماء:

ضرورت سے زائد پانی کی بیع زائد سے مراد ایسا پانی جو ذاتی ملکیت میں نہ ہو بلکہ چشمے وغیرہ کا پانی جو باہر کسی علاقے میں ہے وہ خود پی سکتا ہے جانوروں کو پلا سکتا ہے اس کی بیع نہیں کر سکتا۔ (ناجائز)

بیع عسْب الفحل:

نر کی جفتی کی بیع یعنی کسی بھی نر جانور کی جفتی کے بدلہ معاوضہ وصول کرنا حرام ہے۔(ناجائز)

بیع حَبَل الحَبَلَة:

(حاملہ کے حمل کی بیع) یعنی مادہ جانور کے پیٹ میں پرورش پانے والا بچہ پیدائش کے بعد جوان ہو کر جو بچہ جنے گا اس کی بیع (ناجائز) یا اس قیمت پر جانور دینا کہ یہ جو بچہ جنے گی اس کا بچہ مجھے دینا ہوگا۔(ناجائز)

بیع الحصاة:

(کنکری پھینکنے کی بیع) اس کی عربوں میں کئی صورتیں تھیں ایک یہ ہے بائع مشتری کو کہے کہ اتنی





رقم دے کر نشانہ لگاؤ جس پر نشانہ لگے گا وہ تیری ہوگی۔(ناجائز)

بیع الغَرَر:

دھوکے کی بیع۔(ناجائز)

بیع عُربان:

یہ ہے کہ خریدار بائع کو بیع سے پہلے ایک درہم یا اس کی مثل کوئی چیز اس شرط پر دے کہ اگر اس نے سودا چھوڑ دیا تو وہ درہم بغیر کسی (عوض) کے بائع کا ہوگا۔(ناجائز)

بیع نجش:

(بولی بڑھانا) سودا خریدنے کا ارادہ نہ ہو صرف قیمت بڑھانے کے لیے بولی دینا غرض صرف دوسرے کو نقصان پہنچانا ہو۔(ناجائز)

بیع محاقلة:

(کھیتی کو خوشے میں ہی فروخت کر دینا) یعنی بالیوں میں کھڑی کھیتی کو غلے کے عوض فروخت کر دینا جیسے گندم کے کھیت کے بدلے گندم فروخت کرنا وغیرہ۔(ناجائز)

بیع مخاضرة:

پھل اور کھیتی کے پختہ ہونے اور خطرہ سے خارج ہونے سے پہلے بیع کرنا۔(ناجائز)

بیع ملامسة:

(صرف ہاتھ لگانے سے سودا طے پانا) یعنی بیچنے والا مشتری سے کہتا ہے کہ اگر تو نے اس کپڑے کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو بیع پکی ہو جائے گی۔(ناجائز)

بیع منابذة:

(پھینکنے سے بیع) ایک شخص دوسرے شخص کو اپنا کپڑا برائے فروخت پھینکتا ہے اور بلا غور و فکر اور بلا رضا مندی بیع پکی ہو جاتی ہے۔(ناجائز)

بیع مزابنة:

(کچے پھل کو پکے کے بدلے) درختوں پر لگے پھلوں کو اسی وزن جنس سے تبادلہ کرنا جیسے انگوروں کو کشمش کے بدلے یہ مزابنہ ہے۔ (ناجائز)

بیع پر بیع کرنا:

بائع اور مشتری ایک سودے پر رضامند ہو چکے ہیں تو تیسرا آدمی آکر سودا خراب کرنے کی کوشش کرے تو یہ بیع پر بیع ہے اور یہ ممنوع ہے۔ (ناجائز)

مضامین:

نر اونٹ وغیرہ کے پیٹ میں منی کے قطرات (جن سے بچے بنتے ہیں) مراد ہے۔ (ناجائز)

مَلَاقِیْح:

اس سے مراد وہ بچے ہیں جو مادہ جانوروں کے پیٹوں میں ہیں۔ (ناجائز)

اِقالہ:

جب کوئی شخص کچھ خریدنے کے بعد اس کی ضرورت محسوس نہ کرے اور اسے واپس کرنا چاہے تو بائع وہ چیز واپس لے کر قیمت خریدار کو واپس کردے۔ (یہ احسان ہے اگر کوئی کردے تو)

بیع خیار:

ایسی بیع جس میں بائع مشتری کو مقررہ مدت کے اندر اندر بیع فسخ کرنے کا اختیار دے۔

(جائز)

رِبَا:

سودی معاملہ کرنا۔ (ناجائز)

بیع عینہ:

ایک چیز ادھار بیچ کر پھر اسی سے نقد کم قیمت پر خرید لینا بیع عینہ ہے۔ (ناجائز)

بیع الْکَالِي بِالْکَالِي:

(ادھار کے بدلے ادھار کی بیع) یعنی ایک آدمی کسی سے معین مدت تک ادھار کر کے کوئی چیز مقررہ قیمت پر لے، لیکن جب ادائیگی کی مدت آجائے تو دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ کہے تم مجھے یہی چیز اس سے زیادہ قیمت پر خرید ایک سال کی مدت تک دے دو۔ (ناجائز)

بیع عرایا:

(غرباء سے صلہ رحمی کی صورت) یعنی باغ کے مالک نے چند کھجور کے درخت کسی غریب کو دے رکھے تھے پھر پھل پکنے کے ایام میں غریب آدمی کا بار بار وہاں جانا مالک کے لیے مشکل کا باعث بنتا ہے کیونکہ اس کے اہل خانہ بھی وہاں ہوتے ہیں وہ خشک کھجوریں دے کر اس سے وہ درخت خرید لے تو جائز ہے۔ یہ پانچ وسق سے کم ہو تو جائز ہے۔ (جائز)

بیع سلم و بیع سلف:

مستقبل میں کسی سامان کی مقررہ مقدار کی ادائیگی پر طے شدہ رقم پیشگی وصول کرنا سلم یا سلف کہلاتا ہے۔ (جائز)

قرض:

قرض ایسے مال کو کہا جاتا ہے جو ادھار دیا گیا ہو۔ (جائز)

رھن:

(کسی چیز کو گروی رکھنا) یعنی قرض کے بدلے کوئی مال بحیثیت دستاویز دینا رہن کہلاتا ہے۔ (جائز)

تفلیس:

(دیوالیہ قرار دینا) کسی شخص پر اتنا قرض ہو جائے کہ اس کی ملکیت کی تمام اشیاء بیچ کر بھی قرض ادا نہ ہو تو اسے ''مفلس'' کہتے ہیں یعنی قاضی کا مقروض کو دیوالیہ قرار دے دینا۔

نیز اگر اس قرض خواہ کا سامان مفلس کے پاس بعینہ پایا جائے اور اس میں کوئی تبدیلی بھی نہیں

ہوئی تو وہ اپنا سامان لے سکتا ہے۔

حَجَر:

(تصرفات سے روک دینا) کسی کو کم سنی، کم عقلی، جنون یا زیادہ غربت کی وجہ سے تصرفات مالی سے روک دینے کو حجر کہتے ہیں۔

حوالہ:

ایسا عقد ہے جو قرض کو ایک ذمہ سے دوسرے ذمہ کی طرف منتقل کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

ضمان (ضمانت):

مطالبے میں مطلق طور پر ایک شخص کے ذمہ کو کسی دوسرے کے ذمہ کے ساتھ ملا دینا ضمانت ہے۔

شراکت:

دو یا دو سے زیادہ اشخاص مشترکہ طور پر کسی کاروبار میں رقم لگائیں اور نفع ونقصان میں اپنی رقم کے تناسب سے شریک ہوں تو یہ جائز ہے بشرطیکہ تمام حصہ داروں کی رقم کاروبار کی نوعیت اور نفع ونقصان کا تناسب معلوم و معین ہو۔

وکالت:

مطلق یا مقید طور پر کسی شخص کو اپنا قائم مقام بنانا یعنی کوئی شخص دوسرے کو اپنے کسی معاملے میں وکیل بنالیتا ہے اسے وکالت کہتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دونوں عاقل، بالغ صاحب اختیار ہوں۔

عاریة:

(ادھار لی ہوئی چیز) کسی کو بغیر عوض کے کوئی چیز فائدہ اٹھانے کے لیے دینا عاریہ کہلاتا ہے۔

(جائز)



غصب:

(زبردستی کوئی چیز چھین لینا) یعنی کسی دوسرے کا حق چھین لینا اور اس پر زبردستی قبضہ کر لینا۔

(ناجائز)

قِراض:

(تجارت میں باہم مشارکت کرنا) ایک آدمی سرمایہ دے اور دوسرا کاروبار کرے اور منافع آپس میں طے شدہ تناسب سے تقسیم کریں تو اسے مضاربت یا قراض کہتے ہیں اس کے لیے شرط ہے کہ رأس المال میں اگر نقصان ہو جائے تو وہ مالک کے ذمے ہوگا کیونکہ کام کرنے والے کی محنت کا ضائع ہونا اس کے لیے کافی ہے۔ (جائز)

مساقات:

کسی کو نگرانی و آبپاشی کے لیے اپنا باغ اس شرط پر دینا کہ پیداوار کا ایک حصہ اسے بھی ملے گا یہ اس شرط پر جائز ہے کہ باغ کی مدت باغبانی اور اخراجات و تقسیم آمدنی وغیرہ معلوم و متعین ہوں۔ (جائز)

إجارة:

کسی شخص کو کوئی چیز متعین و معلوم مدت کے لیے مزدوری پر دینا اجارہ کہلاتا ہے اسی لیے مزدور کو اَجیر کہتے ہیں۔ (جائز)

وقف:

کسی چیز کو قرب الٰہی کی غرض سے بعینہ تصرف سے روک دینا اور مباح مصارف میں اس سے نفع پہنچانا وقف کہلاتا ہے۔ نیز وقف سے مراد وہ چیز ہے جو نفع کے حصول کے بعد بھی باقی رہے مثلاً زمین و مکان وغیرہ اگر وہ استعمال کے بعد ختم ہو جائے تو وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔

(جائز)

هبة:

(عطیہ دینا) (ھدیہ دینا) کسی شخص کو کوئی مال بغیر عوض کے دے دینا۔ ھبہ کہلاتا ہے۔ (جائز)

عمریٰ:

(عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینا) ایک آدمی کا دوسرے کو کوئی چیز ھبہ کرنا اور کہنا کہ تیری عمر اور زندگی کی مدت تک یہ تیرے لیے ہے اس کی وفات کے بعد پھر یہ مالک کے پاس آجائے گا اگر وہ کہے کہ یہ تیرے لیے اور بعد میں تیرے ورثاء کے لیے تو وہ اس کی وفات کے بعد وہ وراثت بن جائے گا۔ (جائز)

نوٹ: بہر دو صورت عمریٰ اسی کے لیے ہے جسے دیا جائے اسکے مرنے کے بعد مالک واپس نہیں لے سکتا۔ (طاہر)

رُقبیٰ:

ایک شخص کسی دوسرے کو کچھ دے کرے اس شرط پر کہ اگر تم پہلے فوت ہو گئے تو یہ چیز میری طرف لوٹ آئے گی اور اگر میں پہلے فوت ہو گیا تو یہ تمہاری ہو جائے گی۔ (جائز)

لُقطة:

(گری پڑی چیز) راستے میں گری پڑی چیز جس کے مالک کا علم نہ ہو لقطہ کہلاتا ہے۔ اگر وہ چیز معمولی ہے تو اسی وقت استعمال کی جا سکتی ہے اگر وہ چیز قیمتی ہے تو اٹھانے والا ایک سال اعلان کرے گا اور مالک کو دے گا اگر وہ نہ آئے تو پھر اس نیت سے استعمال کر سکتا ہے کہ اگر وہ آئے گا تو میں اسے واپس کر دوں گا۔

بیع استثناء:

کسی کو کوئی چیز فروخت کرنا اور اس میں سے چند غیر معین اشیاء کا استثناء کر لینا یہ صورت منع ہے اگر استثناء کی تعیین ہو جائے تو جائز ہے۔

ایک بیع میں دو بیع:

ایک بیع میں دو بیع کی مختلف صورتیں ہیں اور سب ناجائز ہیں کیونکہ اس میں بائع و مشتری کو نقصان کا خدشہ ہوتا ہے۔

۱۔نقد اور ادھار کی قیمتوں میں فرق اور بلا تعیین ہو۔

۲۔کسی کو کوئی چیز دینا اس شرط پر کہ تو مجھے وہ چیز فروخت کرے۔

عتق:

(آزاد کرنا، آزاد ہونا) اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کسی آدمی سے ملکیت کو ساقط کر دینا یا خود ثواب کی نیت سے کسی ملکیت سے رقم دے کر کسی کو آزاد کر دینا۔

مدبر:

ایسا غلام جس سے اس کے مالک نے یہ کہا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

فرائض:

اس سے مراد علم میراث ہے اسی لیے فریضہ سے مراد وراثت کے مقررہ حصے ہیں۔

مورِّث: وارث بنانے والا یعنی میت۔

وارث: وارث بننے والا۔

موروث: ترکہ

عینی:

جو سگے ہوں (ماں اور باپ دونوں کی طرف سے)

علاتی: جو باپ کی طرف سے ہوں۔

أخیافی: جو ماں کی طرف سے ہوں۔

کتاب النکاح

یہ باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی حقیقی طور پر شادی کرنا اور مجازی طور پر جماع کرنا ہے نیز ملنا اور ایک دوسرے میں داخل ہونا بھی اس کے معنی ہیں۔

نسب:

خونی رشتے۔

رضاعت:

دودھ پلانے کی نسبت سے رشتے۔

متبنیٰ:

منہ بولا بیٹا۔

نکاح متعہ:

کسی عورت سے ایک مقررہ مدت تک (مقررہ معاوضے کے بدلے) نکاح کر لینے کو متعہ کہتے ہیں مثلاً دو یا تین دن یا اس کے علاوہ کسی اور مدت تک نکاح کر لینا اور پھر جدائی اختیار کر لینا متعہ ہے۔(یہ حرام ہے)۔

نکاح حلالہ:

حلالہ سے مراد ایسا عقد جس میں کوئی شخص مطلقہ ثلاثہ سے محض طلاق کی نیت سے ہی نکاح و مباشرت کرتا ہے تاکہ وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے اس غرض سے نکاح کرنے والے کو "محلل" (حلالہ کرنے والا) اور جس کے لیے عورت کو حلال کیا جا رہا ہوتا ہے "محلل لہ" (یعنی پہلا شوہر) کہتے ہیں (یہ بھی حرام ہے)

نکاح شغار:

ا۔ نکاح شغار یہ ہے کہ کسی کے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرنا کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح اس سے کرے۔

۲۔ شغار ہی ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی دوسرے آدمی سے اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی اس سے بیاہ دے اور دونوں کا کوئی حق مہر مقرر نہ ہو (مہر مقرر ہو یا نہ ہو یہ نکاح حرام ہے) نیز اگر یہ اتفاقاً ایسا ہو جائے تو قباحت نہیں ہے۔

خِطبة:

(منگنی کرنا) منگنی سے مراد نکاح سے پہلے لڑکے اور لڑکی کے سرپرستوں کی طرف سے رشتہ طے کرنے کے سلسلے میں عہد و پیمان کرنا یہ جائز ہے واجب اور ضروری نہیں۔

المهر:

(حق مہر) مہر وہ تحفہ ہے جو خاوند اپنی بیوی کو کسی نہ کسی صورت میں ادا کرتا ہے یہ حسب توفیق ادا کرنا چاہیے خاوند کے ذمہ یہ ادائیگی ضروری ہے البتہ اگر بیوی شوہر کو کچھ یا سارا معاف کر دے تو یہ بھی درست ہے حق مہر کے کئی ایک نام ہیں مثلاً

مہر، ضراق، صدقہ، نحلہ، فریضہ، اجر، علائق، عفر، حباء وغیرہ۔

ولیمہ:

(جمع ہونا اور اکھٹے ہونا) میاں بیوی کے اکھٹے ہونے کے بعد جو طعام تیار کیا جاتا ہے اسے ولیمہ کہا جاتا ہے یہ حسب توفیق واجب ہے۔

طلاق:

(بندھن کھولنا) نکاح کی گرہ کھول دینے کا نام طلاق ہے طلاق باہم نا اتفاقی کے باعث دینا اگرچہ جائز ہے تاہم اللہ کو ناپسندیدہ فعل ہے۔

طلاق رجعی:

ایسی طلاق جس میں شوہر کو عدت کے اندر رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے اور وہ دو طلاقوں میں ہے۔

طلاق بائن:

ایسی طلاق جس میں شوہر کو رجوع کا حق نہیں ہوتا طلاق کے فوراً بعد عورت شوہر سے جدا ہو جاتی ہے۔

طلاق صریح:

ایسی طلاق جس میں ایسے لفظ استعمال کیے گئے ہوں جو طلاق کے لیے واضح ہوں۔

طلاق بالکنایہ:

شوہر اپنی بیوی کو ایسے لفظ کہے جو طلاق کے مفہوم میں واضح نہ ہوں مثلاً اپنے گھر چلی جاؤ مجھ سے دور ہو جاؤ وغیرہ۔

طلاق سنی:

ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں ہم بستری نہ کی ہو طلاق سنی کہلاتی ہے۔

طلاق بدعی:

گزشتہ صورت کے علاوہ کسی اور صورت میں طلاق دینا حرام ہے مثلاً حالت حیض یا نفاس میں طلاق دینا یا ہم بستری والے طہر میں طلاق دینا وغیرہ بدعی کہلاتی ہے۔

رجوع:

(لوٹنا) بیوی کو پہلی یا دوسری رجعی طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر اس سے دوبارہ گھر بسانے کی نیت سے صلح کر لینا رجوع کہلاتا ہے۔

خلع:

عورت شوہر کو ناپسند کرتی ہو یا اس کے ساتھ رہنا نہ چاہے تو مہر میں دی گئی اشیاء تمام یا کچھ

دے کر اس سے علیحدگی اختیار کر لے اسے خلع کہتے ہیں۔

إیلاء:

(قسم کھانا) شوہر قسم اٹھائے کہ وہ اپنی اہلیہ سے (محض تادیبا) چار ماہ یا اس سے کم مدت تک ہم بستر نہیں ہوگا یا اس سے جدا رہے گا۔

ظِہار:

ظہار یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو کہے "أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّيْ" (تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے)

اگر کر لیا ہے تو ظہار کا کفارہ دینا ہوگا کیونکہ یہ حرام فعل کا مرتکب ہوا ہے کفارہ یہ ہے۔

۱۔ ایک غلام آزاد کرے۔

۲۔ اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔

۳۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

لعان:

(ایک دوسرے پر لعنت کرنا) لعان یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس گواہ موجود نہیں ہوتے۔ جبکہ بیوی اس کا انکار کرتی ہے تو یہ شخص عدالت کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر گواہی دے گا کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو پھر اس کے جواب میں بیوی بھی ایسے ہی قسمیں کھائے گی اور پھر ان دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی ڈال دی جائے گی اس عمل کو لعان کہتے ہیں۔

عدت:

(شمار کرنا) عدت ایسی مدت ہے جسے عورت شادی کی وجہ سے اپنے شوہر کی وفات پر یا اس کے چھوڑ دینے یا خلع لینے پر یا ولادت تک یا تین حیضوں تک یا تین مہینوں تک گزارتی ہے۔





عورت پر اس کی متعلقہ عدت گزارنا واجب ہے۔

جنایات:

(جرائم) جنایات جرم کے ارتکاب کو کہتے ہیں۔

دِیات:

(دیت کی جمع مراد خون بہا دیت لینا) دیت ایسے مال کو کہتے ہیں جو کسی جرم کی وجہ سے انسان پر واجب ہو۔

قِسامۃ:

کسی بستی یا شہر میں کوئی آدمی مقتول پایا جائے جبکہ اس کے قاتل کا علم نہ ہو اور اس کے قتل پر کوئی گواہ بھی کھڑا نہ ہو لیکن مقتول کا ولی اس کے قتل کا الزام کسی آدمی یا جماعت پر لگائے اور ان کے خلاف ثبوت کمزور ہو جس علاقے میں مقتول پایا گیا ہے اس کی ان کے ساتھ دشمنی بھی تھی تو پھر مقتول کے اولیاء سے ان کے خلاف پچاس قسمیں کھانے کا حکم دیا جائے گا یہ قسامہ ہے دور نبوی میں یہ خیبر میں پہلا قسامہ ہوا تھا جب انھوں نے عبداللہ بن سہل ؓ کو وہاں مقتول پایا تھا۔

جانی:

مجرم کو کہتے ہیں جو دوسروں کو جانی یا مالی نقصان پہنچائے۔

مرتد:

جو شخص بخوشی اسلام کے بعد کفر کی جانب پھر جائے اسے مرتد کہتے ہیں اور وہ واجب القتل ہے۔

حدود:

(حد قائم کرنا، مقرر کرنا، جمع حد) حد سے مراد ایسی سزا جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے کسی گناہ کی

مقرر کردہ ہو اس سے دوسری سزائیں اور تعزیرات خارج ہیں۔

حد قذف:

قذف کا معنی پھینکنا ہیں اس سے مراد آدمی کسی پر زنا کی تہمت لگائے تو اس کی سزا میں حد نافذ کی جائے اور حد قذف اسی کوڑے ہیں اور غلام کے چالیس کوڑے ہیں۔

حد الشارب:

(شرابی کی حد) البتہ حاکم وقت اپنی صوابدید پر بھی حد شارب مقرر کر سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک شرابی کی حد چالیس کوڑے ہے اگر وہ شراب پینے میں کثرت کرتا ہو تو اس کی حد اسی کوڑے ہے۔

تَعْزیر:

(تادیباً مارنا) ایسی سزا جو حد کے علاوہ ہلکے درجے کی ہو نیز تعزیراً کسی کو مارنا ہو تو دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارنے چاہیں۔

جہاد:

یہ مفاعلہ سے مصدر ہے اس کا معنی ہے محنت و مشقت کرنا، لڑائی کرنا وغیرہ اصطلاح میں جہاد سے مراد ہر وہ محنت و کوشش شامل ہے جو کسی بھی طریقے سے غلبہ اسلام کے لیے کی جائے خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، لسانی ہو یا قلمی ہو یا جانی و مالی ہو۔

غزوة:

اہل سیر کے ہاں ہر اس لڑائی کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ e نے بنفس نفیس شرکت کی ہو اجبکہ احادیث میں غزوہ جہاد کے مترادف بھی ہے۔

جزية:

جزیۃ سے مراد وہ معاوضہ ہے جو ذمیوں سے اسلامی ریاست میں رہنے اور ان کے جان مال

کی حفاظت کے بدلے وصول کیا جاتا ہے۔

أطعمة:

یہ طعام کی جمع قلت ہے اس سے مراد کھانے اور پینے والی اشیاء ہیں۔

ذِي ناب:

ایسا درندہ جو کچلیوں کے ساتھ شکار کر کے کھائے یعنی اپنے الگ دونوں دانتوں سے شکار کر کے کھائے شیر، بھیڑیا وغیرہ

ذِي مِخلَب:

ایسا پرندہ جو اپنے پنجوں کے ذریعے شکار کر کے کھائے مثلاً چیل، باز وغیرہ

عقيقة:

یہ نصر باب سے مصدر ہے اس سے مراد ایسا عمل جس میں جانور نومولود بچے کی طرف سے پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے یہ بچی کی جانب سے ایک بھیڑ یا بکری اور بچے کی جانب سے دو بھیڑ یا بکری نر ہوں یا مادہ ہیں۔

الأيمان:

(قسم، دایاں ہاتھ) اس سے مراد ایسا مضبوط عہد وعقد ہے جس کے ذریعے قسم اٹھانے والا کسی فعل کے کرنے یا چھوڑنے کا عزم کرتا ہے۔

اگر کسی نے پختہ قسم اٹھائی ہے اور پوری نہیں کر سکا یا نہیں کر سکتا تو اسے قسم کا کفارہ دینا ہوگا اور اس کا کفارہ یہ ہے۔

۱۔ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا۔

۲۔ یا کپڑے دینا۔

۳۔ یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا۔

۴۔اور جو یہ نہ کر سکتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے۔

النذر:

یہ نصر باب سے مصدر ہے اس کا معنی نذر ماننا یعنی کسی خیر اور اچھے کام کو جو غیر واجب تھا اس کو اپنے اوپر واجب کر لینا نذر کہلاتا ہے اس کا پورا کرنا ضروری ہے اگر یہ معروف کام کی نذر ہے اگر پورا نہ کر سکے تو نذر کا کفارہ ادا کرنا ہوگا اور اس کا کفارہ بھی قسم کا کفارہ ہے۔

القضاء:

یہ ضرب باب سے مصدر ہے (فیصلہ کرنا) قضاء سے مراد جھگڑوں کا فیصلہ کرنا اور تنازعات کا خاتمہ کرنا ہے۔

شرعی حاکم فیصلہ کرنے والے کو قاضی کہتے ہیں۔

زندیق:

جو ظاہراً اسلام کا دعویٰ کرے مگر کفر کو دل میں جگہ دے اور شریعتوں کے بطلان کا عقیدہ رکھے۔

کہا گیا ہے کہ یہ بھی اللہ کے دشمنوں میں سے ایک دشمن ہے اسے قتل کر دینا چاہیے۔

دیوث:

۱۔دیوث ایسے شخص کو کہتے ہیں جو اپنے گھر میں بے حیائی کو فروغ دے۔

۲۔دیوث ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کے سامنے اس کی بہو، بہن بیٹی بے پردہ چلے اور وہ غیرت نہ کھائے۔

قصاص:

(بدلہ) کسی کو اس کے جرم کی سزا اس کے جرم کے مثل دینا قصاص ہے جیسے قتل عمداً کرنے والے کو قصاصاً قتل کر دینا وغیرہ۔

طاغوت:


اصطلاحات


۱۔ ہر وہ چیز جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو خواہ وہ شیطان ہو بت ہو یا انسان وغیرہ۔

۲۔ یا جو خود کو الٰہی صفات کا حامل سمجھے یا اسے سمجھا کا جائے اور وہ اس کا نکار نہ کرے۔

الاصطلاحات

فی

علم اصول الفقه

اصطلاحات علم اصول الفقہ

اصول فقہ کی تعریف باعتبار مرکب اضافی

اصول

یہ اصل کی جمع ہے جس کا معنی مَا يُبْنَى عَلَيْهِ غَيْرُهُ ''جس پر کسی چیز کا دارومدار ہو۔'' یہ کئی ایک معنوں میں مستعمل ہے۔

(۱) دلیل (ماخذ و بنیاد)

(۲) راجح (قابل ترجیح)

(۳) قاعدہ (عام قاعدہ یا ضابطہ)

(۴) مستصحب (اصل حالت جو شروع سے ہو)

فقہ کی لغوی تعریف

فقہ کسی چیز کے جاننے اور سمجھنے کا نام ہے نیز اس کا معنی گہری سمجھ اور باریک بینی سے جاننا بھی ہے۔

فقہ کی اصطلاحی تعریف

العِلْمُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ الْمُكْتَسَبَةِ مِنْ أَدِلَّتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ.

''فقہ ایسا علم ہے جس میں شرعی احکام سے بحث ہو جن کا تعلق عمل سے ہے اور جن کو تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جاتا ہے۔''

اصول فقہ کی تعریف باعتبار حد لقبی

الْعِلْمُ بِالْقَوَاعِدِ وَالْأَدِلَّةِ الْإِجْمَالِيَّةِ الَّتِىْ يُتَوَصَّلُ بِهَا إِلَى اسْتِنْبَاطِ الْفِقْهِ.

''اصول فقہ ایسے قواعد اور اجمالی دلیلوں کے علم کا نام ہے جن کے ذریعہ فقہ کے استنباط تک رسائی ہو۔''

لفظ فقہ کا لغوی فرق

فَقُهَ	جب انسان فقیہ بن جائے اِذَا صَارَ الرَّجُلُ فِقِيْهًا
فَقِهَ	أى فَهِمَ ''سمجھ''
فَقَهَ	جب انسان کسی دوسرے کے سمجھنے میں آگے ہو۔

اصول فقہ کی غرض وغایت

''اصول فقہ کی غرض ایسے قاعدے اور ضابطے بنانا ہے جن کے ذریعہ ان شرعی احکام تک رسائی ہو سکے جن کا تعلق عمل سے ہے اور ان پر عمل کر کے ایک مجتہد استنباط احکام میں خطا ولغزش سے محفوظ رہ سکے۔

الحکم

حکم کی تعریف

هُوَ خِطَابُ اللّٰهِ تَعَالَى الْمُتَعَلِّقُ بِأَفْعَالِ الْمُكَلَّفِيْنَ اقْتِضَائًا أَوْ تَخْيِيْرًا أَوْ وَضْعًا.

''اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب جو مکلف بندوں کے افعال سے متعلق ہو اس میں خواہ مطالبہ پایا جائے یا اختیار پایا جائے یا سبب، شرط، مانع وغیرہ بیان کیے گئے ہوں۔''

خطاب اللہ

خطاب اللہ سے مراد بلا واسطہ کلام الٰہی قرآن مجید اور بالواسطہ سنت رسول ہے۔

اقتضاء

اقتضاء کا معنی طلب ہے اس میں کسی کام کو کرنے یا چھوڑنے کا مطالبہ پایا جائے خواہ یہ مطالبہ کسی چیز کو لازم کرے یا ترجیح کا متقاضی ہو۔

اقتضاء کی مثال

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾[المائدة:١]

''اے ایمان والو! وعدہ وعہد کو پورا کرو۔''

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَى﴾[الاسراء: ٣٢]

''اور زنا کے قریب مت جاؤ۔''

تخییر

کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کو برابر بتایا گیا ہو ایک کو دوسرے پر اس میں ترجیح نہ ہو آدمی کو اس کے کرنے اور چھوڑنے کی پوری آزادی ہو۔

تخییر کی مثال

﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾[المائدة:٢]

''اور جب تم حلال ہو جاؤ تو شکار کرو (یعنی شکار کر سکتے ہو)۔''

وضع:

وضع سے مراد یہ ہے کہ ایک چیز دوسری چیز کے لیے شرط، سبب یا مانع ہو۔

شرط

شارع نے کسی حکم کے ہونے کا انحصار کسی دوسرے حکم کے ہونے اور موجود ہونے پر لگایا ہو اگر وہ نہ ہو تو دوسرا حکم نہ پایا جائے یعنی شرط نہیں تو مشروط بھی نہیں۔

شرط کی مثال

اَلْوُضُوْءُ شَرْطٌ لِوُجُوْدِ الصَّلَاةِ الشَّرْعِيَّةِ.

''جیسا کہ وضو شرعی نماز کے لیے شرط ہے۔''

وَحُضُوْرُ الشَّاهِدَيْنِ فِيْ عَقْدِ النِّكَاحِ شَرْطٌ لِوُجُوْدِهِ الشَّرْعِيِّ.

''عقد نکاح کی درستگی کے لیے گواہوں کی موجودگی کی شرط ہے۔''

شرط اور رکن

۱۔ ایک قول کے مطابق شرط اور رکن مترادف ہیں۔

۲۔ شرط کسی چیز کی حقیقت اور ماہیت سے خارج ہوتی ہے۔ جبکہ رکن چیز کی حقیقت اور ماہیت کے اندر اور حصہ ہوتا ہے۔

مثال

شرط: اَلْوُضُوْءُ شَرْطٌ لِصِحَّةِ الصَّلَاةِ۔ نماز کے لیے وضو شرط ہے۔

رکن: اَلرُّكُوْعُ رُكْنٌ فِي الصَّلَاةِ۔ رکوع نماز کا رکن ہے۔

شرط اور سبب

۱۔ ایک قول کے مطابق شرط اور سبب مترادف ہیں۔

۲۔ سبب کا وجود مسبب کے وجود کو مستلزم ہے جب کوئی مانع نہ ہو جبکہ شرط کے وجود کے لیے مشروط فیہ کا وجود لازمی نہیں ہے۔

شرط سبب

جس کے ساتھ سبب مکمل ہو لیکن اس میں سببیت کے معنی پائے جانے کے بعد شرع کا حکم صادر ہوگا۔





مثال: قتل کے لیے عمداً اور زیادتی شرط ہے اور قتل سبب ہے قاتل سے وجوب قصاص کا۔

شرط مسبب

موروث کی وفات کے وقت وارث کا زندہ ہونا شرط ہے وراثت کے لیے جس کا سبب قرابت یا زوجیت ہے۔

شرط شرعی

وہ شرط جو شارع نے لگائی ہو۔

مثال: تفویض مال کے لیے نابالغ کے لیے سن شعور کی شرط۔

شرط جعلی

وہ شرط جو مکلف نے اپنے ذہن اور ارادے سے لگائی ہو

مثال: خرید و فروخت اور معاملات میں لوگوں کا اپنی طرف سے شرطیں لگانا۔

سبب

سبب کی لغوی تعریف

جس کے ذریعے سے انسان اپنے مقصد تک پہنچے۔

سبب کی اصطلاحی تعریف:

ہر وہ چیز جس کے وجود کو شارع نے حکم کے وجود کی علامت مقرر کیا ہو اور اس کے عدم کو حکم کے عدم کی علامت مقرر کیا ہو۔

سبب کی مثال

كَالزِّنَا لِوُجُوْدِ الْحَدِّ.

''وجوب حد کے لیے زنا سبب ہے۔''



سبب باعتبار فعل

جس حکم میں سبب مکلف کا نہ فعل ہو اور نہ اس کی قدرت میں ہو اس کے باوجود جب سبب پایا جائے گا تو حکم بھی پایا جائے گا کیونکہ شارع نے حکم کے عدم و وجود کو سبب کے ساتھ مربوط کیا ہے۔

مثال: ۱۔ زوال کے بعد سورج کا ڈھلنا وجوب نماز کا سبب ہے۔

۲۔ رمضان کا مہینہ روزہ کے وجوب کا سبب ہے۔

سبب باعتبار عدم فعل

یہ وہ سبب ہے جو مکلف کا فعل ہو اور اس کی قدرت میں بھی ہو۔

مثال: ۱۔ سفر روزہ چھوڑنے کا سبب ہے۔

۲۔ قتل عمد وجوب قصاص کا سبب ہے۔

مانع

مانع کی تعریف

وہ چیز جس کے پائے جانے کی وجہ سے کسی حکم کا وجود یا سبب باطل ہو جائے۔

مثال: جیسا کہ حیض مانع نماز ہے۔

مانع الحکم: (حکم کے لیے مانع)

جو چیز وجود حکم کے لیے مانع ہو۔

مثال: اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہاں ابوت (باپ ہونا) مانع ہے یہاں صرف دیت دی جائے گی۔

مانع السبب (سبب کے لیے مانع)

وہ چیز جو سبب کے عمل کو باطل کر دے اور سبب سے مسبب کا جو تقاضا پورا ہوتا ہے

اس کے درمیان یہ حائل ہو جائے۔

مثال:

ا۔ وارث کا اپنے اس رشتہ دار کو قتل کرنا ہے جس کی میراث میں وہ حصہ دار ہے یہ قتل سبب یعنی قرابت کے لیے مانع ہے۔

۲۔ زکوۃ کی ادائیگی میں کسی چیز کا حائل ہونا جو نصاب کو کم کردے نصاب وجوب الزکوۃ کے لیے سبب ہے جب نصاب نہ ہوگا تو زکوۃ کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

اصولیین اور فقہاء کے درمیان حکم کے معنی میں فرق

علماء اصول کے نزدیک حکم سے مراد اللہ تعالیٰ کا خود خطاب ہے اور فقہاء کے نزدیک حکم سے مراد خطاب کا اثر (نتیجہ) ہے جیسے ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ [الاسراء: ۳۲] "زنا کے قریب نہ جاؤ"

علماء اصول کے نزدیک اس نص کو حکم سمجھا جائے گا اور فقہاء کے نزدیک اس کے اثر حرمت زنا کو حکم سمجھا جائے گا۔

حکم تکلیفی (اقتضائی)

وہ حکم جس میں کام کے کرنے یا رک جانے کا مطالبہ پایا گیا ہو یا کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں اختیار دیا گیا ہو۔

حکم وضعی

حکم وضعی وہ ہے جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کا سبب، شرط یا مانع بتایا گیا ہو (اس کی اقسام، سبب، شرط، مانع کی بحث میں ہو چکی ہے)

نیز حکم تکلیفی کی پانچ قسمیں ہیں واجب، مندوب، حرام، مکروہ، مباح ان کا بیان درج ذیل کیا جاتا ہے۔

واجب

ا۔ جمہور کے نزدیک واجب اور فرض ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

۲۔ احناف ان دونوں کے درمیان فرق کرتے ہیں۔

اگر کوئی فعل دلیل ظنی سے ثابت ہو جیسے خبر آحاد تو اسے وہ واجب کہتے ہیں۔

اور اگر کوئی فعل دلیل قطعی سے ثابت ہو جیسے قرآنی نصوص تو اسے وہ فرض کہتے ہیں۔

واجب بلحاظ وقت اداء

اس اعتبار سے واجب کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔واجب مطلق: شارع کوئی وقت متعین کیے بغیر کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کرے۔

حکم: واجب مطلق کو مکلف جب چاہے کسی بھی وقت ادا کر سکتا ہے تاخیر سے گناہگار نہ ہوگا اور جلدی کرنا بہتر ہے۔

مثال: ا۔رمضان کے روزوں کی قضاء کی ادائیگی

۲۔قسم توڑنے کا کفارہ دینا

۲۔واجب مقید: شارع کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کرے اور اس کے ادا کرنے کے لیے کوئی وقت مقرر کر دے۔

حکم: وقت مقررہ سے قبل یا بعد میں ادا کرنا جائز نہیں اگر بلا عذر تاخیر سے ادا کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

مثال: پانچوں نمازیں اور رمضان کے روزے

اداء: اگر مکلف نے کسی فعل کو اپنے وقت کے اندر صحیح و کامل طریقے سے ادا کیا تو یہ اداء ہے۔

اعادہ: اگر وقت معین میں ناقص طریقے سے اس کو ادا کیا اور بعد میں کامل طریقے سے

اسی وقت میں لوٹایا تو یہ اعادہ ہے۔

قضاء: اگر مکلف نے وقت گزرنے کے بعد اس کو ادا کیا تو اس کو قضاء کہتے ہیں۔

واجب مقدار اور عدم مقدار کے لحاظ سے

اس لحاظ سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ واجب محدد: شارع اس واجب کے لیے کوئی مقدار متعین کر دے۔

حکم: مکلف اپنی ذمہ داری سے اس وقت سبکدوش ہوگا جب اس کو ادا کر دے گا جس طرح شارع نے اس کی مقدار مقرر کی ہے۔

مثال: زکوۃ وغیرہ

۲۔ واجب غیر محدد: وہ جس کی شارع نے مقدار مقرر نہ کی ہو۔

حکم: واجب کی اس قسم سے مکلف کے ذمہ دین ثابت نہیں ہوتا بلکہ اپنی استطاعت پر منحصر ہے۔

مثال: انفاق فی سبیل اللہ اور امور رفاہِ عامہ

واجب باعتبار تعین مطلوب اور عدم تعین مطلوب

اس اعتبار سے بھی واجب کی دو قسمیں ہیں۔

واجب معین: شارع نے کسی چیز کے عین کا مطالبہ کیا ہو اور اس میں اختیار کی رعایت نہ دی ہو۔

حکم: مکلف اس سے اس وقت سبکدوش ہوگا جب اس کو بعینہ ادا کرے گا۔

مثال: نماز، روزہ وغیرہ

واجب غیر معین: جس میں شارع نے عین کا مطالبہ نہ کیا ہو اور مکلف کو ادا میں تخییر کی رعایت دی ہو۔

حکم: مکلف کو اختیار ہے کہ استطاعت کے مطابق مطلوبہ اشیاء میں سے کسی کو کر لے

مثال:

ا۔مثلاً قسم کے کفارہ میں مساکین کو کھانا یا کپڑے یا غلام آزاد کرے۔

(۲) ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ﴾

"جنگ کے بعد قیدیوں کو احسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے حتی کہ جنگ اپنے اوزار رکھ دے۔"

باعتبار مکلف واجب کی اقسام

اس اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں۔

واجب عینی: جس میں ہر آدمی اس کام کا مکلف ہو اس کا دوسرا نام فرض عین ہے۔

حکم: ہر ایک مکلف سے اس کا ادا کرنا واجب ہے اس کے کرنے والے کو ثواب اور نہ کرنے والے کو گنہگار ٹھہرایا جاتا ہے۔

مثال: نماز، روزہ وغیرہ

واجب کفائی: اس سے مراد شارع کسی فعل کا مطالبہ مکلفین کی پوری جماعت سے کرے نہ کہ ہر فرد سے اسے فرض کفایہ بھی کہتے ہیں۔

حکم: واجب کفائی ادا نہ کرنے کی صورت میں سب گناہگار ہوتے ہیں اگر کچھ ادا کر دیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔

مثال: جہاد، قضاء، افتاء، تفقہ فی الدین، علوم وفنون اور جنازہ وغیرہ

مندوب

لغۃ:

اَلدُّعَاءُ إِلَى الْأَمْرِ الْمُهِمِّ' أي مِنَ النُّدْبِ.

"کسی اہم کام کی طرف بلانے کو کہتے ہیں یعنی یہ ندب "پکار" سے ہے۔

اصطلاحاً: جس فعل کا شارع مطالبہ حتمی اور ضروری طور پر نہ کرے بلکہ اس کے کرنے

والے کو اجر وثواب دے اور چھوڑنے والے کی مذمت نہ کرے۔

مثال:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ﴾

[البقرة:۲۸۲]

''اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک مقررہ مدت کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔''

آیت کا سیاق وسباق بتاتا ہے کہ یہاں پر امر وجوب کے لیے نہیں بلکہ مندوب کے لیے استعمال ہوا ہے۔

مندوب کے دوسرے نام

مندوب کے کئی ایک نام ہیں:

(۱) سنت مؤکدو غیر مؤکد، نفل، مستحب، تطوع، احسان، فضیلت وغیرہ

حکم: اس پر عمل ضروری نہیں بلکہ کرے تو مستحسن اور مستحب ہے اور نہ کرے تو سزا وار نہیں۔

حرام

لغۃً:

یہ حُرْمَة سے ماخوذ ہے یعنی وہ اشیاء جو حلال نہیں ہیں۔

اصطلاحاً عند الجمہور: حرام وہ فعل ہے جس سے رکنے، بچنے اور نہ کرنے کا شارع نے حتمی اور لازمی طور پر مطالبہ کیا ہو خواہ وہ دلیل قطعی سے یا دلیل ظنی سے ہو۔

عند الاحناف: حرام کا اطلاق ان ممنوعہ امور پر ہوتا ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہیں جو دلیل ظنی سے ثابت ہیں اس کو وہ مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔

حکم: اس سے اجتناب واجب ہے اس کے کرنے والے کو سزا وعتاب اور چھوڑنے والے

کو ثواب دیا جاتا ہے۔

مثال: کسی چیز کی حرمت کو ظاہر کرنے کے لیے کئی الفاظ آ سکتے ہیں۔

(۱) لفظ حرمت آ جائے جیسا کہ:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ﴾[النساء:۲۳]

''تم پر تمھاری مائیں حرام ہیں۔''

(۲) یا نفی حلت واقع ہو جیسا کہ

{لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطِيْبٍ مِنْ نَفْسِهٖ}

''کسی مسلمان کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر لینا حلال نہیں۔''

[الدارقطني ۲/۳۵۰]

(۳) یا نہی کا صیغہ واقع ہو جیسا کہ:

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾[الحج:۳۰]

''پس تم باز آ جاؤ بتوں کی پوجا کی گندگی سے اور جھوٹی بات سے۔''

(۴) یا سزا کی وعید آ جائے جیسا کہ

﴿وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً﴾ [النور:٤]

''اور وہ لوگ جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر اگر وہ چار گواہ پیش نہ کریں تو ان کو اسی کوڑے مارو۔''

حرام (محرم) لذاتہ: شارع نے کسی چیز کی ذات کے ضرر اور نقصان کے باعث ابتداءً ہی اسے حرام کر دیا ہو اور اس کی حرمت ابدی ہو۔

مثال: زنا، مردار کھانا وغیرہ

حکم: اس پر عمل ہر وقت ممنوع ہے البتہ کسی سخت مجبوری کے پیش نظر اختیار کرنے میں رخصت ہے۔

حرام (محرم) لغیرہ

ایسی چیز جس میں ذاتی طور پر کوئی نقصان اور فساد نہیں اصل میں وہ حلال تھی لیکن اس کے ساتھ کسی حرام چیز کے ملنے سے وہ بھی حرام ہوگئی۔

مثال: غصب شدہ زمین میں نماز ادا کرنا، اذان جمعہ کے وقت خرید وفروخت کرنا وغیرہ

حکم: یہ اپنی اصل کے اعتبار سے حلال ہے اور جب اس کے ساتھ غیر مشروع چیز مل جائے تو اس وقت یہ حرام ہوجاتی ہے۔

مکروہ

(۱) جس فعل کو چھوڑنا اس کے کرنے سے بہتر ہو اس کو مکروہ کہتے ہیں۔

(۲) شارع مکلف سے کسی فعل کے ترک کرنے کا مطالبہ حتمی اور لازمی طور پر نہ کرے

حکم: اس کا فاعل گناہگار تو نہیں ہوتا اگر چہ بعض صورتوں میں ملامت کا مستحق ضرور ہوتا ہے اس کا چھوڑنے والا ثواب اور تعریف کا مستحق ہوتا ہے بشرطیکہ یہ فعل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے چھوڑے۔

مثال: مکروہیت یا تو کراہت کے لفظ سے ظاہر ہوگی یا نہی کے صیغہ سے۔

(۱) إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ناپسند کیا ہے تم سے زیادہ گفتگو، زیادہ سوال اور مال ضائع کرنا''

(۲) ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾

''اے ایمان والو! کچھ چیزوں کے بارے سوال نہ کیا کرو تو اچھا ہے اگر وہ



تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں برا لگے گا۔"

اس آیت کا سیاق وسباق بتاتا ہے کہ یہ حرمت پر نہیں بلکہ کراہت پر دلالت کرتی ہے۔

نوٹ: جمہور کے نزدیک یہی ایک مکروہ کی قسم ہے لیکن احناف مکروہ کی دو قسمیں کرتے ہیں۔

مکروہ تحریمی: کسی کام سے شارع حتمی اور لازمی طور پر رک جانے کا مطالبہ کرے یہ ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو نہ کہ دلیل قطعی سے۔

مثال: جیسے منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجنا۔

حکم: احناف کے نزدیک یہ واجب کے مقابلہ میں ہے لیکن جمہور کے نزدیک یہ حرام کے حکم میں ہے یعنی اس کا فاعل سزا کا مستحق ہے اگر چہ ہم اس کے منکر کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

مکروہ تنزیہی: شارع مکلف سے کسی فعل کے چھوڑنے کا مطالبہ کرے لیکن وہ مطالبہ حتمی اور لازمی نہ ہو۔

مثال: طلاق دینا

حکم: جس کا چھوڑنا کرنے سے افضل ہو اور اس کے کرنے والے کو گنہگار نہ ٹھہرایا جائے۔

مباح

شارع نے کسی فعل کے کرنے اور نہ کرنے میں اختیار دیا ہو اور کرنے اور نہ کرنے پر مدح وذم نہ ہو، اسے حلال بھی کہا جاتا ہے۔

حکم: جس کے فعل پر نہ ثواب ہو اور نہ ترک پر عقاب ہو۔

مثال: اس کی اباحت کئی الفاظ سے جانی جاتی ہے مثلاً

(۱) کسی چیز کی حلت ثابت ہو

﴿ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَ





طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ﴾ [المائدہ:٥]

شارع نے کسی فعل کے کرنے اور نہ کرنے میں اختیار دیا ہو اور کرنے اور نہ کرنے پر مدح وذم نہ ہو، اسے حلال بھی کہا جاتا ہے۔

حکم: جس کے فعل پر نہ ثواب ہو اور نہ ترک پر عقاب ہو۔

مثال: اس کی اباحت کئی الفاظ سے جانی جاتی ہے مثلاً

(١) کسی چیز کی حلت ثابت ہو

﴿ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ﴾ [المائدہ:٥]

''آج کے دن حلال کی گئی ہیں پاکیزہ اشیاء اور اہل کتاب کا کھانا حلال ہے تمھارے لیے اور تمھارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔''

(٢) نص میں گناہ اور مضائقہ کی نفی کی گئی ہو۔

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ﴾[البقرۃ:١٧٣]

''ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھا لے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو، یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔''

(٣) یا نص میں عدم حرج بیان ہو

﴿لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ﴾[النور:٦١]

''نہیں ہے اندھے پر کوئی حرج اور نہ ہی کسی لنگڑے پر کوئی حرج۔''

(٤) یا نص میں صیغہ امر کے ساتھ ہو مگر وجوب کی بجائے مراد اباحت ہو۔

﴿وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ﴾[المائدۃ:٢]

''اور جب احرام کھول دو تو پس شکار کرو۔''



(٥) نیز اصل میں ہر چیز میں اباحت، حلت ہے الا یہ کہ نص حرمت واقع ہو جائے۔

عزیمت

لغۃ: یہ عزم سے مشتق ہے جس کا معنی ہے پختہ ارادہ اور قصد۔

اصطلاحاً:

(۱) شارع ایک فعل کو کرنے کا مطالبہ کرے یا عمومی طور پر اس کی اجازت دے۔

(۲) بعض کے نزدیک وہ حکم جو احکام میں اصلی اور مستقل ہو اور عارضی احکام سے اس کا تعلق نہ ہو اس کو عزیمت کہتے ہیں۔

مثال: نماز اور دوسری عبادات

رخصت

لغۃ: لغت میں رخصت سہولت و آسانی کو کہتے ہیں۔

اصطلاحاً: (۱) ضرورت کے وقت مکلفین کی تخفیف و آسانی کے لیے اور ان کی تنگی دور کرنے کے لیے شارع ایک فعل کی اجازت دے۔

(۲) رخصت وہ فعل ہے جس کی شرعاً کسی عذر و مجبوری کی بناء پر اجازت دی گئی ہو۔

حکم: رخصت بوقت ضرورت بقدر ضرورت اسے اپنانا افضل ہے البتہ عزیمت پر عمل کرنا بھی جائز ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے سہولت میسر کرے تو بندہ کو اس کا استعمال کرنا چاہیے۔

مثال: اس کی کئی صورتیں ہیں مثلاً

(۱) ہلاکت جان کے وقت مردار کھانا، یہ ضرورت کے وقت حرام کی اباحت ہے۔

(۲) واجب کو چھوڑنے کی اباحت مثلاً مریض اور مسافر کے لیے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دینا۔

(۳) لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر بعض تجارتی معاملات میں رخصت جو اصل میں جائز نہیں مثلاً بیع سلم اور بیع سلف وغیرہ۔

صحت و بطلان

صحت

مکلفین کے افعال جب اپنے پورے ارکان وشرائط کے ساتھ واقع ہوتے ہیں تو شارع ان کے صحیح ہونے کا حکم لگا دیتا ہے اس کا معنی یہ ہوا کہ ان پر شرعی نتائج مرتب ہوں۔

مثال: جیسے اگر نماز کو اس کے ارکان وشرائط کے ساتھ ادا کیا جائے تو اس کو صحیح کہا جائے گا۔

بطلان

اگر مکلفین کے افعال اپنے پورے ارکان وشرائط کے ساتھ واقع نہیں ہوتے تو شارع ان کی عدم صحت یعنی باطل ہونے کا حکم لگاتا ہے یعنی ان پر شرعی احکام کے نتائج مرتب نہ ہونے کی وجہ سے یہ باطل ہے۔

بطلان وفساد

جمہور علماء کے نزدیک

باطل اور فاسد مترادف ہیں۔ ہر عبادت عقد یا لین دین جس کے کچھ ارکان یا شرائط مفقود ہوں وہ باطل یا فاسد ہے اور شرعی نتائج اس پر مرتب نہیں ہوتے۔

مثال: مجنون کی بیع باطل ہے کیونکہ اس کے رکن میں خلل ہے اس کا رکن عاقد ہے بائع ومشتری میں سے ہر ایک عاقد ہے اسی طرح معدوم شے اور مردار کی بیع بھی باطل ہے۔ نیز مجنون کی بیع اور مردار کی بیع کو باطل اور فاسد بھی کہتے ہیں۔

احناف کے نزدیک

باطل: وہ ہے جس میں خلل عقد کے ارکان کی طرف لوٹتا ہو یعنی عقد کے صیغہ کی طرف

یا فریقین کی طرف یا اس چیز کی طرف جس پر عقد ہوا ہے۔

فساد: وہ ہے جس میں خلل عقد کے اوصاف کی طرف لوٹتا ہو ارکان کی طرف نہیں، ارکان اس کے صحیح وسالم ہوں اور خلل اس کے بعض اوصاف میں ہو جیسے فروخت شدہ چیز کی قیمت معلوم نہ ہونا۔ گویا احناف کے نزدیک فاسد وہ ہے جو اپنی اصل یعنی ارکان کے اعتبار سے صحیح ہو لیکن وصف کے اعتبار سے صحیح نہ ہو اور باطل وہ ہے جو اصل اور وصف دونوں اعتبار سے صحیح نہ ہو۔

حاکم

حکم کی تعریف پیچھے گزر چکی ہے حاکم وہ ہے جس سے حکم صادر ہو اور وہ اللہ وحدہ لا شریک کی ذات ہے تو حکم صرف وہی ہوگا جس کو وہ حکم دے خواہ وہ بلا واسطہ قرآن مجید یا بالواسطہ ہو سنت نبوی ﷺ، جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ﴾ [الأنعام:۵۷] ''حکم صرف اللہ ہی کا (چلتا) ہے۔''

محکوم فیہ

شارع کا خطاب جس چیز سے متعلق ہو اس کو محکوم فیہ کہتے ہیں اگر شارع کا خطاب حکم تکلیفی ہو تو یہ محکوم فیہ فعل ہوگا حکم وضعی میں محکوم فیہ کبھی مکلف کا فعل ہوتا ہے جیسے معاہدوں اور جرائم میں اور کبھی فعل نہیں ہوتا لیکن اس کے فعل کی طرف لوٹتا ہے جیسے رمضان کے مہینے کا آنا جس کو شارع نے وجوب صوم کا سبب بنایا ہے اور روزے رکھنا مکلف کا فعل ہے محکوم فیہ کو محکوم بہ بھی کہتے ہیں۔

مثال:

﴿وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ ''زکوۃ ادا کرو۔'' [البقرۃ:۴۳]

یہ ایک واجب حکم ہے جو مکلف کے فعل سے متعلق ہے یعنی زکوۃ ادا کرنا اور یہ اسی آیت سے مستفاد ہے اس لیے اس کو واجب کر دیا اور اسی طرح ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾





''زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔'' [الاسراء:۳۲]

محکوم علیہ: وہ شخص جو شارع کا مخاطب ہو جسے مکلف کہا جاتا ہے۔

صحت تکلیف کی شرط: شرعی اعتبار سے صحت تکلیف کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان خود یا بالواسطہ تکلیف کے اس خطاب کو سمجھ سکے جو اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کے معنی کا اس حد تک تصور کر سکے جس حد تک اس کی تعمیل کرنا ضروری ہے۔

نیز شریعت کا قانون ہے کہ

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ [البقرة:۲۸۶]

''اللہ کسی شخص کو مکلف نہیں ٹھہراتا مگر جو اس کی طاقت رکھتا ہے۔''

یعنی شریعت میں ''تکلیف مالا یطاق جائز نہیں۔''

اہلیت

لغۃ: اہلیت کا معنی صلاحیت کے ہیں۔

اصطلاحا: اس کی دو قسمیں ہیں۔

اہلیت وجوب: اس سے مراد انسان کی وہ صلاحیت ہے جس سے شرعی طور پر اس کے حقوق اور ذمہ داریاں واجب ہوتی ہیں۔اور اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے اس اہلیت کی بنا ذمہ داری پر مبنی ہوگی اور ذمہ لغت میں عہد ہے۔

ذمہ کی تعریف: وہ شرعی وصف جس کا انسان اہل ہو اور وہ اس پر ضروری ہو۔

اہلیت اداء: انسان کی وہ صلاحیت جس کی بناء پر اس سے احکام کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے اور اس کے اقوال اور افعال کا شرعا اعتبار ہو۔

اہلیت کے عوارض:



عوارض سماویہ: ایسے امور جو انسان کے اختیار کے بغیر لاحق ہوں اور شارع کی طرف سے انھیں عوارض تسلیم کیا گیا ہو اور یہ من جانب اللہ ہوں جیسے جنون، فتور، عقل، بیماری اور





موت وغیرہ۔عوارض سماویہ چھ ہیں۔

ا۔جنون (دیوانگی): علماء اصول کے نزدیک جنون یہ ہے کہ یہ عقل کا ایسا فتور ہے جو افعال واقوال کو اس طرح سرزد ہونے سے روکے جس طرح وہ ہوش وحواس کی حالت میں سرزد ہوا ہوتے ہیں سوائے نادر موقعوں کے، یہ بعض اوقات بچپن سے ہوتا ہے جسے جنون اصلی کہتے ہیں اور بعض اوقات بلوغت کے بعد ظاہر ہوتا ہے اسے جنون عارضی کہتے ہیں۔

۲۔العتہ (فتور عقل): اس سے مراد عقل میں ایسا خلل یا فتور ہے جس سے آدمی کی فہم وسوجھ بوجھ میں کمی واقع ہوجاتی ہے بات گڈمڈ ہوجاتی ہے اورادراک واحساس اور اچھے برے کی تمیز جاتی رہتی ہے۔

۳۔النسیان (بھول): نسیان ایک ایسا عارضہ ہے کہ جب یہ انسان کو لاحق ہوتا ہے تو وہ اپنا فرض یاد نہیں رکھتا اس صورت میں اہلیت ختم نہیں ہوگی اور نہ ہی حقوق العباد سے اس کو معذور سمجھا جائے گا۔

مثلاً اگر وہ بھول کر کسی کا مال تباہ کردے تو اس پر جرمانہ وہرجانہ ہوگا البتہ حقوق اللہ میں نسیان کو عذر سمجھا گیا ہے۔جیسا کہ حدیث ہے میری امت سے بھول چوک معاف کر دی گئی ہے۔

۴۔النوم والاغماء (نینداور بے ہوشی): یہ دونوں ہی اہلیت ادا کے منافی ہیں جب تک انسان سویا ہو یا اس پر غشی طاری ہو اس وقت تک اس میں تمیز نہیں رہتی ایسی حالت میں وہ کسی چیز کا مکلف نہیں حتی کہ بیدار ہو یا ہوش میں آجائے یہ مرفوع القلم انسان ہے۔

۵۔المرض (بیماری): مرض سے مراد یہاں غشی اورجنون کے علاوہ دیگر امراض ہیں مرض اہلیت وجوب اور اہلیت ادا دونوں کے منافی نہیں مریض میں دونوں قسم کی اہلیتیں مکمل طور پر موجود ہوتی ہیں اس لیے حالت مرض میں اس کے دوسروں پر حقوق اور اس پر

دوسروں کے حقوق ثابت ہوتے ہیں۔

مریض کے نکاح کے متعلق جمہور کا مسلک یہ ہے کہ مرض الموت میں مریض کا نکاح صحیح ہے کیونکہ وہ اس کی اہلیت رکھتا ہے اور اس کے بعد زوجین کے درمیان توارث بھی واضح ہوگا۔

اور مریض کی طلاق بھی قبول ہوگی اگر مریض نے اپنی مدخولہ بیوی کو بغیر اس کی رضامندی کے مرض الموت میں طلاق بائنہ دے دی تو فقہاء کے نزدیک یہ طلاق واقع ہو جائے گی البتہ میراث میں اختلاف ہے۔

۶۔الموت (موت): عوارض سماویہ میں سب سے آخر میں عارض موت ہے موت کی صورت میں انسان مکمل طور پر عاجز ہو جاتا ہے اس وقت اہلیت ادا اس سے ساقط ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے تمام شرعی تکالیف بھی ساقط ہو جاتی ہیں۔

عوارض اکتسابیہ: ایسے امور جن کے کسب واختیار میں انسان کو دخل ہو ان میں بعض ایسے ہیں جن کا تعلق انسان کی ذات سے ہے مثلاً جہالت، نشہ، ہنسی مذاق اور بعض ایسے ہیں جن کا تعلق غیر سے ہے مثلاً جبر واکراہ یہ کل چھ ہیں۔

(ا) جہل (ناواقفیت): جہالت اہلیت کے منافی تو نہیں ہے لیکن بعض حالات میں یہ عذر بن سکتی ہے اس کا تعلق دار الاسلام سے ہوگا یا دار الحرب سے جہالت دار الاسلام میں تو عذر نہیں بن سکتی کیونکہ وہاں کے ہر رہنے والے پر بلا رکاوٹ حصول علم ضروری ہے جیسا کہ دار الحرب میں یہ سہولت نہ ہونے کی وجہ سے عذر بن سکتی ہے۔

۲۔خطاء (غلطی): انسان سے کسی ایسے قول وفعل کا صادر ہو جانا جو اس کے ارادہ کے خلاف ہو لیکن خطاء اہلیت وجوب اور اہلیت ادا کے منافی نہیں کیونکہ باوجود خطاء کے اس میں تمیز اور عقل موجود ہے۔

۳۔ہزل (مذاق): ایک چیز کو جس مقصد کے لیے وضع کیا گیا ہے اس سے وہ مراد نہ لی





جائے اس لیے جب کلام سے اس کے عقلی موضوع کے خلاف اور جب تعرف قولی سے اس کے شرعی موضوع کے خلاف مراد لی جائے یعنی ان کے حکم سے کوئی فائدہ نہ پہنچے تو اس کو ہزل کہتے ہیں۔

ہزل (مذاق) نہ اہلیت وجوب کے منافی ہے اور نہ اہلیت ادا کے لیکن یہ ہزل کرنے والے کی نیت سے بعض احکام پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۴۔سفاھت (ناسمجھی، کم عقلی، خلاف عقل فعل): لغت میں سفاھت کے معنی ہلکے پن کے ہیں فقہاء کے نزدیک سفاہت مال میں اس تصرف کو کہتے ہیں جو عقل کے ہوتے ہوئے شرع و عقل کے تقاضوں کے خلاف ہو۔

۵۔السکر (نشہ): شراب اور اس کے متعلقہ چیزوں کے استعمال سے عقل کے زائل کو سکر (نشہ) کہتے ہیں نشہ عقل اور تمیز کو ختم کر دیتا ہے ایسی حالت میں عبادات ممنوع ہیں فقہاء نے اس کی دو قسمیں کی ہیں۔

(۱) نشہ بطریق مباح (ایسے طریقہ سے نشہ جس کی اجازت ہو مثلاً ادویات وغیرہ، ایسی صورت میں حکم غشی والا ہوگا اور ایسی بناء پر احکام اور فیصلے جاری ہوں گے)

(۲) نشہ بطریق ممنوع (ایسے طریقہ سے نشہ جس کی ممانعت ہو ایسے آدمی کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے اور اس کے تصرفات کے حکم میں بھی اختلاف ہے۔)

۶۔اکراہ (مجبور کرنا): کسی دوسرے شخص کو ڈرا دھمکا کر ایسے کام پر آمادہ کرنا جس کو وہ نہ کرنا چاہتا ہو اور آمادہ کرنے والا جس چیز کی دھمکی دے رہا ہے یا ڈرا رہا ہے اس کو کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور دوسرا شخص اس سے خوف زدہ ہو جائے۔

اکراہ اضطراری (اکراہ ملجی): جس میں قتل نفس یا تلف عضو کی دھمکی ہو یا کسی اہم چیز

کے تلف کرنے کی دھمکی ہو تو اسے اکراہ ملجی کہتے ہیں اس میں فاعل ان چیزوں کے ڈر سے کام کرنے پر مجبور ہوگا اور اس کا اختیار فاسد اور ختم ہو جائے گا۔

اکراہ غیر اضطراری (اکراہ غیر ملجی): جس میں قتل نفس یا تکلف عضو کی دھمکی تو نہیں مگر ضرب اور حبس کی تہدید ہے تو ایسی صورت میں اس کی مرضی تو معدوم ہو جائے گی مگر اختیار فاسد نہیں ہوگا کیونکہ اتنی تکلیف پر انسان کو صبر کرنا چاہیے اور خلاف شرع کام کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔

القرآن

لغۃً: لفظ قرآن قَرَأَ یَقْرَأُ سے مصدر ہے جیسا کہ رُجْحَان و غُفْرَان ہے اور پھر اس کو قرآن مجید بطور علم کتاب استعمال کیا گیا ہے کیونکہ یہ مَقْرُوْءٌ ہے نیز اکثر اہل علم نے اسے غیر مشتق مانا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

اصطلاحا:

(۱) اَلْقُرْآنُ وَهُوَ كَلَامُ اللّٰهِ الْمُنَزَّلُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ الْمَتْلُوُّ الْمُتَوَاتِرُ.

''قرآن اللہ تعالیٰ کا وہ نازل کیا ہوا کلام ہے جو نازل کیا گیا ہے آخر الزمان پر، جس کی تلاوت کی جاتی ہے، متواتر ہے۔''

(۲) قرآن مجید وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی جو مصحفوں میں لکھی ہوئی ہے اور جو ہم تک بغیر کسی شک وشبہ کے تواتر کے ساتھ نقل در نقل ہو کر پہنچی ہے۔

خواص قرآن:

(۱) یہ اللہ کا کلام ہے جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا اس میں دوسری آسمانی کتب شامل نہیں۔

(۲) قرآن الفاظ و معنی دونوں کے مجموعہ کا نام ہے۔

(۳) یہ تواتر کے ساتھ نقل در نقل ہو کر ہم تک پہنچا ہے۔

(۴) قرآن مجید کسی بھی زیادتی و کمی سے محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے۔

(۵) قرآن مجید معجزہ ہے یعنی دنیا کے سارے انسان قرآن جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز ہیں۔

اعجاز قرآن:

(۱) قرآن مجید فصاحت و بلاغت میں اکمل اور اتم ہے۔

(۲) مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی خبر دینا اور اس کا بعینہ رونما ہونا

(۳) سابقہ امتوں کے قصص جن کو قومیں بالکل بھول چکی تھیں۔

(۴) جدید سائنس کے آج کے انکشافات کو قرآن نے صدیوں پہلے بیان کر دیا جن کے حقائق آج سامنے آرہے ہیں۔

نیز قرآن مجید علوم و فنون اور زندگی کے احکام کا مکمل پیرہ ہے تفصیل کے لیے مطول کتب کی طرف رجوع کریں۔

سنت

لغۃ: سنت ایسے معروف طریقہ یا راستہ کو کہتے ہیں جس پر لوگ چلنے والے عادی ہوں اور مداومت اور پابندی کے ساتھ اس پر چلتے ہوں۔

فقہاء کی اصطلاح میں: وہ نفلی عبادات جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہوں بعض اوقات یہ سنت کا لفظ بدعت کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے۔

اصولیین کی اصطلاح میں: قرآن کے علاوہ جو نبی کریم ﷺ سے صادر ہو خواہ آپ کا فعل

یا قول یا تقریر ہو اور یہ لفظ سنت، حدیث کے مترادف بھی بولا جاتا ہے۔

سنت قولی: اس سے مراد نبی کریم ﷺ کے اقوال ہیں۔

سنت فعلی: وہ افعال (کام) جو نبی کریم ﷺ نے خود کیے ہیں۔

سنت تقریری: نبی ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا گیا یا کوئی بات کہی گئی اور آپ ﷺ اس پر خاموش رہے یہ سنت تقریری ہے۔

سنت کی اقسام: سنت کی اقسام متواتر، متواتر لفظی، متواتر معنوی، آحاد، مشہور، عزیز، غریب ان تمام کی تعریفات علم اصول حدیث کی اصطلاحات میں گزر چکی ہیں۔

اجماع

لغۃً: اجماع عزم اور کسی چیز کے بارے پختہ ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

اصطلاحاً: اجماع سے مراد نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی خاص دور میں امت اسلامیہ کے تمام مجتہدین کا کتاب وسنت سے مستنبط کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا ہے اجماع ہے۔

اجماع امت: نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد کسی خاص دور میں پوری امت اسلامیہ کا کسی خاص شرعی حکم پر متفق ہو جانا۔

مجتہد: مجتہدین سے مراد اہل حل وعقد یا اہل رائے واجتہاد یا علماء امت ہیں امور شرعیہ کو نہ جاننے والا مجتہد نہیں ہو سکتا نیز جسے ادلہ تفصیلیہ سے احکام شرعیہ کے استنباط کا ملکہ حاصل ہو اسے فقیہ بھی کہتے ہیں اور مجتہد بھی۔

اجماع صریح: وہ تمام علماء جن کا اجتہاد معتبر ہے کسی مسئلہ پر اس طرح متفق ہوں کہ ان میں سے ہر ایک اپنے قول یا فعل کے ذریعہ اپنی رائے کا اظہار کرے۔

اجماع سکوتی: اس سے مراد ہے کہ ایک یا چند اہل اجتہاد علماء کسی مسئلہ میں شرعی حکم بیان کریں اس کی ان کے زمانہ میں شہرت ہو جائے پھر بھی دوسرے اہل اجتہاد علماء اس

پر کوئی اعتراض نہ کریں۔

قیاس

لغۃً: قیاس کے معنی ناپنا اور اندازہ کرنا، کسی چیز کو کسی چیز کے برابر ٹھہرانا وغیرہ کے ہیں۔

اصطلاحاً: ایسے واقعہ کو جس کے بارے میں قرآن یا سنت (نص) میں کوئی حکم موجود نہ ہو کسی دوسرے واقعہ کے ساتھ جس کے بارے میں قرآن یا سنت (نص) میں حکم موجود ہو دونوں واقعوں کے حکم کی علت یکساں ہونے کے سبب ملانے کو قیاس کہتے ہیں۔

مثال: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ﴾[بنی اسرائیل:۲۳]

”پس ان دونوں کو اف تک نہ کہو۔“

ماں باپ کو مارنا بھی حرام ہے اس سے قیاس کیا گیا ہے۔

ارکان قیاس:

۱۔اصل ۲۔فرع ۳۔علت

اصل: اصل کو مقیس علیہ کہتے ہیں کسی مسئلہ کے بارے میں کوئی حکم جس نص سے ثابت ہو اس نص کو اصل کہتے ہیں۔

فرع: فرع کو مقیس کہتے ہیں یہ وہ مسئلہ یا واقعہ ہے جس کے بارہ میں نص سے کوئی حکم ثابت نہیں ہے قیاس کے طریقہ کار پر عمل کر کے اصل میں موجود حکم کا اس پر اطلاق کیا جاتا ہے۔

علت: یہ وہ وصف ہے جو اصل میں موجود ہو اور اسی کی وجہ سے اس میں حکم لگایا گیا ہو یہی وصف اور غرض اگر فرع میں پایا جائے تو اسے اصل کے مساوی سمجھا جائے گا اس پر بھی اسی حکم کا اطلاق ہو گا جو اصل میں موجود ہے۔

قیاس اولیٰ: فرع کی علت اصل میں پائی جانے والی علت سے زیادہ قوی ہو۔

قیاس کو دلالۃ النص، فحوی الخطاب، مفہوم الموافق اور قیاس جلی بھی کہتے ہیں۔

قیاس مساوی: حکم کی جو علت اصل میں موجود ہے، بالکل اسی طرح کی اور اسی قدر علت فرع میں بھی موجود ہے۔

قیاس ادنیٰ: فرع میں جو علت پائی جاتی ہے وہ اصل میں پائی جانے والی علت سے باعتبار وضاحت منصف اور کم ہو اگرچہ اصل معنی کے اعتبار سے دونوں علتیں مساوی ہوں۔

استحسان

لغۃ: استحسان کا معنی کسی چیز کو چاہنا یا اچھا سمجھنا اگرچہ دوسروں کو وہ اچھی نہ بھی لگے۔

اصطلاحاً: (۱) استحسان یہ ہے کہ قیاس جس چیز کا تقاضا کرتا ہو اسے چھوڑ کر اس سے قوی تر قیاس پر عمل کرنے کا نام استحسان ہے۔

(۲) کسی قوی تر دلیل کی بنا پر کسی قیاس کو خاص کرنا استحسان کہلاتا ہے۔

(۳) کسی مسئلہ میں کسی خاص شرعی دلیل کی بنا پر ایک حکم کا اطلاق کرنا اور کسی جگہ اسی جیسے مسئلہ میں اس حکم کو چھوڑ دینا استحسان ہے۔

(۴) قیاس جلی کو چھوڑ کر قیاس خفی پر عمل کرنا استحسان ہے۔ (طاہر)

اقسام استحسان

(۱) استحسان بالنص: شارع نے کسی جزئیت میں خاص نص بیان کی ہے جو اس حکم کا تقاضا کرتی ہے جو حکم عام قواعد کے تقاضا کے خلاف ہے۔

(۲) استحسان بالاجماع: لغۃ کسی چیز کو بنوانے کا معاہدہ کرنا، اصطلاح میں استصناع کہتے ہیں یہ استحسان کی بنا پر جائز ہے لیکن قیاس کی رو سے یہ معاہدہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ایک معدوم چیز کا معاہدہ ہے لیکن عام قاعدہ سے استثناء جائز ہے۔

(۳) استحسان بالعرف: وہ استحسان جس کی سند عرف ہو یعنی کوئی کام عرف پسند کرتا

ہے جس کی بنا پر بطور استحسان اسے عام قاعدہ سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

(۴) استحسان بالضرورۃ: ضرورت کی بناء پر استحسان جیسے کنویں میں نجاست گرے تو اسے نکالنے کے لیے کچھ مقدار ضرورت کے لیے مقرر کرنا استحسان بالضرورۃ ہے۔

(۵) استحسان بالمصلحۃ: مصلحت کی بناء پر استحسان

(۶) استحسان بالقیاس الخفی: قیاس خفی کی بناء پر استحسان

مصالح

مصلحت کا معنی نفع دینا اور خرابی ونقصان کو دور کرنا ہے۔

(۱) مصالح معتبرہ: وہ مصالح جن کا شارع نے اعتبار کیا ہے اور انھیں معتبر بناتے ہوئے بطور شرع نافذ کیا ہے مثلاً دین، نقل کی حفاظت۔

(۲) مصالح ملغاۃ: اس سے مراد باطل مصلحتیں ہیں یعنی ایسی مصالح جنھیں شریعت نے نہ تو شرعی احکام شمار کیا ہے اور نہ ہی ان کا اعتبار کیا ہے۔

(۳) مصالح مرسلہ: ایسی مصالح جن کے بارے میں کوئی شرعی نص موجود نہیں ہے یہ مصالح مرسلہ ہیں ان میں نفع کے پائے جانے اور نقصان کو دور کرنے کی مصلحت کو سامنے رکھا جاتا ہے۔

سد ذرائع

لغۃً: ذرائع ذریعہ کی جمع ہے جس کا معنی ہے وسیلہ، واسطہ، کسی چیز تک پہنچنے کا راستہ خواہ وہ قولی ہو یا فعلی ہو خواہ اچھی چیز ہو یا بری۔

اصطلاحاً: اصطلاح میں ذرائع سے مراد ایسے وسائل جو انسان کو مفاسد کی طرف لے جاتے ہیں جب یوں کہا جائے کہ یہ چیز ''سد الذرائع'' کے باب سے تعلق رکھتی ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ اس میں ان وسائل سے روکا گیا ہے جو مفاسد کی طرف لے جاتے ہیں۔

عرف

عرف سے مراد وہ قول یا فعل ہے جو کسی ایک معاشرہ کے یا تمام معاشروں کے تمام لوگوں میں رواج پا جائے اور وہ اس کے مطابق چل رہے ہوں اس کے اور عادت کے درمیان فرق یہ ہے کہ عادت کسی ایک شخص کی ہوتی ہے جس میں کبھی دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے بعض کے نزدیک یہ دونوں ایک ہی معنی میں ہیں۔

۱۔عرف قولی: جو الفاظ عام لوگوں کے جانے پہچانے ہوں مثلاً گوشت سے مراد مچھلی کے علاوہ باقی گوشت ہے۔

۲۔عرف عملی: جیسے عام لوگوں کے اعمال ہیں جیسے مہمان کے سامنے کھانا کھانے کی اجازت ہے۔

۳۔عرف خاص: مثلاً سودا طے ہونے کے بعد فروخت کرنے والے کو خریدار کو کچھ مزید دینا اہل عراق کی اصطلاح میں اسے برقال کہتے ہیں۔ پنجابی میں اسے چونگا کہتے ہیں۔

۴۔عرف عام: مثلاً طلاق کا لفظ میاں بیوی کے درمیان رابطے کے ازالہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۵۔عرف صحیح: جو نص شرعی کے خلاف نہ ہو اور خرابی کا باعث نہ بنے مثلاً منگنی کے وقت منگیتر کو کپڑے وغیرہ دینا۔

۶۔عرف فاسد: جو شرع کے مخالف ہو اور اس میں نقصان کا اندیشہ بھی ہو مثلاً سود پر قرض دینا۔

قول صحابی:

صحابی اسے کہتے ہیں جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہو آپ پر ایمان لایا ہو اور اتنی دیر





تک آپ کے ساتھ رہا ہو جس پر عرف عام میں صحابی (ساتھی) کا کلمہ بولا جا سکتا ہے اور اس کا خاتمہ بالایمان ہوا ہو۔

ایسے شخص کی بات کو قول صحابی کہتے ہیں۔

نیز قول صحابی کو ماخذ اور حجت ماننے میں اختلاف کثیر ہے راجح بات یہی ہے کہ صحابی کا قول لازمی اور حتمی نہیں لیکن کتاب وسنت اور اجماع میں مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں فرمان صحابی کی طرف مائل ہوا جائے تو دیگر اقوال کی طرف رجوع کرنے سے بہتر ہے۔

ہم سے ماقبل کی شریعتیں

اس سے مراد ہم سے پہلی امتوں کے لیے مشروع احکام ہیں یہ اصولیین نے ماخذ و مصدر شریعت میں شامل کیا ہے مگر اس میں تین صورتیں ہیں۔

۱۔ جن احکام کی کتاب وسنت نے تصدیق کی ہے ہم انھیں مانیں گے۔

۲۔ جن احکام کی کتاب وسنت نے تکذیب کی ہے ہم انھیں چھوڑ دیں گے۔

۳۔ جن پر شریعت نے سکوت کیا ہم بھی اس میں توقف کریں گے۔

استصحاب

لغۃً: لغت میں استصحاب کا معنی مصاحبت اور اس کے استمرار کا مطالبہ کرنا ہے۔

اصطلاحاً: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی حکم جیسا تھا اسے ویسا ہی سمجھا جائے تا آنکہ اس میں تبدیلی کی دلیل مل جائے چنانچہ اگر کوئی چیز حلال ہے تو وہ حلال رہے حتی کہ اس کے حرام ہونے کی دلیل مل جائے یا کوئی مباح ہے تو مباح رہے حتی کہ اس کے حرام ہونے کی دلیل مل جائے وغیرہ۔

اس کے متعلق دو باتیں یاد رکھیں:

۱۔ استصحاب برأت اصلیہ: کہ جن نفع بخش اشیاء سے متعلق شریعت میں کوئی متعین

حکم نہ آیا ہو وہ مباح ہیں۔

۲۔ایسا وصف جو حکم شرعی کو ثابت کر دے جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

نیز ہر چیز اصل میں مباح اور اباحت پر مبنی ہے حتیٰ کہ کوئی اس کے برعکس دلیل وارد ہو جائے۔

خاص

لغۃً: منفرد ہونا، اکیلا ہونا، تنہا ہونا وغیرہ۔

اصطلاحاً: ہر وہ لفظ جو انفرادی اعتبار سے صرف ایک معنیٰ کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

مثال:

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾[البقرة:٢٢٨]

''طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین قروء رو کے رکھیں۔'' لفظ ثلاثہ خاص ہے قروء سے مراد احناف کے ہاں حیض اور شوافع کے نزدیک طہر ہے۔

تخصیص فرد (خاص شخصی): اسماء واعلام، جیسے زید، محمد وغیرہ

تخصیص نوع (خاص نوعی): جیسے مرد، عورت، گھوڑا وغیرہ

تخصیص جنس (خاص جنسی): جیسے انسان، پرندے، درندے وغیرہ

حکم: اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

مطلق

مطلق وہ لفظ ہے جو ایسی چیز کو بتائے جو اپنی جنس میں عام ہو دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ مطلق وہ ہے جو ایک فرد یا کئی غیر معین افراد کو بغیر کسی لفظی قید کے بتائے جیسے رجل سے رجال۔

حکم: یہ غیر مشروط طور پر اور بلا کسی قید کے اپنے اطلاق میں جاری ہوتا ہے اس لیے کسی

قید کے ساتھ اس کو قید کرنا صرف اس وقت جائز ہے جب کوئی قرینہ پایا جائے اپنے معنی پر اس کی دلالت قطعی ہوتی ہے اس میں کسی طرح کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی اور اس کے مدلول کے لیے اس کا حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ یہ خاص کی اقسام سے ہے اور خاص کا یہی حکم ہے۔

مثال:

﴿وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا﴾ [المجادلة:٣]

"اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر وہ اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو ان کے ذمہ اس سے پہلے کہ وہ آپس میں (میاں بیوی) ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ایک غلام آزاد کرنا ہے۔"

مقیّد

وہ لفظ ہے جو فرد یا غیر معینہ افراد پر اس طرح دلالت کرے کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی قید بھی لگائی گئی ہو مثلاً رجل عراقی وغیرہ۔

حکم: مقید پر عمل کرنا ضروری ہے اور بغیر دلیل کے اسے ترک کرنا صحیح نہیں۔

مثال:

(۱) ﴿وَرَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ﴾

"اور تمھاری سوتیلی بیٹیاں بھی جو عام طور سے تمھاری پرورش میں ہیں تم پر حرام کی گئی ہیں بشرطیکہ ان کی ماں کے ساتھ ہم بستری کر چکے ہو۔" [النسا:٢٣]

(۲) اللہ تعالیٰ نے قتل خطا کے کفارہ میں فرمایا:

﴿فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ [النسا:٩٢]

یہاں رقبة مطلق نہیں بلکہ رقبة مومنة ہے۔

امر

امر ایسا لفظ ہے جو کسی فعل کے کرنے کے مطالبہ کے لیے وضع کیا گیا ہو اور اس مطالبہ میں برتری پائی جاتی ہو۔

فعل کے مطالبہ کا اظہار کئی طریقوں سے ہوتا ہے۔

مثلاً: (ا) امر کے صیغہ کے ساتھ جیسے

﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ ﴾ [بنی اسرائیل:۷۸]

"نماز قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔"

۲۔ مضارع میں لام امر والے صیغہ کے ساتھ جیسے

﴿ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾ [البقرة:۱۸۵]

"جو شخص تم میں سے اس (رمضان) کے مہینے میں موجود ہو وہ روزے رکھے۔"

۳۔ وہ جملہ خبریہ جس سے مقصود امر اور طلب ہو صرف خبر دینا نہ ہو جیسے:

﴿ وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ﴾ [البقرة:۲۳۳]

"اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ حکم اس کے لیے ہے جو رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہیے۔"

امر کے معانی

امر کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ وجوب:

﴿ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ [البقرة: ۴۳]

"نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔"

۲۔ استحباب:



﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾[النور:۳۳]

’’اگر تم ان میں بہتری دیکھو تو ان کو مکاتب بناؤ۔‘‘

۳۔اباحت:

﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾[المائدة:۲]

’’اور جب تم حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو تو) تم شکار کر سکتے ہو۔‘‘

۴۔تہدید (دھمکانا):

﴿اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ﴾[حم السجده:۴۰]

’’تم جو چاہو کیے جاؤ۔‘‘

۵۔ارشاد (ہدایت یا راہنمائی کرنا):

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ﴾
[البقرة:۲۸۲]

’’اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت کے لیے قرض کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔‘‘

۶۔تادیب (ادب سکھانا):

رسول اللہ ﷺ کا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو فرمانا:

يَا بُنَيَّ، وَسَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

الترمذی، الأطعمة(1857)

’’اے بیٹے! بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔‘‘

۷۔تعجیز (عاجز کرنا):

﴿فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ﴾[البقرة:۲۳]

’’تم اس (قرآن) جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔‘‘





۸۔دعا (پکار، التجاء):

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ﴾ [نوح:۲۸]

''اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے۔''

۹۔امتنان (احسان جتانا):

﴿وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ﴾ [المائدة:۸۸]

''کھاؤ جو اللہ نے تمھیں رزق دیا ہے۔''

۱۰۔اکرام (تعظیم واحترام):

﴿اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ﴾ [الحجر:٤٦]

''سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔''

۱۱۔تسخیر (اہانت وتذلیل):

﴿كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ﴾ [البقرة:٦٥]

''بندر بن جاؤ اور اس حال میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے۔''

۱۲۔اہانت (ذلت ورسوائی):

﴿ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ﴾ [الدخان:٤٩]

'''' اس عذاب کو چکھو کیونکہ تو بڑا ذی عزت اور ذی مرتبت ہے۔''

۱۳۔تسویہ (برابر کرنا):

﴿فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا﴾ [طور:١٦]

''پس تم صبر کرو یا نہ کرو۔''

۱۴۔حقارت:

﴿اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ﴾ [یونس:۸۰]

''جو کچھ تمھیں ڈالنا ہے وہ ڈالو۔''



۱۵۔تکوین:

﴿كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ [البقرة:١١٧]

"ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے۔"

۱۶۔ امر بمعنی خبر:

((فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) [بخاری]

"جو چاہتا ہے کر۔"

۱۷۔ خبر بمعنی امر:

﴿وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ [البقرة:٢٣٣]

"اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ حکم اس کے لیے ہے جو رضاعت کی مدت پوری کرنی چاہیے۔"

امر کس معنی میں ہے اس کا انتخاب قرینہ قیاس سے ہی لگایا جائے گا آیا یہ وجوب کے معنی میں ہے یا کسی اور معنی میں۔

مامور بہ: مکلف کو امر کے صیغہ کے ساتھ جس فعل کا حکم دیا جائے اسے مامور بہ کہتے ہیں۔

حسن بنفسہ : حسن بنفسہ وہ ہوتا ہے جس میں حسن ذات کے اعتبار سے پایا جاتا ہے غیر کی وجہ سے نہیں۔

مثال: اللہ پر ایمان لانا، منعم کا شکر ادا کرنا، سچ بولنا، عدل کرنا وغیرہ

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ جب بندے پر اس کی ادائیگی واجب ہو جائے تو یہ ادائیگی کے بغیر ساقط نہیں ہوتا لیکن یہ اس صورت میں ہے جب وہ سقوط کا احتمال نہ رکھتا ہو۔

حسن لغیرہ : وہ ہوتا ہے جس کا حسن غیر کی وجہ سے ہو۔

مثال: نماز جمعہ کے لیے سعی، نماز کے لیے وضو کرنا۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ جب وہ واسطہ ساقط ہو جائے جس کی وجہ سے اس میں حسن آیا ہے تو مامور بہ بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

اداء:

عین واجب کو اس کے مستحق کے حوالے کرنا، ادا کہلاتا ہے۔

اداء کامل: ادا کامل وہ ہے کہ مامور بہ کو بعینہ تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے۔

مثال: نماز کو وقت میں باجماعت ادا کرنا، باوضو طواف کرنا، بیع صحیح سلامت مشتری کے حوالے کرنا۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ جب اس انداز میں ادائیگی ہو جائے گی تو ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے۔

اداء قاصر: عین واجب کو مستحق کے حوالے اس صورت میں کرنا کہ اس کی صفت میں نقصان ہو۔

مثال: تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھنا، بغیر وضو کے طواف کرنا اور بیع کو اس صورت میں لوٹانا کہ اس پر قرض ہو یا اس نے کوئی جرم کیا ہو۔

حکم: اداء قاصر کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کی مثل کے ساتھ جبر نقصان ہو سکتا ہے تو نقصان پورا کیا جائے گا ورنہ نقصان کا حکم ساقط ہو جائے گا البتہ گناہ باقی رہے گا یہی وجہ ہے کہ جب نماز میں تعدیل ارکان کو چھوڑ دیا تو اس کا ازالہ مثل کے ساتھ ممکن نہیں ہے کیونکہ بندے کے پاس اس کی مثل عقلاً اور شرعاً نہیں ہے لہٰذا یہ ساقط ہو جائے گا۔

قضاء:

مثل واجب کو اس کے مستحق کے حوالے کرنا قضاء ہے۔

قضائے کامل: ایسی چیز کا مستحق کو سونپنا ہے جو صورۃ اور معنیً واجب کی مثل ہو۔

مثال: کسی آدمی نے گندم کا ایک قفیز غصب کیا پھر اسے ہلاک کر دیا تو ایک قفیز گندم کا

ضامن ہوگا اور جو کچھ اس نے مالک کے سپرد کیا ہے یہ اس غصب شدہ کی مثل ہے صورت کے اعتبار سے بھی اور معنی کے اعتبار سے بھی تمام مثلی میں یہی حکم ہے مثلی چیزوں سے مراد کیلی اور وزنی چیزیں ہیں اور اگر عددی چیزیں ہوں لیکن وہ آپس میں تقریبا برابر ہوں تو ان کا بھی یہی حکم ہے۔

قضائے قاصر: قضائے قاصر وہ ہے جو واجب کی صورت کے اعتبار سے مثل نہ ہو لیکن معنی کے اعتبار سے اس کی مثل ہو مثلاً ایک آدمی نے بکری غصب کی پھر وہ ہلاک ہوئی تو قیمت کا ضامن ہوگا اور یہ قیمت معنی کے اعتبار سے بکری کی مثل ہے صورت کے اعتبار سے نہیں لہٰذا یہ قضاء قاصر ہے۔

نہی

لغۃ: لغت میں نہی کا معنی روکنا، منع کرنا ہے۔

اصطلاحا: اپنے سے چھوٹے کو کسی کام کے چھوڑنے کے لیے کہنا یا بلند مرتبہ ہونے کی بنیاد پر دوسرے کو کہنا کہ فلاں کام نہ کر۔

نہی پر دلالت کرنے والے الفاظ:

ا۔: لا تفعل وغیرہ کے ساتھ

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ [الاسراء: ۳۲]

''زنا کے قریب مت جاؤ۔''

۲: صیغہ جو حلال و جائز چیز کی نفی کر دے۔

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾

[البقرۃ: ۲۳۰]

''پھر اگر دو طلاقوں کے بعد شوہر اس عورت کو تیسری طلاق بھی دے دے تو وہ عورت اس شخص کے لیے حلال نہ ہوگی تاوقتیکہ وہ اس شخص کے سوا کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے۔''





۳: لفظ نفی کے ساتھ

﴿وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ﴾ [النحل: ۹۰]

''اور وہ بے حیائی، نامعقول کاموں اور تعدی وسرکشی سے منع کرتا ہے۔''

۴: لفظ حرمت کے ساتھ

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ﴾ [النساء: ۲۳]

''تم پر تمھاری مائیں اور تمھاری بیٹیاں حرام کی گئی ہیں۔''

۵: کبھی نہی امر کے معنی میں استعمال ہوتی ہے اور وہ نہی پر ہی دلالت ہوتی ہے۔

﴿وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ﴾ [الأنعام: ۱۲۰]

''اور تم کھلا گناہ بھی ترک کرو اور چھپا گناہ بھی۔''

نہی کئی معنوں میں مستعمل ہے:۔

(۱) حرمت	(۲) کراہت	(۳) دعاء	(۴) مایوسی
(۵) ارشاد	(۶) تحقیر	(۷) تسویہ	(۸) بیان عاقبت

نہی کی اقسام:

ا۔ افعال حسیہ سے نہی:

جیسے زنا کاری، شراب نوشی، جھوٹ اور ظلم وغیرہ

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ منہی عنہ اس چیز کا عین ہوتی ہے جس پر نہی وارد ہوئی ہے لہٰذا منہی عنہ ذاتی طور پر قبیح ہوگی اور وہ باطل جائز نہیں ہوگی مثلاً شراب نوشی میں قباحت ذاتی طور پر پائی جاتی ہے۔

۲۔ شرعی تصرفات سے نہی: جیسا کہ عید کے دن روزہ رکھنے، مکروہ وقتوں میں نماز پڑھنے اور دو درہموں کے بدلے ایک درہم کی بیع سے منع کرنا۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ منہی عنہ اس میں اس چیز کا غیر ہوتی ہے جس کی طرف نہی کی





اضافت کی گئی ہے لہٰذا منہی عنہ میں ذاتی طور پر حسن پایا جاتا ہے اور غیر کی وجہ سے وہ قبیح ہوتی ہے۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والا غیر کی وجہ سے حرام کا مرتکب ہوتا ہے اس کی ذات کی وجہ سے نہیں مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے یہاں حقیقت میں منہی عنہ روزہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی سے منہ پھیرنا ہے لہٰذا اس کی وجہ سے عید کے روزے میں قباحت آئی ہے روزہ اپنی ذات میں قبیح نہیں ہے۔

عام

لغۃً: عام لغت میں اس چیز یا فرد کو کہتے ہیں جو اسی قسم کی متعدد چیزوں یا افراد پر مشتمل ہو۔

اصطلاحاً: (۱) عام ایسا لفظ ہے جو اپنی وضع واحد سے ایک بار تعداد معین کیے بغیر اس کے مناسب ان تمام چیزوں یا تعداد کو بتلائے جن پر وہ مشتمل ہے۔

(۲) عام وہ لفظ ہے جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معنیً شامل ہو۔

لفظی عام کی مثال: مسلمون اور مشرکون

معنوی عام کی مثال: 'من' اور 'ما'

عموم کے الفاظ:

۱۔ لفظ کل اور جمیع

۲۔ وہ جمع جو الف لام استغراقی یا اضافت کے ساتھ معرفہ ہو۔

۳۔ وہ مفرد لفظ جو الف لام استغراقی کے ساتھ معرفہ ہو جیسے ﴿إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢﴾ مگر جو مفرد الف لام جنسی یا عہدی کے ساتھ معرفہ ہوگا وہ عام پر دلالت نہیں کرے گا۔

۴۔ وہ مفرد جو اضافت کی وجہ سے معرفہ بنے۔

۵۔ اسماء موصولہ





۶۔اسماء شرط بمعنی من، ما۔

۷۔اسماء استفہام

۸۔وہ نکرہ جو نفی یا نہی کے بعد آئے وغیرہ

عام کی اقسام:

ا۔عام مخصوص البعض: یعنی جس کے بعض کو خاص کیا گیا ہو۔

مثال:

اقتلوا بنی حمزة إلا بعضهم

''بنو حمزہ کو مار ڈالو لیکن ان میں سے بعض کو چھوڑ دو۔''

﴿الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾[البقرة:۲۷۵]

''اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔''

حکم: جب عام کے بعض افراد کو مخصوص کر دیا جائے تو باقی میں تخصیص کا احتمال بھی ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

عام غیر مخصوص البعض: یعنی جس سے کسی فرد کو مخصوص نہیں کیا گیا ہو بلکہ وہ اپنے عموم پر ہی ہو۔

مثال:

(۱) ﴿وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ﴾ [المائدہ:۳۸]

''اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت اُن کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ اُن کے فعلوں کی سزا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرت ہے۔''

اس میں کلمہ 'ما' عام ہے۔

(۲) ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ﴾[المزمل:۲۰]



''قرآن میں سے جس قدر آسانی سے پڑھ سکو نماز میں پڑھ لیا کرو۔''

اس میں بھی کلمہ 'ما' عام ہے۔

حکم: یہ عام لزوم عمل کے اعتبار سے خاص کی طرح ہوتا ہے۔

مشترك

مشترک وہ لفظ ہے جو ایسے دو یا دو سے زائد معنوں کے لیے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں۔

مثال: (۱) 'جاریة' لونڈی اور کشتی میں مشترک ہے۔

(۲) 'مشتری' عقد بیع کو قبول کرنے والا اور آسمان کے ستارے کو کہتے ہیں یہ دونوں معنوں میں مشترک ہیں۔

(۳) اسی طرح 'بائن' جدائی اور بیان کے معنی میں مستعمل ہے۔

حکم: مشترک کا حکم یہ ہے کہ جب مختلف معانی میں سے کسی ایک معنی کو مراد لے لیا جائے گا تو باقی معنوں کا اعتبار ساقط ہو جائے گا۔

مؤول

جب غالب رائے کے ساتھ مشترک کے کسی معنی کو ترجیح حاصل ہو جائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں۔

مثال: (۱) لفظ عین (آنکھ، چشمہ، نقدی، سردار، جاسوس، گھٹنا) تمام معنوں میں مستعمل ہے لیکن کسی ایک کو خاص کر کے مراد لینا مؤول ہے۔

(۲) {حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ}

''ہم نے تمھیں جاریہ میں سوار کیا۔''

جاریہ لونڈی اور کشتی میں مشترک ہے کسی ایک کو خاص کرنا مؤول ہے۔

(۳) {حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا} اس میں نکاح سے مراد مباشرت ہے نہ کہ عقد نکاح۔

(۴) اور لفظ قروء سے مراد حیض لینا نہ کہ طہر وغیرہ۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل واجب ہوتا ہے اگرچہ غلطی کا احتمال باقی رہتا ہے۔

حقیقت و مجاز

جو لفظ جس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو وہ اسی میں استعمال ہو یہ حقیقت ہے۔

مجاز: جو لفظ جس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو وہ اس کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں مستعمل ہو وہ مجاز ہے۔

مثال: لفظ 'أسد' (شیر) حقیقت میں یہ جنگلی درندے شیر کے لیے وضع کیا گیا ہے اگر بہادر آدمی کے لیے بولا جائے تو یہ مجاز ہے یاد رہے کہ اگر کسی جگہ ایک معنی مراد لیا گیا ہے تو دوسرا نہیں لیا جا سکتا یعنی حقیقت اور مجاز اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

جیسے {أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَآءَ} سے جب مجازی معنی جماع مراد لے لیا گیا تو حقیقی معنی چھونا، مس کرنا، ہاتھ لگانا مراد نہیں ہوگا۔

حقیقت لغویہ: وہ لفظ جو اپنے لغوی معنی میں استعمال ہو مثلاً شمس، قمر اور نجوم وغیرہ۔

حقیقت شرعیہ: وہ لفظ جو شرعی معنی میں استعمال ہو مثلاً صلاۃ، حج، زکوۃ وغیرہ۔

حقیقت عرفیہ: وہ لفظ جو عرفی معنی میں استعمال ہو خواہ وہ عرف عام ہو یا عرف خاص ہے جیسے لفظ، سیارہ، دابہ وغیرہ۔

حقیقت متعذرہ: لفظ کے وہ معنی حقیقی ہیں جن پر بغیر تعذر اور مشقت کے عمل ممکن نہ ہو جیسے عین درخت اور عین ہانڈی کا کھانا، ظاہر ہے کہ درخت کی لکڑی اور ہانڈی کے ٹکڑے کو بغیر مشقت کے نہیں کھایا جا سکتا۔

حقیقت مہجورہ: لفظ کے وہ معنی حقیقی ہیں جس پر لوگوں نے عمل کرنا ترک کر دیا ہو اگرچہ اس پر عمل کرنا مشکل نہ ہو۔ مثلاً ایک شخص قسم کھاتا ہے کہ

''میں فلاں کے گھر قدم نہ رکھوں گا۔''

تو عرف عام میں اس کا حقیقی معنی مراد نہیں ہوتا بلکہ مجازی معنی مراد ہوتا ہے یعنی داخل ہونا گھر میں صرف ''قدم رکھنا'' بھی ناممکن یا دشوار تو نہیں لیکن اس کلام سے عادت وعرف میں مجازی معنی ہی سمجھا جاتا ہے۔

حقیقت مستعملہ: وہ حقیقت ہے جو نہ تو ناممکن و دشوار ہو، نہ اسے ترک کیا گیا ہو بلکہ وہ لوگوں کے درمیان استعمال ہوتی ہو۔ جیسا کہ اگر کسی آدمی نے قسم کھائی کہ وہ گندم نہیں کھائے گا تو اگر اس نے گندم سے بننے والی روٹی وغیرہ کھالی تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

حکم: پہلی دونوں قسموں میں بالاتفاق مجازی معنی مراد ہوں گے جبکہ حقیقی معنی کی نیت نہ کی ہو تاکہ کلام عاقل و بالغ لغو قرار نہ دیا جائے اور اگر حقیقی معنی کی نیت کی ہے تو حقیقی معنی ہی مراد ہوں گے نہ کہ مجازی معنی۔

مجاز متعارف: وہ معنی جس کی طرف لفظ بولتے ہی ذہن سبقت کرے۔

صریح

(۱) صریح وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) صریح وہ لفظ ہے جس کی مراد کسی خاص معنی میں کثرت استعمال کے سبب ظاہر ہو خواہ وہ حقیقی ہو یا مجازی۔

مثال: (۱) بِعْتُ (میں نے فروخت کیا) اور اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا) زَوَّجْتُ (میں نے شادی کی)

(۲) {وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ} ''(اہل) بستی سے پوچھ لو۔''

یہ صریح ہے اگرچہ مجاز ہے کیونکہ بستی سے مراد اہل بستی ہے۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا معنی ثابت ہو جاتا ہے چاہے صریح کلام بطور خبر ہو یا صفت ہو یا نداء کے طور پر ہو۔ اسی طرح صریح الفاظ میں نیت کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔

مثلاً اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے أَنْتِ طَالِقٌ یا طَلَّقْتُكِ یا یَا طَالِقُ تو نیت کرے یا نہ کرے طلاق ہو جائے گی اسی طرح غلام کو کہا جائے أَنْتَ حُرٌّ تو نیت کی ضرورت نہیں ہوگی وہ آزاد ہو جائے گا۔

کنایہ

(۱) کنایہ وہ لفظ ہے جس کا معنی پوشیدہ ہو۔

(۲) کنایہ وہ لفظ ہے جس کی مراد پوشیدہ ہو جب اس لفظ کو بولا جائے تو ذہن اس کی طرف فوری طور پر منتقل نہ ہو۔

مثال: مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے تو عدت گزار، تیری رسی تیرے کندھے پر ہے یا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا یہ سب الفاظ طلاق کے لیے کنایہ ہیں۔

حکم: کنایہ کا حکم یہ ہے کہ اس سے حکم اس وقت ثابت ہوتا ہے جب نیت یا حال کی دلالت پائی جائے کیونکہ ایسی دلیل کا ہونا ضروری ہے جس کے ساتھ تردد دور ہو جائے اور جن وجوہ کا احتمال ہوتا ہے ان میں سے کوئی راجح ہو جائے یہی وجہ ہے کہ طلاق کے مسئلہ میں لفظ بینونت اور تحریر کو کنایہ کہا جاتا ہے اور مراد مخفی ہوتی ہے چونکہ ان الفاظ سے نکاح ختم ہو جاتا ہے لہٰذا مرد کو رجوع کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

ظاہر

(۱) ہر اس اسم کا نام ہے جس کی مراد سامع کے لیے محض سننے سے کسی تأمل کے بغیر ہو جائے۔

(۲) ظاہر وہ لفظ ہے جس کے معنی خود بخود واضح ہوں۔

مثال:

﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [البقرۃ:۲۷۵]

''اور اللہ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔''







یہ آیت بیع کے حلال کرنے اور سود کے حرام کرنے میں ظاہر ہے۔

حکم: ظاہر کا حکم یہ ہے کہ اس کے ظاہری معنی پر اس وقت تک عمل کرنا ضروری ہے جب تک ایسی کوئی دلیل موجود نہ ہو جو ظاہری معنی سے ہٹا کر کسی دوسرے معنی کی متلاشی ہو۔

نص

(۱) نص سے مراد جس کے لیے کلام کو چلایا گیا ہو۔

(۲) نص وہ لفظ ہے جو اپنے معنی کی دلالت میں ظاہر سے زیادہ واضح ہو اور اس کا زیادہ ہونا واضح ہونا اس سبب سے ہو کہ یہ کلام اسی مقصد کے لیے وارد ہوا ہو۔

مثال:

﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [البقرة:۲۷۵]

''اور اللہ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔''

یہ آیت بیع کے حلال کرنے اور سود کے حرام کرنے کے بارے میں تو ظاہر ہے لیکن بیع اور ربا کے درمیان فرق کرنے میں نص ہے۔ کیونکہ یہاں پر آیت کے وارد ہونے کا اصل مقصد یہی ہے۔

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ [النساء:۳]

''عورتیں جو تمہیں پسند ہوں ان میں سے دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کرو۔''

یہ آیت بیان عدد میں نص ہے اور ظاہر اس بات میں کہ آدمی کو تین یا چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے۔

حکم: نص کا حکم یہ ہے کہ اس وقت تک اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ جب تک کوئی ایسی دلیل موجود نہ ہو جو اس کی تاویل کی متقاضی ہو۔

مفسر

لغۃً: لفظ مفسر فسر سے ماخوذ ہے جس کے معنی کھولنا ہیں مفسر جس کے معنی کھول کر بیان کر دیے گئے۔

اصطلاحاً: مفسر وہ لفظ ہے جس کے معنی نص کے مقابلہ میں اس طرح واضح ہوں کہ اگر وہ عام ہو تو اس میں تخصیص کا کوئی احتمال نہ ہو اور اگر وہ خاص ہو تو اس میں تاویل کا احتمال نہ ہو۔

مثال:

﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝﴾[الحجر: ۳۰]

''پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔''

اس میں اسم ملائکۃ ظاہر ہے مگر اس میں تخصیص کا احتمال باقی ہے کہ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا ہے یا بعض نے تو کلھم کہنے سے تخصیص ختم ہوگئی مگر ابھی بھی تفرقہ کا احتمال باقی ہے تو اجمعون نے تفرقہ کے احتمال کو بھی دور کر دیا یعنی سب نے مل کر سجدہ کیا۔

حکم: مفسر کا حکم یہ ہے کہ جس عمل کو یہ قطعی طور پر بتلائے اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

محکم

(۱) محکم وہ ہے جس میں مفسر سے زیادہ قوت ہوتی ہے اس طرح کہ اس کا خلاف بالکل جائز نہیں ہوتا۔

(۲) محکم وہ لفظ ہے جس کی دلالت اپنے معنی پر مفسر کی دلالت سے زیادہ قوت کے ساتھ ظاہر ہو اور وہ تاویل و نسخ قبول نہ کرے۔

مثال: جیسے (۱)

﴿اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾[البقرۃ: ۲۳۱]

حکم: محکم جس چیز کو قطعی طور پر بتائے اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے اور اس میں احتمال اور نسخ نہیں ہوتا۔

خفی

خفی وہ ہے جس کی مراد چھپی ہوئی ہو کسی عارضہ کی وجہ سے صیغہ کی وجہ سے نہیں۔

مثال:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا اَيْدِيَهُمَا﴾[المائدہ:۳۸]

''اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت اُن کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔''

یہ آیت چور کے حق میں تو ظاہر ہے مگر جیب کترے اور کفن چور کے حق میں مخفی ہے۔

(۲) اسی طرح {الزانية والزاني} ''زانی مرد اور زانی عورت'' کے حق میں تو ظاہر ہے مگر لوطی کے حق میں مخفی ہے۔

حکم: خفی کا حکم یہ ہے کہ طلب واجب ہوتی ہے یہاں تک کہ اس سے خفاء دور ہو جائے۔

مشکل

(۱) مشکل وہ ہے جس میں خفی سے زیادہ خفا ہوتا ہے۔

(۲) مشکل سے مراد وہ لفظ ہے جو اپنے ان معنیٰ کو خود نہ بتائے جو اس سے مراد ہیں کیونکہ اس میں ایک سے زیادہ معنیٰ کا احتمال ہوتا ہے اس لیے وہ ایسے قرائن کا محتاج ہے جو ان معنیٰ کا تعین کر سکیں جو اس لفظ سے مراد ہیں اور اشکال کو دور کر سکیں۔

مثال:

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوٓءٍ﴾[البقرۃ:۲۲۸]

''اور طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔''

اس میں لفظ قروء مشکل ہے کیونکہ یہ دو معنیٰ طہر اور حیض کے لیے موضوع ہے اور قرائن سے ان کا معنیٰ حیض متعین ہوا ہے۔

حکم: مشکل کا حکم یہ ہے کہ ان قرائن و دلائل میں غور و خوض کیا جائے جو ان معنیٰ کو بتاتے





ہیں جو اس لفظ سے مراد ہیں اور ایسا عمل کیا جائے جو بحث ونظر کی طرف لے جائے۔

مجمل

لغۃ: لغت میں مجمل کے معنی مبہم کے ہیں۔

اصطلاحاً: مجمل ایسا لفظ ہے جس کی مراد مخفی ہو اور جب تک متکلم اس کی وضاحت نہ کرے اس کا علم نہیں ہو سکتا۔

مثال: اللہ تعالیٰ کا قول {حَرَّمَ الرِّبٰوا} ربا سے مراد وہ زیادتی ہے جو مطلق ہو لیکن مطلق زیادتی مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ زیادتی ہے جو ہم جنس، مقدار اور ماپ والی اشیاء کی بیع میں کسی عوض سے خالی ہو۔

اجمال کا سبب کبھی کسی لفظ کا لغوی معنی سے اصطلاحی معنی میں منتقل ہونا ہوتا ہے جیسے لفظ حج، صلاۃ اور زکوۃ وغیرہ اس لیے سنت نے ان الفاظ سے جو شرعی معنی مراد لیے ہیں ان کی وضاحت کر دی ہے اگر اسی سلسلہ میں شارع کا بیان نہ ہوتا تو ان شرعی معنی کا علم ممکن نہیں تھا جو شارع نے ان الفاظ سے مراد لیے ہیں۔

حکم: وہ لفظ جس کا معنی متعین نہ ہو اس پر عمل کرنے سے اس وقت تک رکا جائے جب تک شریعت خود اس اجمال کو دور نہ کر دے اور اس کی وضاحت نہ کر دے۔

متشابہ

(۱) متشابہ میں خفا مجمل سے زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) وہ لفظ جس کا مطلب اتنا خفی ہو کہ لفظ اس کے مطلب پر دلالت کرے نہ اس کے ادراک کا کوئی راستہ ہو اور نہ ہی کوئی قرینہ ایسا ہو جو اس خفا کو زائل کر دے حتی کہ شارع بھی اس کے متعلق خاموش ہو۔

مثال: (۱) جو سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات ہیں۔

(۲) ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝﴾ [طہ:۵]

''رحمن عرش پر مستوی ہے۔''

(۳) ﴿يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ﴾ [فتح:۱۰]

''ان بیعت کرنے والوں کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ تھا۔''

حکم: متشابہ کا حکم یہ ہے کہ اس بارے میں اعتقاد جازم رکھا جائے اور خاموشی اختیار کی جائے۔

عبارة النص

(۱) عبارۃ النص لفظ کی اپنے معنی پر اس دلالت کو کہتے ہیں جس سے اس کا مفہوم خود لفظ کے صیغے سے فوری طور پر سمجھ آجائے۔

(۲) عبارۃ النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جس کے لیے کلام کو چلایا گیا ہو اور اس کا قصد کیا گیا ہو۔

مثال:

﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ﴾ [البقرۃ:۱۱۰]

''اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو''

یہ آیت اپنی عبارت سے نماز اور زکوۃ کی فرضیت کو بتاتی ہے اور اس آیت میں معنی فرضیت صلاۃ و زکوۃ مقصود اصلی ہیں۔

اشارة النص

(۱) اشارۃ النص سے مراد لفظ کی اپنی ان معنی پر دلالت ہے جو اس کلام کے لانے سے مقصود اصل ہیں نہ تبعی وہ ان معنی کے لیے جن کے لیے وہ کلام لایا گیا ہے لازم ہیں۔

(۲) اشارۃ النص سے ثابت ہونے والا حکم نظم نص ہی سے ثابت ہوتا ہے اور مقدر عبارت کی ضرورت بھی نہیں ہوتی لیکن من کل وجوہ ظاہر نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی

اس کے لیے عبارت کو چلایا جاتا ہے۔

مثال

﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة:۲۳۳]

''اور ان دودھ پلانے والی عورتوں کا روٹی کپڑا دستور کے موافق بچہ والے یعنی باپ کے ذمہ ہے۔

یہ عبارت ظاہراً بتاتی ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کا خرچہ اور کپڑے وغیرہ کی ذمہ داری بچے کے والد پر ہے اس آیت میں مزید چند معانی کے اشارے ملتے ہیں۔

(۱) جس طرح خرچے کی ذمہ داری بچے کے والد پر ہوگی اسی طرح بچے کی نسبت بھی باپ کی طرف ہوگی۔

(۲) والد اپنے بیٹے کے مال سے بقدر ضرورت لے سکتا ہے کیونکہ باپ بیٹے کا مالک ہے۔

دلالۃ النص

۱۔ دلالۃ النص لفظ کی اپنے معنی پر ایسی دلالت کو کہتے ہیں جو یہ بتائے کہ اس نص میں جو حکم مذکور ہے اس کا اطلاق کسی دوسرے واقعہ پر بھی ہوتا ہے جو اس میں مذکور نہیں ہے لیکن آیت میں مذکور حکم کی علت میں شریک ہے اور یہ علت اس نص کے لغوی معنی جاننے سے سمجھ میں آتی ہو۔

نیز اس دلالت کو مفہوم موافق، دلالت اولی، قیاس جلی اور فحوی الخطاب بھی کہتے ہیں۔

(۲) دلالۃ النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر از روئے لغت معلوم ہوتا ہے اجتہاد اور استنباط کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔

مثال:

﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ﴾[الاسراء:۲۳]

''اور کبھی ان دونوں کو اف تک نہ کہو۔''

اس نص سے ظاہرًا یہ ثابت ہوا کہ والدین کو اف تک نہ کہا جائے اور اسی آیت میں ایک دوسرا معنی بھی بطریق دلالۃ النص سمجھ آتا ہے وہ یہ ہے کہ والدین کو نہ مارنا، گالی نہ دینا یعنی جب اف کہنا جائز نہیں تو سب و شتم تو بالاولی حرام ہوگا۔

اقتضاء النص

لغتہ: لغت میں اقتضاء کے معنی طلب کرنے کے ہیں۔

اصطلاحاً: (۱) اقتضاء النص کلام کی اپنے محذوف لفظ پر دلالت کو کہتے ہیں جس پر اسی کلام کی صداقت، صحت اور درستی موقوف ہو یعنی اس کلام میں کوئی ایسا لفظ مقدر ماننا ہوگا جس سے وہ کلام درست ہو جائے۔

(۲) اقتضاء النص سے ثابت ہونے والا حکم عبارۃ النص پر اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے بغیر عبارۃ النص کا معنی متحقق نہیں ہوتا گویا کہ نص خود اس کا تقاضا کرتی ہے تاکہ اس کا اپنا معنی صحیح قرار پائے۔

مثال:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ﴾[النساء:۲۳]

''تم پر تمھاری مائیں اور بیٹیاں حرام کی گئی ہیں۔''

اس آیت کا معنی درست کرنے کے لیے نکاح مقدر ماننا پڑے گا یعنی تمھاری ماؤں اور تمہاری بیٹیوں سے نکاح کرنا تم پر حرام کیا گیا ہے۔

(۲) کوئی شخص اپنی بیوی کو کہتا ہے 'أنت طالق' یہ جملہ عورت کی صفت بنتا ہے لیکن خفت مصدر کا تقاضا کرتی ہے گویا کہ طالق میں مصدر یعنی طلاق اقتضاء کے طور پر موجود ہے۔

مفهوم

لغۃً: مفہوم لغت میں فہم سے ہے جس کا معنی ہے سمجھنا۔

اصطلاحاً: جو لفظ سے سمجھا جائے نطق کے عمل کے علاوہ سے وہ مفہوم ہے۔

مفہوم موافقت: مفہوم موافقت یہ ہے کہ اس میں مدلول لفظ ہو محل سکوت میں موافق ہو اپنے مدلول کے لیے محل نطق میں۔

مفہوم مخالفت: (۱) مفہوم مخالفت یہ ہے کہ اس میں مدلول لفظ ہو محل سکوت میں مخالف اپنے مدلول کے لیے محل نطق میں۔

(۲) ظاہری عبارت میں جو پوشیدہ معنی ہے وہ اور ظاہری عبارت ایک دوسرے کے خلاف ہو یعنی وہ دونوں بالکل الٹ ہوں۔

اس کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں:

مفہوم صفت: اگر کوئی لفظ کسی وصف کے ساتھ مقید ہو لیکن وہ وصف نہ پایا جائے اور وہ لفظ اس کے منافی حکم پر دلالت کرے تو وہ مفہوم الصفۃ ہوگا۔

مفہوم شرط: اگر الفاظ کسی حکم کو شرط کے ساتھ معلق کر دیتے ہیں تو عدم شرط کی صورت میں حکم کا وجود بھی ختم ہو جائے گا۔

مفہوم عدد: ایسا لفظ جس میں حکم کسی عدد کے ساتھ مقید ہو اس میں تعداد کی کمی وبیشی نہ کی جائے۔

مفہوم لقب: ایسا لفظ جس میں حکم کسی خاص علم کے ساتھ معلق ہو اس میں اس کے غیر کی نفی کا حکم ہوگا۔

تعارض

ایک معین حکم ایک معین مسئلہ میں کسی ایک دلیل شرعی کا تقاضا کرتا ہے جب کہ اسی مسئلہ میں کوئی دوسرا حکم کسی دوسری دلیل کا تقاضا کرتا ہو۔

نوٹ: حقیقی طور پر احکام شریعت میں تعارض محال ہے لیکن مجتہد کی نظر میں بعض دفعہ ہوتا ہے اور وہ بھی ظاہری ہوتا ہے حقیقی نہیں۔

نسخ

کسی حکم شرعی کو مابعد آنے والے حکم شرعی کی بناء پر ختم کرنا۔

نسخ کلی: پہلا حکم مکمل طور پر ختم ہو جائے اور اس کی جگہ دوسرا حکم آ جائے۔ مثلاً قبلہ کی تبدیلی۔

نسخ جزئی: پہلے حکم کا کچھ حصہ باقی ہو اور کچھ منسوخ ہو جائے مثلاً رضاعت پہلے دس مرتبہ پینے سے ثابت ہوتی تھی پھر پانچ مرتبہ پینا رہ گیا۔

نسخ صریحی: جس کے منسوخ ہونے کی شریعت نے خود وضاحت کر دی ہو جیسے عورتوں کے لیے زیارت قبور

نسخ ضمنی: نص میں نسخ کی صراحت تو نہیں ہوتی لیکن مابعد حکم ماقبل حکم کے مقابل نظر آئے اور دونوں کے درمیان تطبیق ممکن نہ ہو تو ماقبل کو منسوخ کر دیں گے۔

اجتہاد

لغت میں اجتہاد کسی کام کے لیے اپنی پوری کوشش صرف کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بطریق استنباط احکام شرعیہ کے علم کی طلب میں مجتہد کا اپنی پوری کوشش صرف کرنا اجتہاد ہے۔

مجتہد: جس آدمی میں اجتہاد کا ملکہ ہو یعنی ادلہ تفصیلیہ سے احکام شرعیہ عملیہ کے استنباط پر قدرت حاصل ہو اسے مجتہد اور فقیہ کہا جاتا ہے۔

اجتہاد کا حکم: اس کا حکم فرض کفایہ ہے۔

تقلید

لغۃً: تقلید کا معنی لغت میں کسی انسان کا اپنے غیر کو قلادہ پہنانا۔

اصطلاحاً: (۱) کسی کے قول کو بغیر دلیل کے قبول کرنا۔

(۲) تقلید کسی دوسرے کی رائے کو بغیر اس کی دلیل اور قوت کی معرفت کے لے لینا۔

حکم: درحقیقت شریعت نے تقلید کی مذمت کی ہے کیونکہ اس میں بغیر کسی دلیل اور برہان کے پیروی ہوتی ہے۔

استعارہ

لغۃً: لغت میں استعارہ کا معنی کوئی چیز بطور ادھار لینا ہے۔

اصطلاحاً: اصولیوں کے نزدیک استعارہ اور مجاز ایک ہی چیز کا نام ہے (مجاز کی تعریف گزر چکی ہے) اور اہل بیان کے نزدیک استعارہ مجاز کی ایک قسم ہے۔ استعارہ کی اقسام علم بیان میں دیکھ لیں۔ نیز استعارہ کی اقسام مختصر یہ ہیں۔

استعارہ مصرحہ: مشبہ بہ بول کر مشبہ مراد لینا۔

استعارہ بالکنایہ: مشبہ بول کر مشبہ بہ مراد لینا۔

استعارہ تخیلیہ: مشبہ مذکور کے لیے مشبہ بہ محذوف کے لازم کو ثابت کرنا۔

استعارہ ترشیحیہ: مشبہ بہ کے مناسبات کو ذکر کرنا۔

بیان

لغۃً: لغت میں بیان کا معنی ظاہر کرنے اور ظاہر ہونے کے ہیں یعنی واضح اور ظاہر کو کہتے ہیں۔

اصطلاحاً: اور اصطلاح میں بیان مافی الضمیر کے ادا کرنے اور دوسرے کو سمجھانے کو کہتے ہیں۔

بیان تقریر: لفظ کا معنی ظاہر ہو لیکن اس میں کسی دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو تو متکلم ظاہری معنی کے ساتھ اپنی مراد کو واضح کردے۔ یوں اس کے بیان سے ظاہر کا حکم پکا ہو جائے گا اسے بیان تقریر کہتے ہیں۔

مثال:

لفلان علی قفیز حنطة بقفیز البلد أو ألف من نقد البلد

''کوئی کہے فلاں شخص کے میرے ذمہ شہر کے قفیز سے ایک قفیز گندم ہے یا شہر کے سکے سے ایک ہزار سکے ہیں۔''

اس میں احتمال بھی تھا کہ شہر کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا قفیز مراد ہو اسی طرح ہزار روپے کسی دوسرے شہر کے سکے سے بھی ہو سکتے تھے تو جب متکلم نے بلد کا لفظ بولا تو ظاہری معنی یعنی شہر کا قفیز یا شہر کا سکہ پکا ہو گیا۔ (قفیز ایک پیمانہ ہے)

بیان تفسیر

لغۃ: لغت میں کھولنے، انکشاف کرنے اور واضح بیان کرنے کو کہتے ہیں۔

اصطلاحاً: (۱) مجمل اور مشترک کے بیان کو کہتے ہیں۔

(۲) جب لفظ کی مراد واضح نہ ہو تو متکلم اپنے بیان سے اس کی وضاحت کر دے یہ بیان تقریر کہلاتا ہے۔

مثال: لِفُلَانٍ عَلَيَّ شَيْءٌ

''فلاں آدمی کی میرے ذمہ کوئی چیز ہے۔''

پھر خود ہی اس چیز کی وضاحت کر دے کہ وہ کپڑا ہے۔

بیان تغیر:

بیان تغیر کا مطلب یہ ہے کہ متکلم اپنے بیان کے ساتھ اپنے ہی کلام کا معنی بدل دے مثلاً اسے معلق کر دے یا اس میں استثناء کر دے۔

مثال: مثلاً ایک شخص کہتا ہے انت حر تو آزاد ہے۔ کہہ کر 'ان دخلت الدار' کہے۔ تو اس میں غلام کسی شرط کے بغیر آزاد ہو رہا تھا لیکن متکلم نے 'إن دخلت الدار' کہہ کر خود اپنے کلام کا مفہوم بدل دیا اور اسے مشروط کر دیا۔

بیان ضرورت:

وہ بیان جو کسی کلام سے بطور ضرورت ثابت ہوتا ہے اور اس کے لیے الفاظ استعمال نہیں کیے جاتے۔

مثال: اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿وَوَرِثَهُۥٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ ٱلثُّلُثُ﴾ [النسا: ۱۱]

''اور اس کے وارث اس کے والدین ہوں تو اس کی ماں کے لیے ثلث ہے۔''

یہ آیت بتاتی ہے کہ وراثت میں ماں باپ دونوں شریک ہیں پھر جب ماں کا حصہ تیسرا بیان کر دیا تو اس سے باپ کا حصہ خود بخود معلوم ہو گیا کیونکہ جب ماں کا تیسرا حصہ ہوا تو باقی دو تہائی باپ کا ہو گیا اور یہ مقتضائے کلام سے معلوم ہوا ہے۔

بیان حال:

بیان حال سے مراد وہ حالت ہے جو کسی حکم کو ثابت کرے مثلاً صاحب شرع نے جب کسی شخص کو کوئی کلام کرتے دیکھا اور اس سے منع نہ فرمایا تو آپ کی اس خاموشی کو بیان حال کہتے ہیں گویا آپ نے اس کام کے جواز کو بیان فرما دیا ہے۔

مثال: مثلاً مالک اپنے غلام کو بازار میں خرید وفروخت کرتا دیکھے اور خاموشی اختیار کرے تو یہ سقوط اذن کی مانند ہوگا اور غلام تجارتی کاروبار میں ماذون ہو جائے گا۔ ویسے بھی مشہور قاعدہ ہے:

اَلسُّكُوْتُ فِي مَعْرِضِ الْبَيَانِ بَيَانٌ.

''بولنے کی جگہ پر خاموشی بھی بیان ہے۔''

بیان عطف

بیان عطف سے مراد کہ معطوف سے معطوف علیہ کی تشریح کی جائے مثلاً کسی ناپ تول کی چیز کو کسی مجمل جملے کا معطوف بنایا جائے تو وہ اس مجمل جملے کی تشریح وتوضیح کر کے





اس کے اجمال کو دور کر دے گا۔

مثال:

لِفُلَانٍ عَلَيَّ مِائَةٌ وَدِرْهَمٌ.

"فلاں کے میرے ذمہ ایک سو ہیں اور ایک درہم ہے۔"

پس معطوف علیہ کے اجمال کو ایک درہم کے لفظ نے دور کر دیا اور معلوم ہوا کہ ساری رقم اسی جنس سے ہے۔

بیان تبدیل

اسے نسخ بھی کہتے ہیں اور نسخ حکم سابق کو کسی دلیل شرعی سے بدلنا منسوخ کرنا ہے اور اس کا حق صرف شارع کو ہے بندوں کا نہیں اس لیے کل کا کل سے استثناء باطل ہے کیونکہ یہ نسخ ہے اور نسخ صرف شارع کی طرف سے ہو سکتا ہے۔

مثال: یعنی اقرار اور طلاق کے بعد رجوع کی اجازت نہیں اسی طرح غلام آزاد کرنے کے بعد رجوع نہیں کیا جا سکتا۔

اگر کوئی کہے فلاں کے میرے ذمہ ایک ہزار روپے قرض ہیں یا فلاں چیز کی قیمت کے ہیں اور وہ کھوٹے ہیں۔

تو صاحبین کے نزدیک آخری جملہ بیان تبدیل نہیں بلکہ یہاں تغییر ہے لہذا اگر پہلے جملے سے متصل یہ جملہ بولے گا تو صحیح سمجھا جائے گا لیکن امام صاحب کے نزدیک یہ بیان تبدیل ہے جو بندوں کی طرف سے کسی صورت میں جائز نہیں خواہ پہلے جملہ کے متصل بولا جائے یا جدا۔

نوٹ: علم اصول فقہ کی اصطلاحات کی تعریفات کے سلسلے میں معاونت الوجیز فی اصول الفقہ، اصول الشاشی، تلخیص الاصول اور نخبۃ الاصول تلخیص ارشاد الفحول وغیرہ سے لی گئی ہے نیز اصطلاحات کی تعریف میں ترتیب وجیز کی ملحوظ خاطر رکھی گئی ہے۔










الاصطلاحات

فی

علم المنطق





اصطلاحات علم منطق

امام غزالی رحمہ اللہ کا قول ہے:

مَن لَّمْ يَعْرِفِ الْمَنْطَقَ فَلَا ثِقَةَ لَهُ فِي الْعُلُوْمِ.

''جو منطق نہیں جانتا اسے علوم میں پختگی نہیں۔''

علم منطق کی تعریف

علم منطق ان قوانین کا علم ہے جن قوانین کی رعایت ذہن کو فکری غلطی سے بچاتی ہے۔

علم منطق کا موضوع

معلوم تصور یا معلوم تصدیق جو مجہول تصور یا مجہول تصدیق تک پہنچائے۔

علم منطق کی غرض وغایت

ذہن کو غور وفکر میں غلطی کے ارتکاب سے بچانا۔

علم منطق کا موجد کون......؟

ارسطا طالیس (ارسطو) نامی کیم نے اسکندر رومی کے حکم سے سب سے پہلے علم منطق کی تدوین کی، اسی لیے انھیں معلم اول کہا جاتا ہے۔

ان کی ولادت مقدونیا کے لاجیرا گاؤں میں تقریبا ۳۸۴ قبل مسیح ہوئی اور تقریبا باسٹھ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔

ارسطو کے گزر جانے کے بعد شیخ ابو نصر فارابی نے علم منطق کی تہذیب وتنقیح کی۔ اسی لیے انھیں معلم ثانی کا لقب ملا ان کی وفات ۳۳۹ ہجری میں ہوئی اس وقت ان کی عمر

اسی (۸۰) برس کی تھی۔

چنانچہ فارابی کی کتابیں آگ سے جل جانے یا کسی اور وجہ سے ضائع ہوگئی تو شیخ بوعلی سینا نے فن منطق کو تفصیل سے لکھا اسی لیے انھیں معلم ثالث سے یاد کیا جاتا ہے۔

شیخ بوعلی سینا فارا کے رہنے والے تھے اچھے طبیب، مشہور حکیم و فلسفی تھے۔ ۴۲۸ ہجری میں اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

علم

علم کے پانچ معانی

۱۔ علم چیز کی صورت کا عقل میں حاصل ہونے کا نام ہے۔

۲۔ علم چیز کی وہ صورت ہے جو عقل میں حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ علم چیز کے جاننے والے کے پاس موجود و حاضر ہونے کا نام ہے۔

۴۔ علم ذہن کا صورت معلومہ کو قبول کرنے کا نام ہے۔

۵۔ علم اس نسبت کا نام ہے جو عالم اور شیء معلومہ کے درمیان ہوتی ہے۔

تصور

جو چیز حکم لگائے بغیر حاصل ہو جائے ایجاباً یا سلباً جیسے زَیْدٌ، خَالِدٌ۔

تصدیق

حکماء کے درمیان دو تصورات کو ملانے والی تصدیق ہے۔ اور امام رازی کے نزدیک تینوں چیزوں یعنی دونوں تصورات اور حکم مل کر تصدیق بنتی ہے۔

بدیہی

جو بغیر غور و فکر کے حاصل ہو جائے جیسے سردی، گرمی اس کو ضروری بھی کہتے ہیں۔

نظری

جو غور و فکر کے بعد حاصل ہو جیسے جن، فرشتے اور العالم حادث وغیرہ، اس کو کسبی بھی کہتی ہیں۔

دلالت

دلالت کے لغوی معنی راہنمائی کرنا اور اصطلاحی معنی ایک علم کے ساتھ دوسرے علم کو لازم کرنا ہیں۔

لفظیہ

جس میں دلالت کرنے والا لفظ ہو۔

غیر لفظیہ

جس میں دلالت کرنے والا لفظ نہ ہو۔

لفظیہ طبعیہ

جس میں دلالت طبیعت کے لحاظ سے ہو جیسے اُخ اُخ۔

لفظیہ عقلیہ

جو لفظ عقل میں ہو جیسے کوئی آدمی دیوار کے پیچھے سے آواز دے۔

غیر لفظیہ وضعیہ

جیسے کوئی اشارہ رکھ دیا ہو جو کسی چیز کی طرف ہو جیسے مارنے کے لیے ہاتھ اوپر کر کے ڈرانا۔

ضمیر لفظیہ طبعیہ

گھوڑے کا ہنہنانا، گھاس اور پانی کی طلب میں

ضمیر لفظیہ عقلیہ





جیسے دھواں آگ پر دلالت کرتا ہے۔

مطابقیہ

موضوع لہ کے پورے جزء پر دلالت کرے جیسے انسان

تضمنیہ

جو موضوع لہ کے ایک جزء پر دلالت کرے جیسے حیوان

التزامیہ

جو موضوع لہ کے عمل پر دلالت کرے جیسے چاقو سے کاٹنا علاوہ ازیں تضمنیہ اور التزامیہ، مطابقیہ کے بغیر نہیں آتی جبکہ مطابقیہ ان دونوں کے بغیر آ جاتی ہے۔

مفرد

وہ لفظ ہے کہ اس کے جزو سے اس کے معنی کے جزو پر دلالت کا مقصد نہ ہو لفظ مفرد کی پانچ صورتیں ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ جزء نہ ہو جیسے أ

۲۔ جزء ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ معنی کا جزء نہ ہو جیسے اللّٰہ

۲۔ معنی کا جزء ہو۔ اس کی دو قسمیں:

ا۔ معنی کے جزء پر دلالت نہ ہو جیسے زید

۲۔ دلالت ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ معنی مدلول مقصود نہ ہو جیسے عبداللّٰہ جب علم ہو۔

۲۔ مقصود ہو مگر دلالت مقصود نہ ہو جیسے حیوان ناطق جب علم ہو

مرکب

وہ لفظ ہے جس کے جزء سے معنی کے جزء پر دلالت ہو جیسے زید قائم کی دلالت اس کے معنی یعنی زید کے کھڑے ہونے کے حالت پر ہے۔

مرکب تام

اس مرکب کو کہتے ہیں جس پر متکلم کا سکوت صحیح ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ، زَيْدٌ قَائِمٌ۔

مرکب ناقص

اس مرکب کو کہتے ہیں جس پر متکلم کا سکوت صحیح نہ ہو جیسے زَيْدٌ الْفَاضِلُ۔

مفہوم

کلی

وہ مفہوم ہے کہ اس پر شرکت ہو سکے یعنی کئی چیزوں پر صادق آئے جیسے آدمی کہ زید ،عمر، بکر ان سب کو آدمی کہنا صحیح ہے۔

جزئی

وہ مفہوم ہے کہ اس میں شرکت نہ ہو سکے یعنی ایک شیء معین پر صادق آئے جیسے زید کہ ایک خاص شخص کا نام ہے۔

کلی ذاتی

وہ کلی ہے کہ جو اپنی جزئیات کی پوری حقیقت ہو یا پوری حقیقت نہ ہو لیکن اس کا ایک جزء ہو انسان کی جزئیات زید، بکر ہیں۔

کلی عرضی

وہ کلی ہے کہ جو اپنی جزئیات کی نہ پوری حقیقت ہو اور نہ حقیقت کا جزء ہو بلکہ





حقیقت سے خارج ہو جیسے ضاحک انسان کے لیے نہ حقیقت ہے اور نہ حقیقت کا جزء ہے۔

جنس

وہ کلی ذاتی ہے جو ایسے جزئیات پر بولی جائے کہ ان جزئیات کی حقیقتیں الگ الگ ہوں جیسے حیوان کہ اس کی جزئیات انسان، بقر، غنم کی حقیقت جدا جدا ہے۔

جنس قریب

جنس قریب وہ کلی ذاتی ہے جو نوع کے لیے بلا واسطہ جنس ہو جیسے حیوان انسان کے لیے کہ دونوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے۔

جنس بعید

جنس بعید وہ کلی ذاتی ہے جو نوع کے لیے بالواسطہ جنس ہو جیسے جسم نامی انسان کے لیے کہ ان دونوں کے درمیان حیوان کا واسطہ ہے۔

جنس سافل

وہ جنس ہے جس کے اوپر تو جنس ہو مگر نیچے کوئی جنس نہ ہو بلکہ نوع ہو جیسے حیوان کہ اس کے اوپر جسم نامی، جسم مطلق اور جوہر ہیں اور یہ سب جنس ہیں مگر اس کے نیچے کوئی جنس نہیں کیونکہ اس کے نیچے انسان ہے اور یہ نوع ہے۔

جنس متوسط

وہ جنس ہے جس کے اوپر اور نیچے دونوں طرف جنس ہو جیسے جسم نامی کہ اس کے اوپر جسم مطلق اور جوہر ہیں اور یہ دونوں جنس ہیں نیز اس کے نیچے حیوان ہے اور یہ بھی جنس ہے اسی طرح جسم مطلق کہ اس کے اوپر جوہر ہے اور نیچے جسم نامی اور حیوان ہیں اور یہ سب جنس ہیں۔

جنس عالی

وہ جنس ہے جس کے نیچے تو جنس ہو مگر اوپر کوئی جنس نہ ہو جیسے جوہر کہ اس کے نیچے جسم مطلق، جسم نامی اور حیوان ہیں اور یہ سب جنس ہیں لیکن اس کے اوپر کوئی جنس نہیں، جنس عالی کو جنس الاجناس بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ تمام جنسوں کی جنس ہے۔

نوع حقیقی

نوع حقیقی وہ کلی ذاتی ہے جو ما ھو کے جواب میں بہت سے ایک حقیقت والے افراد پر بولی جائے جیسے انسان کہ زید، عمرو غیرہ اسکی نوع ہے اور ان کی حقیقت ایک ہے۔

نوع اضافی

وہ کلی ذاتی ہے جس کے ساتھ کسی دوسری ماہیت کو لے کر ما ھو سے سوال کیا جائے تو جواب میں جنس بولی جائے جیسے حیوان کہ اس کو شجر کے ساتھ لے کر سوال کیا جائے کہ الحیوان ، الشجر ما ھما تو جواب میں جسم نامی بولا جائے گا یہی نوع اضافی ہے۔

نوع عالی

وہ نوع ہے جس کے نیچے تو نوع ہو لیکن اوپر کوئی نوع نہ ہو بلکہ اوپر جنس ہو جیسے جسم مطلق کہ اس کے نیچے جسم نامی، حیوان، انسان ہیں اور یہ سب نوع ہیں لیکن اس کے اوپر کوئی نوع نہیں کیونکہ اس کے اوپر جوہر ہے اور وہ جنس الاجناس ہے۔

نوع متوسط

وہ نوع ہے جس کے اوپر اور نیچے دونوں طرف نوع ہو جیسے حیوان اور جسم نامی کہ ان دونوں کے اوپر جسم مطلق ہے اور وہ نوع ہے نیز ان کے نیچے انسان ہے اور یہ بھی نوع ہے۔





نوع سافل

وہ نوع ہے جس کے اوپر تو نوع ہو مگر نیچے کوئی نوع نہ ہو جیسے انسان کہ اس کے اوپر حیوان جسم نامی، جسم مطلق نوع ہیں لیکن اس کے نیچے کوئی نوع نہیں بلکہ اس کے نیچے فرد نوع ہے نوع سافل کو نوع الانواع بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ تمام انواع کی نوع ہوتی ہے۔

خاصہ

وہ کلی عرضی ہے جو ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو جیسے ضاحک انسان کا خاصہ ہے اور زید و عمر کے ساتھ خاص ہے کیونکہ ان سب کی حقیقت ایک ہے۔

خاصہ شاملہ

وہ خاصہ ہے جو ایک حقیقت والے تمام افراد میں پایا جائے جیسے ضاحك بالقوۃ انسان کے لیے خاصہ شاملہ ہے کیونکہ انسان کے تمام افراد میں ضحك کی صلاحیت ہے اسی طرح کاتب بالقوۃ۔

خاصہ غیر شاملہ

وہ خاصہ ہے جو ایک حقیقت والے تمام افراد میں نہ پایا جائے لیکن بعض میں پایا جائے جیسے ضاحك بالفعل اور کاتب بالفعل انسان کے لیے خاصہ غیر شاملہ ہے کیونکہ انسان کے تمام افراد بالفعل ضاحك اور کاتب بالفعل نہیں ہیں بلکہ بعض افراد بالفعل ضاحك اور کاتب ہیں۔

عرض عام

وہ کلی عرضی ہے جو افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور مختلف حقیقت والے افراد پر بولی جائے جیسے 'ماشی' (پاؤں سے چلنے والا) کہ یہ انسان کے افراد پر بھی بولا جاتا ہے ''گھوڑے'' کے افراد پر بھی بولا جا سکتا ہے حالانکہ ان دونوں کی حقیقتیں الگ الگ ہیں



فصل

وہ کلی ذاتی ہے جو أی شیء فی ذاتہ کے جواب میں واقع ہو جیسے سوال کیا جائے 'الانسان أی شیء ھو فی ذاتہ تو جواب دیا جائے ھو الناطق۔

فصل قریب

وہ فصل ہے جو چیز کو جنس قریب میں داخل ہونے والے افراد سے جدا کرتی ہے جیسے ناطق انسان کے لیے فصل قریب ہے کیونکہ یہ انسان کو جنس قریب بھی حیوان میں شریک ہونے والے دیگر افراد بقر، غنم، حمار وغیرہ سے جدا کرتا ہے۔

فصل بعید

وہ فصل ہے جو چیز کو جنس بعید میں شریک ہونے والے افراد سے جدا کرتی ہے جیسے حساس انسان کے لیے فصل بعید ہے کیونکہ یہ انسان کو جنس بعید یعنی جسم نامی میں شریک ہونے والے دیگر افراد مثلاً شجر سے جدا کرتا ہے اس لیے کہ شجر حساس نہیں ہوتا۔

دو کلیوں میں نسبت

تساوی

یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ہر کلی دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق ہو جیسے انسان کو ناطق کہہ کر ان میں سے ہر ایک دوسرے کے ہر ہر فرد پر صادق ہے ایسی دو کلیوں کو متساویین کہتے ہیں۔

تباین

یہ ہے کہ ہر ایک کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ ہو جیسے انسان پر فرس کہہ کر انسان فرس کے کسی فرد پر صادق نہیں اور نہ فرس انسان کے کسی فرد پر صادق ہے ایسی دو کلیوں کو متباینین کہتے ہیں۔

عموم وخصوص مطلق

وہ نسبت ہے کہ ایک کلی تو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق ہو اور دوسری پہلی کے ہر ہر فرد پر صادق نہ ہو اس کو عام مطلق اور دوسری کو خاص مطلق کہتے ہیں جیسے حیوان اور انسان کے ہر ہر فرد پر صادق ہے حیوان عام مطلق ہے اور انسان خاص مطلق ہے۔

عموم وخصوص من وجہ

وہ نسبت ہے کہ ہر ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق ہو اور بعض پر نہ ہو جیسے حیوان اور ابیض کہ حیوان ابیض کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر نہیں اسی طرح ابیض حیوان کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر نہیں ہے ان میں سے ہر ایک کو عام من وجہ اور خاص من وجہ کہتے ہیں۔

معرف

دو یا زیادہ تصور جانے ہوئے کو ترکیب دے کر کسی نہ جانے ہوئے تصور کو جب معلوم کریں اور ان دو تصوروں یا زیادہ کو معروف اور قول شارع کہتے ہیں جیسے حیوان اور ناطق۔ ان کو ملانے سے حیوان ناطق ہوا اس سے تم کو انسان نامعلوم کی حقیقت کا علم ہو گیا پس حیوان ناطق کو انسان کا معرف کہیں گے۔

حد تام

کسی چیز کی وہ معرف ہے کہ اس چیز کی جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے حیوان ناطق انسان کی حد تام ہے۔

حد ناقص

کسی چیز کی وہ معرف ہے کہ اس چیز کی جنس بعید اور فصل قریب ہو یا صرف فصل قریب سے مرکب ہو جیسے جسم ناطق یا صرف ناطق انسان کی حد ناقص ہے۔

اسم تام

کسی چیز کی وہ معرف ہے کہ اس چیز کی جنس قریب اور خاصہ سے مل کر بنتے ہیں جیسے حیوان ضاحک انسان کی اسم تام ہے۔

اسم ناقص

کسی چیز کی وہ معرف ہے جو اس کی جنس بعید اور خاصہ سے یا صرف خاصہ سے مل کر بنے جیسے جسم ضاحک انسان کی اسم ناقص ہے۔

تصورات کی بحث کا یہاں اختتام ہوا۔

تصدیقات

قضیہ

قضیہ ایسے قول کا نام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے جیسے زید قائم

حملیہ

حملیہ وہ قضیہ ہے جس میں کسی شی کے لیے کسی چیز کو ثابت کیا گیا ہو یا کسی شے سے کسی چیز کی نفی کی گئی ہو ثبوت کی صورت میں اسے قضیہ حملیہ موجبہ کہیں گے جیسے زید قائم اور نفی کی صورت میں اسے قضیہ حملیہ سالبہ کہیں گے جیسے زید لیس بقائم

شرطیہ

وہ قضیہ ہے جس میں کسی چیز کے لیے ثبوت شے یا نفی شے کا حکم لگایا گیا ہو یہ حکم کسی چیز کی شرط پر موقوف ہوگا اس وجہ سے اسے قضیہ شرطیہ کہا جاتا ہے جیسے زید اگر محنت کرے گا کامیاب ہوگا۔ یہاں زید کے کامیاب ہونے کا حکم محنت کرنے کی شرط پر موقوف ہے۔

شرطیہ متصلہ

وہ قضیہ شرطیہ ہے کہ اس میں یہ بات ہو کہ ایک قضیہ کو تسلیم کر لینے پر دوسرے قضیہ کے ثبوت یا نفی کا حکم ہو اگر ثبوت کا حکم ہوگا تو متصلہ موجبہ کہلائے گا جیسے اگر زید انسان ہے تو جاندار بھی ہوگا دیکھو اس قضیہ میں زید کے انسان ہونے پر اس کے جاندار ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اور اگر نفی کا حکم ہوگا تو متصلہ سالبہ ہوگا جیسے نہیں ہے یہ بات کہ اگر زید انسان ہو تو گھوڑا ہو دیکھو اس قضیہ میں زید کے انسان ہونے کی صورت میں اس کے گھوڑا ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

متصلہ لزومیہ

وہ قضیہ ہے جس کے مقدم یعنی پہلے قضیہ اور تالی یعنی دوسرے قضیہ میں کسی ایسی قسم کا تعلق ہو کہ جب اول پایا جائے تو دوسرا بھی ضرور ہو جیسے اگر سورج نکلے گا تو دن ہوگا۔

متصلہ اتفاقیہ

وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے کہ جس کے مقدم و تالی میں اس قسم کا تعلق نہ ہو بلکہ دونوں قضیے اتفاقاً جمع ہو گئے ہوں جیسے یوں کہیں کہ اگر انسان جاندار ہے تو پھر بے جان ہے۔

منادیہ

وہ منفصلہ ہے کہ جس کے مقدم اور تالی کی ذات ہی ان کے درمیان جدائی کو چاہتی ہو جیسے یہ عدد یا تو طاق ہے یا جفت دیکھو طاق اور جفت ایسے مقدم اور تالی ہیں کہ ان کی ذات جدائی کو چاہتی ہے کبھی ایک شے میں جمع نہ ہوں گے۔

منفصلہ اتفاقیہ

وہ قضیہ منفصلہ ہے کہ جس کے مقدم اور تالی میں جدائی ذاتی نہ ہو بلکہ اتفاقیہ ہو گئی ہو جیسے زید مثلاً لکھنا جانتا ہے اور شعر کہنا نہ جانتا ہو تو یوں کہنا صحیح ہوگا کہ زید لکھنے والا ہے یا شاعر ہے یعنی ان دونوں میں سے ایک بات ہے لیکن لکھنے اور شعر کہنے کے فن میں جدائی

ضروری نہیں اس لیے کہ بعض لکھنا بھی جانتے ہیں اور شعر کہنا بھی جانتے ہوتے ہیں۔

حقیقیہ

وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں ایسی جدائی اور انفصال ہو کہ دونوں ایک شے میں ایک دم سے جمع ہوں اور نہ دونوں ایک شے سے ایک دم سے علیحدہ ہوں ایک ہو تو دوسرا ہرگز نہ ہو اور ایک نہ ہو تو دوسرا ضرور موجود ہو نہ تو یہ ہوگا کہ دونوں ہوں اور نہ یہ ہوگا کہ دونوں نہ ہوں جیسے یہ عدد یا تو طاق ہے یا جفت دیکھو ایک عدد یا تو طاق ہوگا یا جفت ہوگا اور نہ یہ ہوگا کہ کوئی عدد ایسا ہو کہ نہ طاق ہو اور نہ جفت۔

مانعۃ الجمع

وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی ایک دم سے ایک شے کے اور موجود تو نہ ہو لیکن ہاں یہ ہوسکتا ہو کہ کوئی شے ایسی ہو کہ اس میں مقدم اور تالی دونوں نہ ہوں جیسے یہ شے یا درخت ہے یا پتھر ہے دیکھو ایک شے درخت اور پتھر دونوں نہیں ہوسکتی ہاں یہ ممکن ہے کہ کوئی شے نہ درخت ہو نہ پتھر ہو جیسے انسان اور فرس وغیرہ

مانعۃ الخلو

وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی ایک دم سے ایک شے سے علیحدہ تو نہ ہو لیکن ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ وہ مقدم اور تالی ایک شے کے اندر جمع ہو جائیں جیسے زید پانی میں ہے یا ڈوبنے والا نہیں ہے دیکھو یہ دونوں باتیں ایک دم سے علیحدہ نہیں ہوسکتیں کہ زید پانی میں نہ ہو اور ڈوب جائے ہاں دونوں جمع ہوسکتی ہیں کہ پانی میں ہو اور ڈوبے نہیں بلکہ تیرتا رہے۔

حجت

دو یا دو سے زیادہ تصدیق معلومہ کو ترتیب دے کر جب کوئی نامعلوم چیز معلوم کریں





تو اس چیز معلوم تصدیق کو حجۃ اور دلیل کہتے ہیں۔

قیاس

وہ قول مرکب ہے جو ایسے دو یا دو سے زیادہ قضیوں سے مل کر بنے کہ اگر ان تصور کو تسلیم کیا جائے تو ایک اور قضیہ تسلیم کرنا پڑے اور یہ قضیہ جس کو تسلیم کیا جائے نتیجہ قیاس کہلاتا ہے جیسے ہر انسان جاندار ہے اور ہر جاندار جسم ہے۔

قیاس کے نتیجہ نکالنے کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلے صغری آخر میں کبری اور درمیان میں حداوسط رکھ کر حداوسط کو حذف کر دیں جیسے

مقدمہ اول		مقدمہ دوم	
صغری اصغر	حداوسط	حداوسط	کبری اکبر
ہر انسان	جاندار ہے	ہر جاندار	جسم ہے
نتیجہ			
ہر انسان جسم ہے			

قیاس استثنائی

وہ قیاس ہے جو دو قضیوں سے مرکب ہو اور پہلا قضیہ شرطیہ ہو اور دوسری کے درمیان لفظ لیکن اسے اور خود نتیجہ یا نتیجہ کی نقیض اس قیاس میں مذکور ہو جیسے جب سورج نکلے گا دن موجود ہو گا لیکن سورج موجود ہے پس دن موجود ہے دیکھو اس قیاس میں نتیجہ بعینہ مذکور ہے جیسے جب سورج نکلے گا دن موجود ہو گا لیکن دن موجود نہیں ہے پس سورج نہیں ہے دیکھو اس قیاس میں نتیجہ کی نقیض یعنی سورج نکلے گا مذکور ہے دوسری مثال ان کان زید انسانا کان حیوانا لکنہ انسان نتیجہ نکلا فھو حیوان۔



قیاس اقترانی

وہ ہے جس میں حرف لکن مذکور نہ ہو اور نتیجہ یا نقیض نتیجہ بعینہ مذکور نہ ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے اور ہر جاندار جسم ہے اس میں انسان جسم ہے دیکھیے اس میں نتیجہ کے اجزاء انسان، جسم الگ الگ تو قیاس میں مذکور ہوا۔ اگر نتیجہ بعینہ یا اس کی نقیض مذکور نہیں ہے اور نہ اس میں حرف لیکن ہے دوسری مثال زَيْدٌ اِنْسَانٌ وَكُلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ نتیجہ نکلا زَيْدٌ حَيَوَانٌ۔

استقراء

کسی کلی کے جزئیات کے حالات کی تفتیش کر کے ان کے کسی خاص وصف کا حکم پوری کلی پر لگانا استقراء کہلاتا ہے مثلاً طلبہ مدارس عربیہ۔

تمثیل

ایک جزئی کا حکم دوسری جزئی میں کسی مشترک علت کی وجہ سے ثابت کرنا تمثیل کہلاتا ہے۔

مادہ قیاس

اس کی قسمیں درج ذیل ہیں:

قیاس برہانی، قیاس جدلی، قیاس خطابی، قیاس شعری اور قیاس سفسطی

قیاس برہانی

وہ قیاس ہے جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو خواہ وہ مقدمات بدیہی ہوں یا نظری جیسے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ہر اللہ کا رسول واجب الاطاعت ہے پس محمد ﷺ واجب الاطاعت ہیں۔

بدیہات چھ ہیں: اولیات، فطریات، حدسیات، مشاہدات، تجربات، متواترات





قیاس جدلی

وہ قیاس ہے جو مقدمات مشہورہ یا کسی فریق کے مانے ہوئے مقدمات سے بنا ہو خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط جیسے ہندؤوں کا قول ہے کہ جاندار ذبح کرنا برا ہے اور ہر برا کام واجب الترک ہے پس جاندار کا ذبح کرنا واجب الترک ہے۔

قیاس خطابی

وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو کہ ان سے غالب گمان صحیح ہونے کا ہو جیسے زراعت نفع کی شے ہے اور ہر نفع کی شے قابل اختیار کرنے کے لیے ہے پس زراعت قابل اختیار کرنے کے ہے۔

قیاس شعری

وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن کا منشاء خیال محض ہو خواہ واقع میں صادق ہوں یا کاذب جیسے زید جاندار ہے اور ہر جاندار روشن ہے بس زید روشن خیال ہے۔

قیاس سفسطی

وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو محض وہمی اور جھوٹے ہیں جیسے ہر جاندار شے اشارہ کے قابل ہے اور جو اشارہ کے قابل ہے جسم والا ہے پس ہر موجود جسم والا ہے یا جیسے گھوڑے کی تصویر کی نسبت کہیں یہ گھوڑا ہے اور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے پس یہ ہنہنانے والا ہے۔

الاصطلاحات

فی

علم الفرائض





اصطلاحات علم میراث

علم میراث کی تعریف

فقہ وحساب کے وہ اصول جاننا جن کے ذریعے سے ترکہ میں سے وارثوں کے حصے معلوم کیے جائیں۔

موضوع

علم میراث کا موضوع ترکہ، اس کے مستحق اور ان کے حصے ہیں۔

غرض وغایت

اس علم کے حاصل کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حق داروں کو ان کا حق پہنچایا جائے۔

حکم

اس علم کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔

وراثت کے اسباب

۱۔نسب ۲۔نکاح ۳۔ولاء

وراثت کے ارکان

۱۔مرنے والا ہو ۲۔وارث ۳۔ترکہ

میراث کی شرائط

۱۔حیات وارث ۲۔موت مورث ۳۔عدم مانع

موانع وراثت

۱۔قتل ۲۔کفر(اختلاف دین) ۳۔غلامی ۴۔ولدزنا(ولدلعان)

میت کے ترکہ کے حقوق

۱۔تجہیزوتکفین ۲۔قرضہ کی ادائیگی ۳۔وصیتوں کو پورا کرنا

۴۔باقی مال کو ورثاء میں تقسیم کرنا

رشتہ داروں کی اقسام

۱۔ورثاء ۲۔ذوالارحام

ورثاء کی دو قسمیں ہیں

۱۔اصحاب الفرائض

یہ کل بارہ(۱۲) ہیں: ۴ مرد اور ۸ عورتیں

مرد: (۱)باپ (۲)جد (۳)خاوند (۴)اخیافی(مادری) بھائی

عورتیں: (۱)ماں (۲)جدہ(دادی نانی) (۳)بیوی (۴)بیٹی

(۵)پوتی (۶)حقیقی بہن (۷)علاتی بہن (۸)اخیافی بہن

قرآن مجید میں چھ فرضی حصے بیان ہوئے ہیں۔

نمبرشمار	عربی	اردو	ریاضی
1	اَلنِّصْفُ	آدھا	1/2
2	اَلرُّبُعُ	چوتھائی	1/4
3	اَلثُّمُنُ	آٹھواں	1/8
4	اَلثُّلُثَانِ	دوتہائی	2/3
5	اَلثُّلُثُ	تہائی	1/3
6	اَلسُّدُسُ	چھٹا	1/6

۲۔ عصبات

یہ بھی بارہ ہیں لیکن اس میں سب مرد ہیں:

(۱) بیٹا (۲) پوتا (۳) باپ (۴) جد (۵) حقیقی بھائی

(۶) علاتی (پدری) بھائی (۷) حقیقی بھائی کا بیٹا (۸) علاتی بھائی کا بیٹا

(۹) حقیقی چچا (۱۰) علاتی چچا (۱۱) حقیقی چچا کا بیٹا (۱۲) علاتی چچا کا بیٹا

عصبہ کی تعریف

میت کے وہ قریبی رشتہ دار جن کے حصے متعین نہیں ہیں بلکہ اصحاب فرائض سے بچا ہوا ترکہ لیتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) عصبہ نسبی (۲) عصبہ سببی

ا۔ عصبہ نسبی

جو خونی رشتہ کی وجہ سے عصبہ بنتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) عصبہ بنفسہ: ہر وہ مذکر رشتہ دار کہ اس کے اور میت کے درمیان عورت کا واسطہ نہ ہو یہ کل چار جہات ہیں بیٹے کی جہت سے، باپ کی جہت سے، بھائی کی جہت سے، چچا کی جہت سے۔

(۲) عصبہ مع الغیر: ہر وہ مونث جو مونث کے ساتھ مل کر عصبہ بنتی ہے یہ کل دو ہیں (۱) حقیقی بہنیں (۲) علاتی بہنیں ان کے ساتھ بیٹی یا پوتی آجائے تو یہ عصبہ مع الغیر ہوں گی۔

(۳)۔ عصبہ بالغیر: ہر وہ مونث جو صاحب فرض ہو اور اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ بنے اور یہ چار ہیں: (۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) حقیقی بہن (۴) پدری بہن ان میں ترکہ (لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ) کے مطابق تقسیم ہوگا۔

۲۔ عصبہ سببی

آزاد کردہ غلام فوت ہو جائے اور اس کا کوئی نسبی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا مالک اس کا وارث ہوگا اسے عصبہ سببی کہتے ہیں۔

حجب

کسی وارث کو دوسرے وارث کے پائے جانے کی وجہ سے اس کے کل یا بعض حصے سے محروم کر دینا حجب کہلاتا ہے

اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حجب نقصان (۲) حجب حرمان

(۱) حجب نقصان:

کسی وارث کا دوسرے وارث کے پائے جانے کی وجہ سے زیادہ حصے سے کم حصے کی طرف منتقل ہو جانا، یہ پانچ قسم کے ورثاء میں ہوتا ہے۔

(۱) خاوند (۲) بیوی (۳) ماں (۴) پوتی (۵) علاتی بہن

(۲) حجب حرمان:

ایک وارث کے آنے سے دوسرے وارث کا حصہ بالکل ختم ہو جائے یہ چھ قسم کے ورثاء میں نہیں ہوتا ہے:

(۱) زوجین (۲) والدین (۳) ولدین

عول

جب سہام مخرج سے زیادہ ہو جائیں تو اس کے لحاظ سے مخرج کو بڑھا دینا عول ہے۔کل مخرج 7 ہیں۔

24,12,8,6,4,3,2

چار میں عول نہیں ہوتا:2،3،4،8

تین مخارج میں عول ہوتا ہے6،12،24





نسبت کی پہچان

(۱) تماثل

جب دونوں عدد ایک جیسے ہوں تو وہ نسبت تماثل ہے مثلاً 3،3

(۲) تداخل

اگر دونوں عدد ایک جیسے نہ ہو بلکہ بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم ہو جائے مثلا 6،3

(۳) توافق

اگر بڑا عدد کسی چھوٹے پر پورا پورا تقسیم نہ ہو بلکہ دونوں عدد کسی تیسرے عدد پر تقسیم ہو جائیں مثلاً 8،6

(۴) تباین

اگر بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو اور نہ ہی وہ دونوں کسی دوسرے پر تقسیم ہوں مثلا 9،7

تصحیح

جب کسی فریق کے سہام ورثاء میں پورے پورے تقسیم نہ ہوں تو ایسا عمل کرنا جس سے ہر فریق کو پورے پورے حصے مل جائیں اس کا نام تصحیح ہے۔

تخارج

کوئی وارث ترکہ سے معلوم چیز لے کر باقی ورثاء سے الگ ہو جائے تو اسے تخارج کہتے ہیں۔

رد

اصحاب الفرائض کے حصوں کے بعد اصل مسئلہ سے باقی ماندہ انہی پر لوٹا دینے کو رد

کہتے ہیں۔

مناسخہ

اگر میت کے سہام تقسیم کرنے سے پہلے ہی میراث بن جائیں اسے مناسخہ کہتے ہیں۔

ذوالارحام

وہ قریبی رشتہ دار جو اصحاب الفرائض یا عصبات میں سے نہ ہوں مثلاً ماموں، خالہ اور پھوپھی وغیرہ

عاق

والد کا اپنے نافرمان بیٹے یا بیٹی کو وراثت سے محروم کر دینا۔ یہ اسلام میں ناجائز ہے۔







الاصطلاحات

فی

علم المیزان





اصطلاحات علم مکیال میزان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ﴾ [هود:٨٥]

"ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو۔"

علم حساب و میزان

لغۃً حساب کے معنی شمار کرنا، گننا اور قاعدہ وغیرہ کے ہیں اور میزان ناپ تول کا نام ہے۔

اصطلاحی تعریف: اس فن کا نام ہے جس سے متفرق رقموں کو باہم جوڑنے یا تقسیم کرنے کے مخصوص طریقے، گنتی کے مختلف قواعد اور اعداد کے جملہ اقسام و مراتب معلوم ہوں نیز ناپ تول کے صحیح پیمانے معلوم ہوں۔

موضوع

اس کا موضوع اعداد، مقادیر اور ناپ تول والی اشیاء ہیں۔

غرض و غایت

مقادیر کی جمع و تقسیم میں اور اعداد کے میزان لگانے میں اور ناپ تول میں کمی وبیشی سے غلطی واقع ہونے سے احتراز کرنا۔

اسلامی کرنسی اور اس کا موجودہ وزن

نمبر شمار	نام	ہندی برطانوی وزن	اعشاری وزن
1	قیراط عند المحدثین	$2\frac{1}{10}$ رتی	255.1 ملی گرام
2	قیراط عند الفقہاء	$1\frac{4}{5}$ رتی	218.7 ملی گرام
3	دانق عند المحدثین	$4\frac{1}{5}$ رتی	510.3 ملی گرام
4	دانق عند الفقہاء	$7\frac{1}{5}$ رتی	874.8 ملی گرام
5	درہم	3 ماشہ $1\frac{1}{5}$ رتی	3.061 گرام
6	دینار	4 ماشہ 4 رتی	4.374 گرام
7	استار	1 تولہ 8 ماشہ 2 رتی	19.683 گرام
8	نش	1 چھٹانک 3 ماشے	61.236 گرام
9	اوقیہ	2 چھٹانک 6 ماشے	122.472 گرام

لمبائی کے اسلامی پیمانے اور ان کی موجودہ پیمائش

نمبر شمار	نام پیمانہ	ہندی برطانوی پیمائش	اعشاری پیمائش
1	انگلی (چوڑائی میں)	3/4 انچ	19.05 ملی میٹر
2	قبضہ (مٹھی)	6 انچ	152.40 ملی میٹر
3	شبر (بالشت)	9 انچ	228.60 ملی میٹر
4	ذراع (ہاتھ)	18 انچ	457.20 ملی میٹر
5	باع	2 گز	1.82880 میٹر

6	خطوہ (قدم)	1 فٹ	304.80 ملی میٹر
7	ہاشمی میل	2625 گز	2.400300 کلومیٹر
8	فرسخ	4 میل 835 گز انگلش	7.200900 کلومیٹر
9	برید	17 میل 1580 گز انگلش	28.803600 کلومیٹر
10	مسافت قصر سلفی	تقریباً ساڑھے 13 میل انگلش	21.726144 کلومیٹر
11	مسافت قصر حنفی	48 میل مکمل انگلش	77.248212 کلومیٹر

وزن کے پیمانے

نمبر شمار	ہندی برطانوی	اوزان
1	8 چاول	1 رتی
2	8 رتی	1 ماشہ
3	12 ماشہ	1 تولہ
4	5 تولے	1 چھٹانک
5	4 چھٹانک	1 پاو
6	4 پاو	1 سیر
7	40 سیر	1 من
8	27 من 22 سیر	1 ٹن

اعشاری نظام

نمبر شمار	اعشاری اوزان	اعشاری اوزان
1	10 ملی گرام	1 سینٹی گرام





2	10 سینٹی گرام	1 ڈیسی گرام
3	10 ڈیسی گرام	1 گرام
4	10 گرام	1 ڈیکا گرام
5	10 ڈیکا گرام	1 ہیکٹو گرام
6	10 ہیکٹو گرام	1 کلو گرام
7	10 کلو گرام	1 میریا گرام
8	10 میریا گرام	1 کوئنٹل
	10 کوئنٹل	1 ایک میٹرک ٹن

لمبائی کے پیمانے

نمبر شمار	ہندی برطانوی	لمبائی	اعشاری لمبائی	
1	12 انچ	1 فٹ	10 ملی میٹر	1 سینٹی میٹر
2	3 فٹ	1 گز	10 سینٹی میٹر	1 ڈیسی میٹر
3	22 گز	1 چین	10 ڈیسی میٹر	1 میٹر
4	220 گز	1 فرلانگ	10 میٹر	1 ڈیکا میٹر
5	8 فرلانگ	1 میل	10 ڈیکا میٹر	1 ہیکٹو میٹر
6	1760 گز	1 میل	10 ہیکٹو میٹر	1 کلو میٹر

اسلامی اوزان اوران کا موجودہ وزن

1	خردل	1/16 رتی	7.59 ملی گرام
2	ارز (چاول)	1/8 رتی	15.18 ملی گرام
3	حبّہ	1/48 درہم	63.78 ملی گرام



4	طسوج	$\frac{1}{20}$1 رتی	127.57 ملی گرام
5	رطل	6 چھٹانک 2 تولے 9 ماشے	393.660 گرام
6	مدحجازی	9 چھٹانک	524.880 گرام
7	مدعراقی	13 چھٹانک 2 تولے 6 ماشے	787.320 گرام
8	صاع حجازی	2 سیر 4 چھٹانک	2.099520 گرام
9	صاع عراقی	3 سیر 6 چھٹانک	3.149280 کلوگرام
10	مکوک حجازی	3 سیر 6 چھٹانک	3.149280 کلوگرام
11	فرق حجازی	6 سیر 12 چھٹانک	6.298560 کلوگرام
12	فرق عراقی	10 سیر 2 چھٹانک	9.447840 کلوگرام
13	قفیز حجازی	27 سیر مکمل	25.194240 کلوگرام
14	قفیز عراقی	1 من 8 چھٹانک	37.791360 کلوگرام
15	قلہ	2 من 25 سیر 2 تولے 7 چھٹانک 6 ماشے	98.415000 کلوگرام
16	وسق حجازی	3 من 15 سیر	125.971 200 کلو گرام
17	وسق عراقی	5 من 2 سیر 8 چھٹانک	188.956 800 کلو گرام
18	کرحجازی	40 من 20 سیر	1511.654400 کلوگرام
19	کرعراقی	60 من 30 سیر	2267.481600 کلوگرام
20	نصاب زکوۃ سونا	7 تولے 6 ماشے	87.480 گرام





21	نصاب زکوۃ چاندی	52 تولے 6 ماشے	612.360 گرام

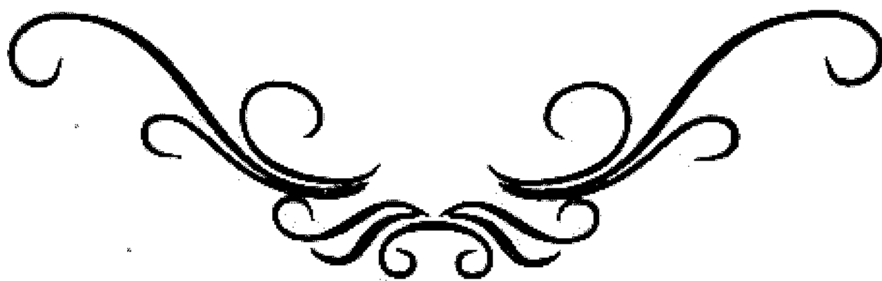
اوزان

	ہندی برطانوی پیمانے	اعشاری پیمانے
1	1 رتی	121.5 ملی گرام
2	1 ماشہ	972.0 ملی گرام
3	1 تولہ	11.664 گرام
4	1 چھٹانک	58.320 گرام
5	1 پاؤ	233.280 گرام
6	1 سیر	933.120 گرام
7	1 من	37.32480 کلوگرام
8	1 ٹن	1.016 میٹرک ٹن

نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں فاروق اصغر صارم رحمہ اللہ کی کتاب اسلامی اوزان اور مفتی شفیع صاحب کی اوزان شرعیہ سے کی گئی ہے۔



الاصطلاحات
فی
علم البیان و
علم المعانی
و البدیع



اصطلاحات علم بیان، علم معانی وبدیع

فصاحت

فصاحت کا معنی واضح اور ظاہر ہونا ہے جیسے کہا جاتا ہے أَصْبَحَ الصُّبْحُ عرب یہ اس وقت کہتے ہیں جب صبح خوب روشن ہو جائے۔

بلاغت

اچھے معنی کو صحیح و فصیح عبارت کے ساتھ ادا کرنا جو قلوب پر خوشگوار اثر پذیر ہو بلاغت ہے یہ ایک فن ہے اور قدرت کسی کسی کو عطا کرتی ہے۔

فصیح کلام

ایسے آسان اور سادہ سلیس انداز میں کلام کو پیش کرنا جو تنافر حروف سے خالی ہو، کلمات کو ادا کرنے میں مشکل نہ ہو، غیر مانوس کلمہ استعمال نہ کیا جائے اور قواعد کے اصولوں کے مخالف نہ ہو۔

اسلوب

معانی کو آسان سادہ اور سہل ترین الفاظ میں اس طریقے سے پیش کرنا کہ مخاطب خوب سمجھیں اور دل پر اثر ہو۔

اسلوب علمی

یہ اسلوب باقی اسلوبوں سے زیادہ موثر ہے اس کے لیے آسان الفاظ کا انتخاب، دلکش انداز اور حسن ترتیب پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔



اسلوب ادبی

اس میں معنوی اشیاء کو محسوس صورت میں اور محسوس کو معنوی شکل میں پیش کیا جاتا ہے اور اس کا سرچشمہ عمدہ خیالات اور حسن و جمال ہوتا ہے۔

اسلوب خطابی

اس اسلوب میں زوردار الفاظ اور مضبوط دلائل ہوتے ہیں جو دلوں پر اثر کرتے ہیں نیز اس میں اشاروں اور ضرب الامثال اور مترادفات کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

نوٹ

ہم نے آئندہ چند اوراق میں علم بیان اور علم معانی کی اصطلاحات کو مختصر نوٹ کر دیا ہے یاد رہے علم معانی اور علم بدیع تقریباً ایک چیز کے دو نام ہیں۔





اصطلاحات علم بیان

لغۃً

بیان کے لغوی معنی ظاہر و واضح ہونے کے ہیں اس فصیح گفتگو کو بھی کہتے ہیں جو مافی الضمیر کو ادا کرے۔

اصطلاحاً

۱۔ علم بیان وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے ایک مفہوم کو متعدد طرق سے ادا کرنے کا ڈھنگ معلوم ہو۔ علاوہ ازیں ان طرق میں بعض معنی مرادی پر دلالت کرنے میں دوسرے بعض طرق کی بہ نسبت زیادہ واضح ہوں خواہ یہ متعدد طرق بطریق کنایہ ہوں یا بطریق مجاز یا بطریق تشبیہ یا بطریق کنایہ ہوں۔

۲۔ وہ علم ہے جس میں قوانین کی رو سے ایک کلمہ کے معنی کو مختلف عبارت اور مختلف انداز سے ادا کیا جائے تاکہ کلام میں مزید حسن پیدا ہو۔

موضوع

وضوح و خفاء دلالت کے اعتبار سے الفاظ و عبارت اس علم کا موضوع ہے۔

غرض وغایت

معنی واحد کو تراکیب مختلفہ کے ساتھ بیان کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔

تشبیہ

ایک چیز یا چند چیزوں کا دوسری چیزوں کے ساتھ ایک وصف یا چند اوصاف میں لفظ کأن وغیرہ کے ساتھ شریک ہونے کو تشبیہ کہتے ہیں خواہ کاف ملفوظ ہو یا ملحوظ ہو۔



الفاظ تشبیہ

کاف، کأن، شبه، مثل، مماثل وغیرہ

ارکان تشبیہ

چار ہیں۔ مشبہ، مشبہ بہ، وجہ شبہ اور حرف تشبہ

مشبہ

جس کو تشبیہ دی جائے۔

مشبہ بہ

جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے۔

وجہ شبہ

وہ وصف جو طرفین میں مشترک ہو۔

حرف تشبیہ

کاف، کأن وغیرہ

مثال

زيد كالقمر في الحسن ”زید خوبصورتی میں چاند کی طرح ہے۔“

زید مشبہ، قمر مشبہ بہ، کاف حرف تشبیہ اور حسن وجہ شبہ ہے۔

اقسام تشبيه

تشبیہ مرسل

تشبیہ مرسل وہ ہوتی ہے جس میں حرف تشبیہ ذکر کیا جائے مثلاً زيد كالقمر یہ تشبیہ مرسل ہے کیونکہ اس میں حرف تشبیہ موجود ہے۔





تشبیہ موکد

تشبیہ موکد وہ ہوتی ہے جس میں حرف تشبیہ کو حذف کیا گیا ہو مثلاً زید قمر فی الحسن زید خوبصورتی میں چاند ہے، اس میں حرف تشبیہ حذف کردیا گیا ہے۔

تشبیہ مجمل

جس میں وجہ تشبیہ ذکر نہ کی جائے مثلاً زید کالقمر زید چاند جیسا ہے۔ اس تشبیہ میں وجہ تشبیہ ذکر نہیں کی گئی۔

تشبیہ مفصل

وہ تشبیہ ہے جس میں وجہ شبہ کو ذکر کیا جائے جیسے زید کالقمر فی الحسن زید خوبصورتی میں چاند کی مانند ہے۔

تشبیہ بلیغ

تشبیہ بلیغ وہ ہوتی ہے جس میں حرف تشبیہ اور وجہ شبہ دونوں کو ذکر نہ کیا جائے جیسے زید بدر زید چودھویں رات کا چاند ہے۔

تشبیہ تمثیل

تشبیہ تمثیل وہ ہوتی ہے جب وجہ شبہ ایک منظر ہو اور متعدد چیزوں سے ماخوذ ہو اسے تشبیہ تمثیل کہتے ہیں ایک منظر کو دوسرے منظر کے ساتھ تشبیہ دینا تمثیل کہلاتا ہے اگر وجہ شبہ متعدد چیزوں سے ماخوذ نہ ہوتی تو اس کو تشبیہ غیر تمثیل یا تشبیہ متعدد کہتے ہیں۔

تشبیہ متعدد

اگر وجہ شبہ متعدد اشیاء سے ماخوذ نہ ہو تو اس کو تشبیہ متعدد یا غیر تمثیل کہتے ہیں۔

مثال: وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ أَرْخٰى سُدُوْلَهٗ عَلَيَّ لِيَبْتَلِيْ

رات سمندر کے موج کی طرح ہے جس نے مجھ پر طرح طرح کے پردے ڈالے







تا کہ وہ مجھے آزمائے۔

تشبیہ اور تمثیل میں فرق

تشبیہ اگر تاویل کی محتاج ہو اس کو تمثیل کہا جاتا ہے گویا تمثیل تشبیہ ہی کی ایک قسم ہے تشبیہ اور تمثیل کے درمیان عام خاص من وجہ کی نسبت ہے یعنی ہر تشبیہ تمثیل ہو گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر تمثیل تشبیہ ہو اسرار البلاغت کی عبارت یہ ہے۔

تشبیہ میں ارکان تشبیہ کا ہونا ضروری ہے لیکن تمثیل میں ارکان تشبیہ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

بیان امکان مشبہ

جب مشبہ کی طرف کسی ایک عجیب وغریب بات کی نسبت کی گئی ہو جس کی غرابت اور اجنبیت مشبہ کے ذکر کیے بغیر دور نہ ہو سکتی ہو اس غرض کی تشبیہ کے لیے جو تشبیہ لائی جاتی ہے اس کو بیان مشبہ کہتے ہیں۔

بیان حال مشبہ

جب تشبیہ سے پہلے مشبہ غیر معروف الصفت ہو اور تشبیہ کے بیان کرنے سے وصف واضح کر دیا جائے تو اس غرض کے لیے جو تشبیہ لائی جاتی ہے اس کو بیان حال مشبہ کہتے ہیں۔

بیان مقدار حالت مشبہ

جب مشبہ کسی وصف میں مشہور ہو مگر اس کی مقدار کو واضح نہ کیا گیا ہو تو اس وصف کی مقدار کو بیان کر کے جو تشبیہ لائی جاتی ہے اس کو بیان مقدار حالت مشبہ کہتے ہیں۔

تقریر حال مشبہ

مشبہ کی طرف جو وصف منسوب کیا گیا ہو اگر وہ وضاحت کا محتاج ہے تو اس وصف کی

وضاحت کی غرض کے لیے جو تشبیہ لائی جاتی ہے اسے تقریر حال مشبہ کہتے ہیں۔

تزیین مشبہ

جب مشبہ کو خوبصورت انداز میں بیان کرنے کے لیے تشبیہ لائی جائے تو اس کو تزئین مشبہ کہتے ہیں۔

تقبیح مشبہ

مشبہ کو قبیح انداز میں بیان کرنے کے لیے تشبیہ لائی جاتی ہے تو اس کو تقبیح مشبہ کہتے ہیں۔

حقیقت اور مجاز

حقیقت

اسے کہتے ہیں کہ ایک لفظ جس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اگر اسی معنی موضوع لہ میں استعمال کیا جائے تو اسے حقیقت کہتے ہیں مثال اسد شیر کے معنی میں استعمال ہونا حقیقت ہے۔

مجاز

ایک لفظ جس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اگر اس کے سوا غیر معنی موضوع لہ میں استعمال ہو تو اسے مجاز کہتے ہیں جیسے لفظ اَسَدٌ سے مراد اگر رجل شجاع یعنی بہادر انسان ہو تو اسے مجاز کہتے ہیں مجاز میں معنی مراد لینے کے لیے دو شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو حقیقی معنی مراد لینے سے روک رہا ہو یہ قرینہ لفظی بھی ہو سکتا ہے اور حالیہ بھی۔

۲۔ معنی مجازی اور معنی حقیقی کے درمیان کوئی علاقہ بھی پایا جائے علاقہ مشابہت بھی

ہوسکتا ہے اور غیر مشابہت کا بھی۔

قرینہ حالیہ

قرینہ حالیہ سے مراد یہ ہے کہ سیاق وسباق کلام سے جو حالت سمجھی جارہی ہے وہ اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہاں حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ مجازی معنی مراد ہے جیسے أرسلنا العیون ہم نے جاسوس بھیجے قرینہ حالیہ ہے۔

مجاز عقلی

جب فعل یا شبہ فعل کو غیر فاعل کی طرف منسوب کردیا جائے جبکہ کوئی علاقہ بھی پایا جائے اور ایسا قرینہ بھی پایا جائے جو حقیقی فاعل کی طرف فعل کو منسوب کرنے سے روک رہا ہو اس کو مجاز عقلی کہتے ہیں۔

حذف

حذف اور زیادت دونوں مجاز کے قبیل سے ہیں حذف کی مثال ہے جیسے واسئل القریۃ کہے اصل میں عبارت یوں ہے واسئل اھل القریۃ مضاف الیہ مضاف کے حکم میں ہوتا ہے یعنی جب تخفیف وغیرہ کی غرض سے مضاف کو حذف کیا جائے اور مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام بنادیا جائے تو مضاف الیہ کا وہی اعراب ہوگا جو مضاف کا تھا گویا اس مثال میں نصب مجاز ہے اور حقیقت میں جر تھا۔

زیادت

جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم میں لفظ مثل پر (جر) جر مجاز ہے جو کاف کی زیادتی کے سبب آیا ہے حقیقت میں نصب تھا۔

استعارہ





استعارہ ہر وہ لفظ ہے کہ کسی قرینہ کی وجہ سے اس کے حقیقی معنی موضوع لہ کی بجائے غیر معنی موضوع لہ مراد لیا جائے جبکہ دونوں کے درمیان علاقہ مشابہت کا پایا جائے اور طرفین تشبیہ میں سے ایک کو حذف کر دیا جائے جیسے رأیت البحر میں نے سخی آدمی کو دیکھا بحر میں سخی مراد لینا استعارہ ہے کیونکہ حقیقی اور مجازی معانی کے درمیان علاقہ مشابہت کا ہے اور اس میں مشبہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

استعارہ تصریحیّہ

وہ استعارہ ہے جس میں مشبہ بہ صراحۃً موجود ہو مثلاً {کتاب أنزلناه إليك لتخرج الناس من الظلمات الى النور} ''ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی تا کہ تم لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر نور کی طرف لے آؤ۔ اس آیت میں ضلال کو ظلمت سے تشبیہ دی گئی ہے اور ہدایت کو نور کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور مشبہ کو حذف کیا گیا ہے اسے استعارۃ تصریحیۃ کہتے ہیں۔

استعارہ مکنیہ

وہ استعارہ ہے جس میں مشبہ بہ کو حذف کر دیا جائے اور کلام میں اس کے لوازمات میں سے کسی ایک کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کیا جائے مثلاً انی لأری رؤوسا قد أیقنت وحان قطافها وانی لصاحبها۔ یہ حجاج بن یوسف کا کلام ہے اس نے سروں کو پھلوں سے تشبیہ دی ہے اس مثال میں مشبہ بہ یعنی ثمرات کو حذف کر دیا گیا اور مشبہ بہ کے لوازمات میں سے ایک کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ أیقنت ہے۔

استعارہ اصلیہ

وہ لفظ ہے جس میں استعارہ جاری ہو اگر وہ اسم جامد یا مصدر رہو اس کو استعارہ اصلیہ

کہتے ہیں۔

استعارہ تبعیہ

وہ لفظ جس میں استعارہ جاری ہو اگر وہ اسم مشتق ہو یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، اسم آلہ یا فعل ہو تو اس کو استعارہ تبعیہ کہتے ہیں مثلاً {لما سكت عن موسى الغضب أخذ الألواح وفي نسختها هدى ورحمة للذين هم لربهم يرهبون} ۔ جب موسیٰ کا غصہ پرسکون ہو گیا یہاں غصہ کے ختم ہونے کو پرسکون چیز سے تشبیہ دی ہے پھر مشبہ بہ کو حذف کر کے اس کے لازم سکت کو بیان کیا گیا ہے جو فعل ہے اس کو استعارہ تبعیہ کہتے ہیں۔

استعارہ ترشیحیہ

جب استعارہ اپنے قرینہ کے ساتھ مکمل ہو جائے اور اس کے بعد کلام میں مشبہ بہ کے مناسبات میں سے کچھ ذکر کیے جائیں تو اس کو استعارہ مرشحہ کہتے ہیں مثال۔ {اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى فما ربحت تجارتهم} یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی لہٰذا ان کی تجارت سود مند نہ ہوئی۔ اس مثال میں اشتروا مشبہ بہ ہے جس کو اختاروا مشبہ کی جگہ رکھا ہے جس پر هدى اور ضلالة کا قرینہ دلالت کرتا ہے استعارہ مکمل ہو جانے کے بعد فما ربحت تجارتهم کلام میں زائد ہے اور اشتروا کے مناسبات میں سے ہے جو کہ مشبہ بہ ہے اس لیے اس کو استعارہ مرشحہ کہتے ہیں۔

استعارہ تمثیلیہ

استعارہ تمثیلیہ وہ ہے جو غیر موضوع لہ کے معنی میں استعمال ہو اور دونوں معنوں کے مابین علاقہ مشابہت کا ہو استعارہ تمثیلیہ میں مشبہ محذوف ہوتا ہے اور مشبہ بہ مذکور ہوتا ہے





اس میں قرینہ ہمیشہ حالیہ ہوتا ہے مثال عاد السیف إلی قرابہ وحل اللیث لی منبع غابہ۔ یہاں سیف کا حقیقی معنی مراد نہیں جب کوئی مجاہد سفر کے بعد گھر لوٹے تو کہا جاتا ہے تلوار اپنے میان میں کوئی شیر اپنے جنگل کے کچھار میں لوٹ آیا یہاں سیف کا حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے مراد وہ مجاہد ہے جو تلوار کی طرح امور کو تیزی سے کر گزرتا ہے ان کے درمیان علاقہ حالیہ ہے اس میں مشبہ محذوف ہے اور مشبہ بہ مذکور ہے۔

استعارہ

اسے کہتے ہیں کہ مستعار لہ اور مستعار منہ کے مابین علاقہ تشبیہ کا ہو اور مشبہ مشبہ بہ میں سے کوئی ایک مذکور ہو جیسے رأیت القمر اس مثال میں مشبہ بہ قمر تو مذکور ہے لیکن مشبہ مذکور نہیں ہے مشبہ خوبصورت آدمی مذکور نہیں ہے۔

استعارہ مفیدہ

لفظ کو حقیقی معنی میں استعمال کرنے کی بجائے لازم میں استعمال کرنا جب کہ دونوں معانی کے درمیان علاقہ مشابہت کا ہو اس کو استعارہ مفیدہ کہتے ہیں۔

مقیدہ

مقیدہ استعارہ وہ ہے جس کے ذکر کرنے سے کوئی فائدہ حاصل ہو مثلا رأیت بحرا اس مثال میں بحر سے غرض انسان کی سخاوت وفیاضی کا بیان ہے ایسے ہی رأیت قمرا وشمسا مراد اور غرض انسان کی سخاوت وفیاضی کا بیان ہے اگر دونوں مثالوں میں استعارہ ترک کیا جائے تو اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

استعارہ غیر مفیدہ

استعارہ غیر مفیدہ وہ ہے جس کے ذکر سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو مثلاً لفظ التنفہ (ہونٹ) انسان کے لیے وضع کیا گیا ہے اگر اس کو گھوڑے کے لیے استعمال کیا جائے تو

کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ایسے ہی لفظ مرسن حیوان کے ماتھے کی جگہ کے لیے وضع کیا گیا ہے جہاں رسی ڈالی جاتی ہے اگر اس کو ناک کے لیے استعمال کیا جائے تو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

تشبیہ مفرد

اس تشبیہ میں مشبہ مشبہ بہ دونوں مفرد حسی یا مفرد عقلی ہوتے ہیں مثلاً چہرے کو آفتاب یا ماہتاب سے تشبیہ دینا، قد کو سرو سے تشبیہ دینا، رخسار کو پھول سے تشبیہ دینا مثلاً برگ گل پر رکھی گئی شبنم کا موتی باد صبح اور اس موتی کو چمکاتی ہے سورج کی کرن شبنم کے قطرے کو موتی سے تشبیہ دی گئی ہے مشبہ اور مشبہ بہ دونوں حسی ہیں اور مفرد گزر جا عقل سے آگے کہ یہ خود چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے۔ عقل مشبہ مفرد عقلی اور چراغ راہ مشبہ بہ مفرد حسی ہے۔

تشبیہ متعدد

طرفین تشبیہ (مشبہ اور مشبہ بہ) میں کئی وجوہ تشبیہ ہوں اور ان میں سے ہر ایک الگ الگ ہو لہٰذا اگر ان میں سے کسی ایک وجہ تشبیہ کو حذف کر دیں تو بقیہ وجوہ تشبیہ میں کوئی فرق واضح نہ ہو مثلاً کا لفاکهة فی شکلها ولونها وحجمها وحلاوتها۔ ''یہ اپنی شکل، رنگ، حجم اور مٹھاس میں پھل کی طرح ہے۔''

مذکورہ بالا چار وجوہ تشبیہ مستقل ہیں اگر ان میں سے کسی ایک وجہ کو حذف بھی کر دیں تو بقیہ وجوہ تشبیہ میں کچھ فرق واقع نہ ہوگا۔

تشبیہ مرکب

اس میں بھی وجوہ تشبیہ متعدد ہوتے ہیں مگر ہر ایک الگ الگ نہیں ہوگا مگر وہ من حیث المجموع تشبیہ ہوتی ہے گویا وہ وجوہ متعدد مل کر وجہ واحد شمار ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے





کہ اگر ایک وجہ بھی نکال دی جائے تو تشبیہ میں خلل پڑ جاتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا﴾[الجمعة:٥]

''ان لوگوں کی مثال جنھیں تورات دی گئی ہے پھر انھوں نے اس پر عمل نہ کیا ایسے ہے جیسے گدھے پر کتابیں لاد دی گئی ہوں جنھیں وہ اٹھاتا ہے۔''

تشبیہ ضمنی

یہ ایک ایسی تشبیہ ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ ایک مشہور تشبیہ کی صورت میں نہیں پائے جاتے بلکہ ترکیب میں اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے مثلاً

لَا تُنْكِرِيْ عَطَلَ الْكَرِيْمِ مِنَ الْغِنٰى
فَالسَّيْلُ حَرْبٌ لِلْمَكَانِ الْعَالِي

ایک سخی آدمی کے دولت سے خالی ہونے کو عجیب وغریب مت سمجھ کیونکہ سیلاب ہمیشہ بلند جگہ سے لڑائی (جنگ) کرتا ہے۔

تشبیہ اور تشابہ میں فرق

ایک چیز کی کسی صفت کو واضح کرنے کے لیے عموماً اس چیز سے تشبیہ دی جاتی ہے جس میں وہ صفت (یا وجہ شبہ) نمایاں اور واضح ترین ہو مثلاً یہ واضح کرنے کے لیے کہ فلاں چیز ٹھنڈی ہے ہم اسے برف سے تشبیہ دیتے ہیں کیونکہ برف میں ٹھنڈک بڑی شدت سے محسوس ہوتی ہے یعنی وہ چیز تشبیہ ہے جبکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں کسی ایک صفت یا زیادہ صفات کا اشتراک ہوتا ہے اور مشبہ بہ میں وہ صفات زیادہ واضح ہوتی ہیں مثلاً

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

لب مشبہ، گلاب کی پنکھڑی مشبہ بہ اور نازکی وجہ تشبیہ، سی حرف تشبیہ۔ ظاہر ہے کہ





وجہ تشبیہ مشبہ بہ میں بدرجہ اتم موجود ہے اس لیے یہ تشبیہ عمدہ ہے۔

تشبیہ اور استعارہ

ایک شخص نہایت نڈر، دلیر اور بہادر ہے اس مطلب کو اگر ہم یوں ادا کریں کہ فلاں شخص شیر کی مانند ہے تو یہ تشبیہ ہوگی اور اگر یہ کہا جائے کہ میں نے آج اس شیر کو دیکھا اور اس سے مراد وہ شخص ہو تو یہ استعارہ ہوگا۔ اس مطلب کے ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ شیر کا نام بھی نہ لیا جائے بلکہ شیر کے جو خصائص ہیں اس شخص کی نسبت استعمال کیے جائیں تو یہ بھی استعارہ ہوگا جو پہلے استعارہ کی نسبت زیادہ لطیف ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی شخص کو طاقت و جرأت کی وجہ سے شیر کی مانند کہنا تشبیہ ہے اور فقط شیر کہنا استعارہ ہے اسی طرح خوبصورت بچہ کو چاند کی مانند کہنا تشبیہ ہے اور صرف چاند کہنا استعارہ ہے تشبیہ اور استعارہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ تشبیہ میں حقیقی معنی مراد ہوتے ہیں استعارہ میں مجازی۔

سببیت

سبب بول کر مسبب مراد لیا جائے اسے علاقہ سببیت کہتے ہیں۔

مثال

لَهُ أَيَادٌ عَلَيَّ سَابِغَةٌ   أُعَدُّ مِنهَا وَلَا أُعَدِّدُهَا

مجھ پر ان کے بڑے احسانات ہیں میں خود بھی ان میں شمار ہوتا ہوں اور میں انہیں شمار نہیں کر سکتا۔

متنبی کے اس شعر میں ید سے مراد نعمت سببیت ہے اس معنی اور حقیقی معنی کے درمیان سببیت کا علاقہ ہے کیونکہ سخاوت کا سبب ہاتھ ہی بنتا ہے۔

مسببیت

مسببیت بول کر سبب مراد لیا جائے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

{يُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَآءِ رِزْقًا}





''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسمان سے رزق اتارتا ہے۔''

غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آسمان سے ہمارے لیے رزق نہیں اترتا بلکہ بارش اترتی ہے اس سے زمین سیراب ہوتی ہے پودے اگتے ہیں جو ہماری خوراک وروزی کا سبب ہے۔ یہاں مجازی معنی مراد ہے اور علاقہ حقیقت ومجاز کے درمیان مسببیت کا ہے۔

علاقہ جزئیت

یعنی جز بول کر کل مراد لیا جائے جیسے وأرسلنا العيون ہم نے جاسوس بھیجے ۔عین کا حقیقی معنی آنکھ ہے اس سے جاسوس مراد لینا مجاز ہے اور ان دونوں کے درمیان جزئیت کا علاقہ ہوگا کیونکہ جاسوس کے جسم کا ایک اہم ترین چیز آنکھ ہے اور یہ جسم کی چیز ہے اب عین بول کر جاسوس مراد لینا مجاز ہے اور علاقہ جزئیت کا ہے قرینہ حالیہ ہے جو لفظ أرسلنا ہے۔

علاقہ الکلیۃ

کل بول کر جز مراد لیا جائے جیسے {يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ} وہ اپنی انگلیوں کو کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں یہاں یہ معنی مراد نہیں لیا جا سکتا کیونکہ انگلیوں کا کانوں میں ڈالنا محال ہے اور سرا معنی مجازی ہے یعنی انگلیوں کے پوروں کو کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں اور یہ معنی ممکن ہے انگلیاں بول کر پورے مراد لینا مجاز ہے علاقہ کلیت کا ہے کیونکہ کل بول کر جز مراد لیا گیا ہے۔

علاقہ حالیہ

حال بول کر محل مراد لینا علاقہ حالیت کا ہے {إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ} انسان نعیم میں نہیں ہو سکتا مقام نعیم میں اترتا ہے تو نعیم بول کر مقام نعیم مراد لینا علاقہ حالیت کہلاتا

ہے۔

علاقہ محلیة

محل بول کر حال مراد لینا مثلا النهر يجرى

نہر بہہ رہی ہے اس جملے کا حقیقی معنی یہ ہے کہ نہر بہہ رہی ہے یہ معنی ناممکن اور محال ہے دوسرا معنی یہ ہے کہ نہر کا پانی بہہ رہا ہے یہ معنی ممکن ہے اور مجاز ہے گویا محل بول کر حال مراد لیا گیا ہے دونوں کے درمیان علاقہ محلیت کا ہے۔

اعتبار ما کان

اعتبار ما کان بول کر ما یکون مراد لیا جائے جیسے {واتوا اليتامى اموالهم} یہاں یتامی کا معنی حقیقی چھوٹے بچے ہیں جن کے والدین فوت ہو جائیں لیکن یہ معنی مراد نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ یتامی جب سن رشد کو پہنچ جائیں تو انھیں مال دے دو تو یہاں کلمہ یتامی کو راشدین کے معنی بالغین کے معنی میں علاقہ ما کان کے اعتبار سے استعمال کیا گیا ہے۔

اعتبار ما یکون

ما یکون بول کر اعتبار ما کان مراد لیا جائے جیسے نوح علیہ السلام نے فرمایا: {وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا} نومولود تو فاجر کافر نہیں ہوتا تو اس کو یہاں فاجر و کافر کہا گیا ہے اعتبار ما یکون کے اعتبار سے کہا گیا ہے۔

کنایہ

کنایہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جب بولا جائے تو اس سے اس کے لازم معنی مراد لیے جائیں اور پہلا معنی بھی مراد لینا جائز ہے کنایہ کی تقسیم مکنی عنہ کے حساب سے تین قسم کی ہے یعنی مکنی عنہ تین حالتوں سے خالی نہیں ہوگا کبھی مکنی عنہ موصوف ہوتا ہے کبھی صفت ہوتا ہے





اور کبھی مکنی نسبت ہوتا ہے۔مثال

فُلَانَةٌ بَعِيْدَةٌ مَهْوَى الْقُرط

فلاں عورت کی بالیوں کے گرنے کی جگہ بلند ہے یہ کنایہ کہ اس کی گردن لمبی ہے تو گویا یہ صفت کنایہ ہے۔دوسری مثال

وَجَبَتْ فِيْكَ بِنْتُ عَدْنَانَ دَارًا ذَكَرْتَهَا بِدَاوَةِ الْأَعْرَابِ

یہ کنایہ عن الموصوف ہے۔

تیسری مثال: اَلْمَجْدُ بَيْنَ ثَوْبَيْكَ بزرگی تیرے دو کپڑوں کے درمیان ہے یہ کنایہ عن النسبت ہے۔

علم معانی

لغۃ

مَعَانِي مِعْنًى کی جمع ہے جو عنایت بمعنی توجہ سے ماخوذ ہے یعنی بکسر النون بمعنی مطلب ومقصد اسم ظرف ہے اور مَعْنًى بفتح النون والف مقصورہ ب معنی مراد ومطلوب، مدعا ومنشاء وغیرہ اسم مفعول کا صیغہ ہے جو اصل میں مَعْنوِيٌّ تھا تعلیل اور تخفیف کی وجہ سے مَعْنًى ہوگیا۔

اصطلاحاً

۱۔ علم معانی خواص تراکیب کلام بلغاء کے تتبع کو کہتے ہیں تاکہ ان خواص پر آگاہی ہوجانے سے کلام کو مقتضی الحال کے مطابق کرنے میں غلطی واقع ہونے سے احتراز ہو سکے۔

۲۔ معانی وہ علم ہے جس سے عربی لفظ کے وہ حالات معلوم ہوتے ہیں جن کے ذریعہ لفظ مقتضی الحال کے مطابق ہوتا ہے۔



غرض وغایت

کلام کو مقتضاء حال کے مطابق ترکیب دینے میں خطا واقع ہونے سے بچنا۔

موضوع

تراکیب بلغا بایں حیثیت کہ وہ مقتضاء حال کے مطابق ہوں۔

کلمہ وکلام

کلمہ اور کلام یا خبر ہوگا یا انشاء

خبر

وہ کلام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے اگر کلام واقع کے مطابق ہے تو اس کا کہنے والا صادق (سچا) اگر کلام واقع کے مطابق نہیں تو کہنے والا جھوٹا ہے۔

انشاء

جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔

ان دونوں خبریہ اور انشائیہ کے دو رکن ہوتے ہیں پہلے کو محکوم (مسند الیہ) اور دوسرے کو محکوم بہ (مسند) کہتے ہیں۔

خبر کا فائدہ

خبر دو مقاصد کے لیے لائی جاتی ہے۔

۱۔ مخاطب کو فائدہ پہنچانا کہ مخاطب یا سامع اس خبر سے واقف ہو گیا ہے اور اسے فائدۃ الخبر کہتے ہیں۔

۲۔ سامع کو فائدہ پہنچانا اس بات سے کہ متکلم اس حکم سے واقف ہے اسے لازم الفائدہ کہتے ہیں۔

مساوات

ایسی کلام لائی جائے جس میں الفاظ معنی کے برابر ہوں اور معنی الفاظ کے برابر ہوں یعنی ایک دوسرے سے گھٹنے بڑھنے نہ پائیں ایسی کلام کو مساوات کہتے ہیں۔

ایجاز

معنی کثیرہ کو قلیل ترین الفاظ میں سمو دینا بشرطیکہ بات واضح ہو رہی ہو اس کو ایجاز کہتے ہیں۔

ایجاز قصر

بہت سے معنی کو قلیل ترین الفاظ میں ادا کر دینا بشرطیکہ کچھ حذف نہ ہوا ہو اس کو ایجاز قصر کہتے ہیں۔

ایجاز حذف

وہ قلیل عبارت جو کثیر معنی پر دلالت کرے اور اس عبارت سے کوئی لفظ جملہ یا کئی جملے حذف کیے گئے ہوں اور کوئی قرینہ ان کے حذف ہونے پر دلالت کر رہا ہو تو اس کو ایجاز و حذف کہتے ہیں۔

اطناب

جب کسی فائدہ کے لیے کلام میں معانی سے زائد لائے جائیں تو معانی پر الفاظ کی زیادتی کو اطناب کہتے ہیں۔

تجنیس

جب کلام میں دو ایسے الفاظ ذکر کیے جائیں جو معنی کے لحاظ سے مختلف ہوں لیکن بولنے میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوں اس کو تجنیس کہتے ہیں۔

تجنیس عام

۱۔ نوع حروف ۲۔ شکل حروف ۳۔ تعداد حروف

۴۔ترتیب حروف: وہ دو لفظ جو چار چیزوں میں متحد ہوں اسے تجنیس تام کہتے ہیں۔

تجنیس ناقص

جب کوئی دو لفظ معنوں کے لحاظ سے بھی مختلف ہوں اور مذکورہ چار امور میں کسی ایک سے بھی مختلف ہوں۔

اقتباس

جب کسی کلام میں نثر یا شعر، قرآن پاک یا حدیث پاک کا کچھ حصہ اس طرح سمو دیا جائے کوئی قرینہ اس چیز پر دلالت کرنے والا نہ ہو کہ مذکور عبارت میں کوئی عبارت ذکر کی گئی ہے ایسے کلام کو بلاغت کی اصطلاح میں اقتباس کہتے ہیں۔

سجع

دو فقروں کے آخری حروف کے متفق اور ایک جیسے ہونے کو سجع کہتے ہیں جیسے حدیث رسول ہے۔

توریہ

توریہ یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام میں ایک لفظ مفرد لائے جس کے دو معنی ہوں ایک معنی قریبی اور ظاہر ہو اور غیر مراد ہو دوسرا معنی بعید اور خفی ہو تو اس کو توریہ کہتے ہیں۔

طباق

جب کسی کلام میں ایک شے اور اس کی ضد دونوں جمع ہو جائیں تو اس کو طباق کہتے ہیں۔

طباق ایجاب

اگر دونوں ضدیں ایجاب وسلب کے لحاظ سے مختلف نہ ہوں تو اس کو طباق ایجاب





کہتے ہیں۔

طباق سلب

طباق سلب اس کو کہتے ہیں کہ دو ضدیں ایجاب سلب کے لحاظ سے مختلف ہوں۔

مقابلہ

متکلم کے لیے پہلے دو الفاظ المعانی لے آئے بعض میں بالترتیب بالمقابل ذکر کر کے اس کو بلاغت کی اصطلاح میں مقابلہ کہتے ہیں۔

حسن تعلیل

جب کوئی ادیب صراحۃً یا ضمناً کسی چیز کی مشہور و معروف علت کو ترک کر کے نئی علت کا ذکر کرے جس سے اس نے قصد کیا اور جو مقصود کے مطابق ہے اس کو حسن تعلیل کہتے ہیں۔

اسلوب حکیم

جب متکلم مخاطب یا سائل کو غیر متوقع جواب دے اس لیے کہ یا تو اس کا سوال قابل التفات نہیں تھا یا اس لیے کہ اس کا جواب عقل و دانش سے بلند و قوی ہے تو متکلم کے ایسے جواب کو اسلوب حکیم کہتے ہیں۔

تجاہل عارفانہ

ایسی بات کہ جس کو معلوم کرنے کے باوجود کسی نکتہ کی خاطر جان بوجھ کر جاہل بن جائے اس کو تجاہل عارفانہ کہتے ہیں۔

رجوع

کسی چیز کے لیے ایک وصف لانا پھر اس کو ترک کر کے کسی نقطہ کی خاطر دوسرا وصف ثابت کرنے کو رجوع کہتے ہیں۔

لف نشر

کچھ چیزوں کو ذکر کرنا پھر بالترتیب ان کے مناسبات کو بیان کرنے کو لف ونشر کہتے ہیں۔

مبالغہ

بات کو خوب بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کو مبالغہ کہتے ہیں۔

تلمیح

ایک کلام میں دو یا دو سے زائد الفاظ کو لانا جو کسی اہم واقعہ کی طرف اشارہ کریں وہ واقعہ حقیقی ہو یا فرضی۔



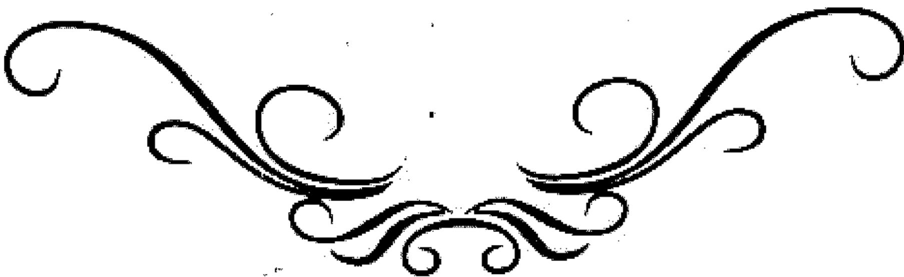




الاصطلاحات

فی

علم النحو



اصطلاحات علم النحو

علم نحو کی تعریف

عربی کا علم نحو وہ علم ہے کہ جس میں اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

موضوع

اس کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

غرض وغایت

کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے مثلاً زید، دار دخل، فی یہ چار کلمے ہیں ان چاروں کو جوڑ کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علم نحو سے حاصل ہوتا ہے۔

علم نحو کی فضیلت

الصَّرْفُ أُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ أَبُوْهَا

صرف علوم کی ماں ہے اور نحو ان کا باپ۔

النَّحْوُ فِي الْعُلُوْمِ كَالْبَدْرِ فِي النُّجُوْمِ

نحو علوم میں ایسے ہے جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں۔

النَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

نحو کی حیثیت کلام میں اس طرح ہے جس طرح کھانے میں نمک۔

تَعَلَّمُوا النَّحْوَ كَمَا تَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ

علم نحو کو ایسے سیکھو جیسے تم دین کے معاملے میں سنت اور فرض کو سیکھتے ہو۔

کلمہ

کلمہ وہ لفظ ہے جو ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

لفظ

جو بول انسان کے منہ سے نکلے اسے لفظ کہتے ہیں۔

مفرد

مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو اپنے معنی دے۔

اسم

جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ، عِلْمٌ، مِفْتَاحٌ۔

فعل

وہ کلمہ جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے جیسے نَصَرَ، يَنْصُرُ۔

حرف

وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر معلوم نہ ہوں جیسے مِنْ (سے) فِیْ (میں)۔

مصدر

وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسماء مشتق ہوتے ہیں یہ مصدری معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے نَصْرٌ (مدد کرنا) حِفْظٌ (یاد کرنا)۔



جامد

وہ اسم جو نہ کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی لفظ بنے جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)

مشتق

وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہے جیسے ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ اور مَضْرُوْبٌ ہے۔

مرکب

دو یا دو سے زیادہ کلمات کے مجموعہ کو مرکب کہتے ہیں جیسے کِتَابُ اللّٰہِ (اللہ کی کتاب)

مرکب مفید

دو یا دو سے زیادہ کلمات کا وہ مجموعہ جس کو سننے کے بعد سننے والے کو کسی چیز کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو اور اس میں فائدہ بخش نسبت پائی جائے اس ضمن میں سننے کی مزید خواہش نہ ہو۔ اس کو مرکب تام، جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں جیسے اِقْرَءِ الْقُرْآنَ (تو قرآن پڑھ) اور اس کو مرکب اسنادی بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید

دو یا دو سے زیادہ کلموں کا وہ مجموعہ جن کے سننے کے بعد مخاطب کو پوری بات سمجھ نہ آئے بلکہ مزید سننے کا خواش مند ہو جیسے رِیْشُ قَلَمٍ۔

مرکب اضافی

یہ وہ مرکب ہے جس میں ایک کلمے کو دوسرے کلمے کے ساتھ بتقدیر حرف جر ملایا جائے اور اس کے اردو ترجمہ میں کا کے کی آجائے، پہلے کلمہ کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں مضاف الیہ کا آخر ہمیشہ مجرور ہوا کرتا ہے جیسے رَسُوْلُ اللّٰہِ (اللہ کا

رسول)

مرکب توصیفی

وہ مرکب ہے جس میں دوسرا کلمہ پہلے کلمہ کی اچھی یا بری صفت بیان کرے، پہلے کلمے کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں موصوف اور صفت کے آخر میں ایک ہی قسم کا اعراب ہوتا ہے۔ جیسے اَلْغُصْنُ الْمُثْمِرُ (پھل دار ٹہنی)

مرکب تعدادی (بنائی)

وہ مرکب جو تعداد بیان کرے جیسے اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ (تئیس) اور یہ گیارہ سے لے کر ناوے تک اسماء اعداد ہیں۔

مرکب مزجی (منع صرف)

وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مل کر ایک کلمہ بن گئے ہوں جیسے بَعْلَبَكّ (نام قلعہ) مَعْدِیْکَرِبَ (نام شخص)

مرکب صوتی

وہ مرکب ہے جس کے ساتھ جاندار چیز کو بلایا جاتا ہے یا جاندار اور بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کیا جاتا ہے جیسے غَاقِ غَاقِ (کوے کی آواز) نِخْ نِخْ (اونٹ بٹھانے کی آواز) اُخْ اُخْ (کھانسنے کی آواز)

جملہ اسمیہ

وہ جملہ ہوتا ہے جس کا پہلا جز مسند الیہ (جس کی طرف نسبت کی جائے) ہوتا ہے اس کو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرا جزء مسند (جس کو منسوب کیا جائے) ہوتا ہے اس کو خبر کہتے ہیں مبتدا اور خبر دونوں کے آخر میں رفع ہوتا ہے جیسے اَلْمُجْتَهِدُ فَائِزٌ محنتی کامیاب ہے۔

جملہ فعلیہ

وہ جملہ ہوتا ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے فعل کو مسند اور فاعل کو مسند الیہ کہتے ہیں جیسے ذَهَبَ التِّلْمِيْذُ شاگرد گیا یَحْرُسُ الْحَارِسُ چوکیدار حفاظت کرتا ہے۔

واحد

واحد وہ اسم ہوتا ہے جو ایک فرد پر دلالت کرتا ہے جیسے شَارِعٌ (راستہ)

تثنیہ

وہ اسم ہوتا ہے جو دو افراد یا دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے جیسے شارعان (دو راستے)

جمع

وہ اسم ہوتا ہے جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرتا ہے جیسے أَشْجَارٌ (بہت سے درخت)۔

جمع سالم

وہ جمع ہے جس کے واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت رہتا ہے صرف اس کے آخر میں کچھ حروف بڑھا دیے جاتے ہیں جیسے عَامِلٌ سے عَامِلُوْنَ (بہت سے مزدور)۔

جمع مکسر

وہ جمع ہوتی ہے جس کے واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت نہیں رہتا اس کی بناوٹ ٹوٹ جاتی ہے جیسے شَجَرٌ سے أَشْجَارٌ۔

جمع مذکر سالم

وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ مذکر افراد پر دلالت کرتی ہے یہ واحد کے آخر میں واوٌ





ساکن، نون مفتوح یا یائے ساکن نون مفتوح لگانے سے بن جاتی ہے جیسے عَاقِلٌ (عقلمند) سے عَاقِلُوْنَ

جمع مؤنث سالم

وہ جمع ہوتی ہے جو دو سے زیادہ مؤنث افراد پر دلالت کرتی ہے اور یہ واحد کے آخر سے 'ۃ' ہٹا کر اس کی جگہ 'ات' لگانے سے بنتی ہے جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

جمع قلت

اس کا اطلاق تین سے لے کر دس تک افراد پر ہوتا ہے جیسے ثَوْبٌ سے اَثْوَابٌ۔

جمع کثرت

یہ جمع تین سے لے کر غیر محدود افراد کے لیے استعمال کی جاتی ہے جیسے جَبَلٌ سے جِبَالٌ (بہت سے پہاڑ)

جمع منتہی الجموع

وہ جمع جس سے مزید جمع مکسر نہیں بن سکتی اس کا پہلا اور دوسرا حرف مفتوح ہوتے ہیں اور تیسری جگہ الف ساکن اور اس کے بعد والا حرف مکسور ہوتا ہے۔ جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ۔

مذکر

وہ اسم جس میں تانیث کی کوئی علامت نہیں ہوتی۔ جیسے تُفَّاحٌ (سیب)

مؤنث



وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا معنیً ہوتی ہے اس کی تین علامتیں ہیں ۃ یہ علامت اسماء جامدہ اور صفات دونوں کے ساتھ آتی ہے جیسے غُرْفَةٌ اسم جامد (کمرہ)

الف مقصورہ

یہ صفت مشبہ اور اسم تفضیل کی مؤنث کے لیے آتی ہے جیسے حُسْنٰی

الف ممدودہ

یہ علامت صفت مؤنث اور اسم کے آخر میں آتی ہے جیسے حَمْرَآءُ

مؤنث حقیقی

وہ مونث ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار ہوتا ہے جیسے بَقَرَۃٌ (گائے)

مؤنث لفظی

وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں نر جاندار نہیں ہوتا اور اس میں کبھی علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) بُشْرٰی (خوشخبری)

اس کو مؤنث قیاسی کہتے ہیں اور کبھی علامت تانیث لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اسے مؤنث سمجھا جاتا ہے جیسے اُذُنٌ (کان) شَمْسٌ (سورج) دَارٌ (گھر) اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

معرب

معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے یعنی کبھی اس کے آخر میں زبر، کبھی زیر، کبھی پیش اور کبھی جزم اور کبھی ان حرکات کے قائم مقام والا 'و، ا، ی' آجاتے ہیں۔

اس کو اسم متمکن بھی کہتے ہیں یعنی وہ کلمہ جو اعراب کو قبول کرتا ہے جیسے قَدِمَ الْغَائِبُ (غائب آیا) رَأَیْتُ الْغَائِبَ (میں نے غائب کو دیکھا)، سَلَّمْتُ عَلَی الْغَائِبِ (میں نے غائب کو سلام کیا) ان مثالوں میں غائب اسم معرب ہے جس کا آخر بدلتا رہتا ہے یہ مبنی الاصل کے مشابہ نہیں ہوتا۔

مبنی

مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے یعنی پیش کی بجائے زبر اور زبر کی بجائے زیر نہیں آتی جیسے قَدِمَ مَنْ نَصَرَنِيْ، زُرْتُ مَنْ نَصَرَنِيْ، سَلَّمْتُ عَلٰى مَنْ نَصَرَنِيْ۔ اسے اسم غیر متمکن بھی کہتے ہیں ان مثالوں میں مَنْ مبنی ہے جو ایک ہی حالت پر قائم ہے یہ مبنی الاصل کے مشابہ ہوتا ہے۔

مبنی الاصل

وہ کلمہ ہے جو اصل وضع میں مبنی ہوتا ہے کسی دوسرے کلمے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہیں ہوتا اس کی تین قسمیں ہیں فعل ماضی، امر حاضر معروف، تمام حروف۔

مبنی الاصل کے مشابہ

اس سے مراد وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کی مشابہت کی چار صورتیں ہیں۔

وہ اسم تعداد حروف میں حرف کے مشابہ ہوتا ہے جیسے 'تُ، نَا' وہ اسم فعل کے قائم مقام ہونے میں عامل کا اثر قبول نہ کرنے میں مبنی الاصل سے مشابہ ہوتا ہے۔ جیسے نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ (تو اُتر) اپنا معنی ظاہر کرنے میں حروف کی طرح غیر کا محتاج ہوتا ہے جیسے اَلَّذِيْ، هٰذَا۔ وہ اسم معنی میں مبنی الاصل حرف کے مشابہ ہوتا ہے جیسے مَتٰى، أَيْنَ یہ 'أ' حرف استفہام کے مشابہ ہیں۔

غیر مرکب

اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو ترکیب کلام میں اعراب قبول کر سکتا ہے مگر جب اس کے ساتھ عامل متصل نہ ہو تو مبنی ہوتا ہے جیسے شَجَرٌ، قَلَمٌ۔

یعنی مبنی وہ لفظ ہوتا ہے جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے۔

اعراب

اعراب کا لغوی معنی ظاہر کرنا اور اس سے مراد وہ شے ہے جس کے ساتھ معرب کا آخر بدلتا ہے جیسے زبر، زیر اور پیش اس کو اعراب بالحرکت کہتے ہیں۔ اعراب میں اصل تو یہ ہے کہ زبر، زیر اور پیش سے ہو مگر کئی کلمات میں ان حرکات کی جگہ واؤ، الف اور یاء بھی آجاتے ہیں اور اسے اعراب بالحرف کہتے ہیں۔ اسم کا اصل اعراب پیش، زبر اور زیر اور فعل کا پیش، زبر اور جزم ہے۔

عامل

وہ شے ہے جو معرب کلمے کے آخر میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے جیسے جَآءَ الْخَبَّازُ (نان بائی آیا) اس میں جاء عامل، اَلْخَبَّاز معرب، ز کا پیش اعراب اور ز محل اعراب ہے۔

عامل لفظی

جیسے حروف جارہ اور حروف ناصبہ اور یہ ۹۸ ہیں۔

عامل معنوی

کہ کلمہ لفظی عامل سے خالی ہو اور یہ حرف دو ہیں مبتدا کا عامل، فعل مضارع جبکہ لفظی عوامل سے خالی ہو۔

اسماء اشارہ

وہ اسماء جن کے ساتھ کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشار الیہ کہتے ہیں۔

اسم اشارہ قریب

اسم اشارہ قریب جیسے هٰذَا كِتَابٌ (یہ کتاب ہے) هٰذِهِ شَجَرَةٌ (یہ درخت ہے)۔ یہ پانچ ہیں۔ هذا، هذان، هذه، هٰتان، هٰؤلاء

اسم اشارہ بعید

اسم اشارہ بعید جیسے ذٰلِكَ دُوْلَابٌ (وہ الماری ہے) تِلْكَ غُرْفَةٌ (وہ کمرہ ہے)۔ ذالك، ذانك، تلك، تانك، اولئك

اسماء موصولات

وہ اسماء جو صلہ کے بغیر جملہ کا مکمل جز نہیں بنتے۔ صلہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے یا فعلیہ اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے اسے عائد کہتے ہیں۔

اسماء استفہام

وہ اسماء جن کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے جیسے أَيْنَ (کہاں) مَتٰى (کب) مَنْ (کون) مَا (کیا چیز)

اسماء مضمرات

وہ اسماء جو غائب، مخاطب اور متکلم پر دلالت کرتے ہیں جیسے هُوَ (وہ) أَنْتَ (تو) أَنَا (میں)۔

ضمیر منفصل (جدا)

وہ اسم ضمیر جسے دوسرے کلمے کے ساتھ ملائے بغیر بولا جائے۔

ضمیر مرفوع منفصل

هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ اَنَا نَحْنُ۔

ضمیر منصوب منفصل

إِيَّاهُ إِيَّاهُمَا إِيَّاهُمْ إِيَّاهَا إِيَّاهُمَا إِيَّاهُنَّ إِيَّاكَ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُمْ إِيَّاكِ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُنَّ إِيَّایَ إِيَّانَا۔

متصل

وہ اسم ضمیر جو دوسرے کلمے کے ساتھ ملائے بغیر نہ بولا جائے اس کی تین قسمیں ہیں۔

مرفوع متصل

جیسے تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُمَا، تُنَّ وغیرہ

منصوب متصل

جیسے نَصَرَهُ، نَصَرَهُمَا، نَصَرَهُمْ، نَصَرَكَ، نَصَرَنَا وغیرہ

مجرور متصل

یہ اسم اور حرف جر کے ساتھ متصل ہوتی ہے اسم کی مثالیں کِتَابُهُ، کِتَابُهُمَا کِتَابُهُمْ، کِتَابُهَا، کِتَابُهُمَا، کِتَابُهُنَّ وغیرہ

حرف کی مثالیں: لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ لَكَ لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لِیْ لَنَا۔

اسماء افعال

وہ اسم جو فعل کا معنی دیں اوراس کی علامتوں کو قبول نہ کریں جیسے هَيْهَاتَ (دور ہوا)، دُوْنَكَ (پکڑ)، بَلْهَ (چھوڑ)۔

اسماء اصوات

وہ اسم جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کرنے کے لیے ہوں یا حیوانات کو بلانے کے لیے جیسے نِخْ نِخْ ، اُخْ اُخْ، بَخَّ بَخَّ (یاوہ آواز جو خوشی کے وقت نکلتی

ہے)۔

مرکبات امتزاجیہ

جیسے سِیْبَوَیْہِ، اَحَدَ عَشَرَ۔

کنایات

جو عدد مبہم یا امر مبہم کو بیان کرنے کے لیے آئیں جیسے کَمْ، کَذَا، کَاَیِّنْ کَیْتَ ذَیْتَ۔

ظروف مبنیہ

یعنی وہ اسم جو زمان یا مکان پر دلالت کریں جیسے اِذْ، اِذَا، قَبْلَ، مَتٰی وغیرہ

اسم مفرد صحیح

وہ جو ایک فرد پر دلالت کریں۔ صرفیوں کے نزدیک وہ اسم جس کے ف ع ل کلمہ کے مقابلے میں حرف علت (واؤ، الف، یا دو حرف ایک جنس کے) نہ ہو جیسے شَجَرٌ، قَلَمٌ۔

نحویوں کے نزدیک صحیح وہ اسم ہے جس کے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو جیسے قَوْلٌ، رَجُلٌ۔

جاری مجری صحیح

وہ اسم جس کے آخر میں واؤ اور یاء ہو اور ان کا ماقبل حرف ساکن ہو جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ اس کو جاری مجری صحیح اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اعراب میں صحیح کے قائم مقام ہوتا ہے۔

جمع مکسر

وہ اسم جس کی واحد سے جمع بناتے وقت واحد کی بناء ٹوٹ جائے جیسے رَجُلٌ سے

رِجَالٌ، قَوْلٌ سے اَقْوَالٌ۔

اسم غیر منصرف

اسم غیر منصرف وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتے کسرہ کی جگہ ہمیشہ فتحہ آتا ہے اور اس میں غیر منصرف کی نو علامتوں میں سے دو علامتیں پائی جاتی ہیں یا ایک ایسی علامت پائی جاتی ہے جو دو کے قائم مقام ہوتی ہے جیسے أحمد، عمر۔

اسم منقوص

وہ اسم جس کے آخر میں ی لازمی ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو جیسے اَلْقَاضِیْ، اَلْمُنَادِیْ۔

اگر اس کے پہلے ال ہو تو اس کی حالت رفعی اور جری تقدیری ہوتی ہے یعنی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی اور حالت نصبی فتحہ سے ہوتی ہے۔

اسم مقصورہ

وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف لازمی ہو جیسے اَلثَّرٰی ،أَتْقٰی اگر اس کے ماقبل 'ال' ہو تو اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا کیونکہ اس کے آخر میں الف ہوتا ہے اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔

تثنیہ

تثنیہ وہ اسم ہوتا ہے جو آخر میں زیادتی کے ساتھ دو (۲) پر دلالت کرے جیسے شَجَرَانِ، رَجُلَانِ۔

اسماءِ ستہ مکبرہ

أَخُوْكَ، أَبُوْكَ، حَمُوْكِ، هَنُوْكَ، فُوْكَ، ذُوْمَالٍ

تیرا بھائی، تیرا باپ، تیرا دیور، تیری شرمگاہ، تیرا منہ، مال والا

جمع مذکر سالم

وہ جمع جس کے واحد کا صیغہ جمع بناتے وقت اپنی اصلی حالت پر رہے اس میں تبدیلی نہ ہو صرف اس کے آخر میں و ن یا ی ن مفتوح لگا دی جائے جیسے صَادِقٌ سے صَادِقُوْنَ یا وہ الفاظ جو لفظوں یا معنوں میں جمع مذکر سالم کے مشابہ ہوں جیسے عِشْرُوْنَ ، اُوْلُوْا (صاحب)۔

اعراب ان تینوں کی حالت رفعی واؤ ماقبل مضموم سے اور حالت نصبی اور حالت جری ی ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے۔

نکرہ

اسم نکرہ وہ ہے جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے جیسے مَنْزِلٌ (گھر) حِصَانٌ (گھوڑا) حِمَارٌ (گدھا)۔

نکرہ مخصوصہ

اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے جس کو صفت لگا کر یا دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف کر کے خاص کیا جائے۔ جیسے قَصْرٌ رَفِیْعٌ (بلند محل) رِیْشُ قَلَمٍ (قلم کانب)۔

نکرہ غیر مخصوصہ

جو اضافت اور صفت سے خاص نہ کیا جائے جیسے زَهْرَةٌ (پھول) بَحْرٌ (سمندر)۔

معرفہ

معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین چیز پر دلالت کرے جیسے مُحَمَّدٌ۔

علم

وہ اسم معرفہ ہے جو کسی معین شخص مکان حیوان یا کسی اور چیز کا نام ہو جیسے عَلِیٌّ،

عَائِشَةُ، بَاكِسْتَانُ

ضمیر

وہ اسم معرفہ ہے جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت جیسے أَنَا (میں) أَنْتَ (تو) هُوَ (وہ)۔

معرف باللام

وہ اسم نکرہ ہے جس پر الف لام داخل ہو جیسے اَلْكِتَابُ، اَلْمِصْبَاحُ۔

اسم موصول

وہ اسم معرفہ ہے جس کو صلہ (بعد میں آنے والہ جملہ) کے ساتھ متعین کیا جائے جیسے اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ۔

اسم اشارہ

وہ اسم معرفہ ہے جس سے کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے هٰذَا (یہ) ذٰلِكَ (وہ)۔

معرف بالاضافہ

وہ اسم نکرہ جس کو اسم معرفہ کی طرف مضاف کیا جائے جیسے فِنَاءُ الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ کا میدان)

معرف بالنداء

وہ اسم نکرہ جس کو حرف نداء کے ساتھ معین کیا جائے جیسے یَا رَجُلُ۔

منصرف

وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے نہ تو دو سبب پائے جائیں اور نہ ہی ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو اس کے آخر میں کسرہ اور

تنوین آسکتی ہے جیسے کَلْبٌ۔

غیر منصرف

وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے یا تو دو اسباب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو اور اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی بلکہ کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

غیر منصرف کے نو اسباب یہ ہیں۔ عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، الف ونون زائدتان، وزن فعل۔

عدل

عدل کا لغوی معنی ہے پھیرنا اور اصطلاح میں اسم کو ایک صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے دوسرا صیغہ بنانے کو عدل کہتے ہیں جو صیغہ نیا بنا ہے اسے معدول اور جس صیغہ سے اسے بنایا جائے اسے معدول عنہ کہتے ہیں معدول کو ہی مجازاً عدل کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں

۱......عدل تحقیقی

وہ ہے کہ غیر منصرف ہونے کے علاوہ بھی اس کے اصل صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہے جیسے ثُلَاثُ، مَثْلَثُ ہر ایک کا معنی ہے تین تین۔

۲......عدل تقدیری

وہ ہے کہ غیر منصرف ہونے کے علاوہ اسم کے اصلی صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود نہ ہو جیسے عُمَرُ، زُفَرُ اہل عرب ان کو غیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور ان میں سوائے علمیت کے غیر منصرف ہونے کا کوئی دوسرا سبب نہیں پایا جاتا اس لیے یہ فرض کرلیا گیا کہ یہ عَامِرٌ اور زَافِرٌ سے معدول ہیں۔

وصف

وصف کا لغوی معنیٰ کسی ایسی ذات پر دلالت کرنا ہے جس میں صفت کے معنی پائے جائیں مگر غیر منصرف ہونے کے لیے اس سے مراد وہ اسم ہیں جو اصل میں وصفی معنی کے لیے وضع کیے گئے ہوں جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ کا مرد) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ کا مرد) ان میں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

تانیث

وہ اسم جس میں تانیث کی علامت ظاہر ہو جیسے مُسْلِمَةٌ یا مؤنث معنوی ہو جیسے شَمْسٌ (سورج)۔

معرفہ

وہ اسم جو کسی کا علم ہو جیسے سُعَادُ، زَيْنَبُ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے۔

عجمہ

وہ اسم جو عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور اس کے حرف حرف تین سے زائد ہوں جیسے اِبْرَاهِيْمُ۔

ترکیب

وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر علم بن جائیں جیسے بَعْلَبَكّ، حَضْرَ مُوْتَ، مَعْدِيْكَرِبَ بشرطیکہ اس کے آخر میں وَيْه کا کلمہ نہ ہو اس میں دوسرا سبب علمیت ہے۔

جمع منتہی الجموع

وہ جمع جس کے آگے جمع نہ بن سکے پہلے دو حرف مفتوح، تیسری جگہ الف اور اس کے بعد والے حرف کے نیچے زیر ہو جیسے مَسَاجِدُ ، مَصَابِيْحُ۔





وزن فعل

ہر وہ علم جو کسی ایسے وزن پر آ جائے جو صرف فعلوں کے ساتھ خاص ہو اور اس میں کوئی دوسرا سبب بھی پایا جائے جیسے شَمَّرَ ، دُئِلَ، اَرْقَمُ (چتکبرا سانپ) اگر اس کے آخر میں 'ة' آجائے تو منصرف ہو جاتا ہے۔ جیسے یَعْمِلَةٌ۔

الف ونون زائدتان

ہر وہ علم یا صفت جس کے آخر میں الف ونون زائدتان آجائیں جیسے عُثْمَانُ، عَطْشَانُ۔

افعال مقاربہ

وہ فعل جو خبر کے قریب ہی واقع ہونے پر دلالت کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

افعال رجاء

وہ فعل جو خبر کے قریب واقع ہونے کی امید پر دلالت کرتے ہیں اور وہ یہ ھیں: عَسٰی، حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ۔ عَسٰی یہ فعل جامد ہے سوائے ماضی کے اور صیغہ اس سے نہیں آتا اور اس کی خبر کے ساتھ اکثر ان آتا ہے: عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَكُمْ (امید ہے کہ تمھارا رب تم پر رحم فرمائے گا۔)

حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ

ان کی خبر کے ساتھ أَنْ کا لانا واجب ہے جیسے اِخْلَوْلَقَ الْهَوَاءُ اَنْ یَّعْتَدِلَ (امید ہے کہ ہوا معتدل ہو جائے)، حَرَی الْغَائِبُ اَنْ یَّحْضُرَ (امید ہے کہ غائب حاضر ہو جائے)۔

افعال شروع

وہ فعل ہے جو خبر کی ابتداء اور شروع کرنے پر دلالت کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

شَرَعَ ، أَنْشَأَ، أَخَذَ، طَفِقَ، جَعَلَ، عَلَقَ، قَامَ، اَقْبَلَ، هَبَّ۔

مضاف

اس سے مراد وہ اسم نکرہ جو نکرہ کی طرف مضاف ہوتا ہے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ (آدمی کا کوئی غلام ظریف نہیں)۔

مشابہ مضاف

اس سے مراد وہ اسم ہے جو مضاف نہیں ہوتا مگر جس طرح مضاف مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح وہ بھی اپنا معنی مکمل کرنے کے لیے مابعد کا محتاج ہوتا ہے اگرچہ وہ اس کا معمول ہو جیسے لَا رَاكِبَ فَرَسًا ذَاهِبٌ (کوئی گھڑ سوار جانے والا نہیں)۔

مفرد نکرہ

وہ اسم ہے جو نہ مضاف ہو اور نہ مشابہ مضاف ہو اس صورت میں مبنی بر فتحہ ہوتا ہے جیسے لَا بُسْتَانَ مُثْمِرٌ۔

لازم

لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات ظاہر کرتا ہے مفعول بہ کو نہیں چاہتا۔ جیسے جَلَسَ التِّلْمِيْذُ (طالب علم بیٹھا)

متعدی

یہ وہ فعل ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول بہ کو بھی چاہتا ہے جیسے اَكَلَ الثَّعْلَبُ دَجَاجَةً (لومڑی نے مرغی کو کھایا)۔

معروف

وہ فعل ہوتا ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہوتی ہے اور اس کا فاعل معلوم ہوتا ہے جیسے بَلَّلَ الْمَطَرُ الْأَرْضَ (بارش نے زمین کو تر کر دیا)۔

مجہول

وہ فعل ہوتا ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اس کی نسبت مفعول کی طرف کر دی جاتی ہے۔ جیسے شُرِبَ الْمَآءُ (پانی پیا گیا)۔

اسم ظاہر

اس سے مراد یہ ہے کہ فعل کے بعد فاعل اسم ظاہر ہو ضمیر نہ ہو جیسے طَارَ الْعُصْفُوْرُ، اَکَلَ التِّلْمِیْذُ خُبْزًا۔

اسم ضمیر

اس سے مراد یہ ہے کہ فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ ضمیر مرفوع متصل ہو خواہ بارز (ظاہر ہو یا مستتر) ہو تو فعل یا تثنیہ فعل واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں ضمیر کے مرجع کے مطابق ہوگا جیسے فَاطِمَةُ لَعِبَتْ اس مثال میں هِیَ ضمیر فاعل ہے۔

ترخیم

ترخیم کا معنی کسی چیز کی دم کاٹنے کے ہیں اور نحویوں کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ منادی ہے جس کا آخری حرف تخفیفاً گرا دیا جائے اس منادی کو مرخم کہتے ہیں۔ جیسے یَا عَبَّا یَا حَارِ یہ اصل میں یَا عَبَّاسُ اور یَا حَارِثُ تھے۔

استغاثہ

اس کا معنی تکلیف دور کرنے کے لیے کسی معاون کو پکارنا ہے جسے پکارا جائے اسے مستغاث بہ اور جس کے لیے پکارا جائے اسے مستغاث لاجلہ کہتے ہیں۔ جیسے یا للأمیر للفقیر اس مثال میں للامیر، لاجلہ مستغاث بہ اور للفقیر مستغاث لاجلہ ہے استغاثہ کے لیے یا حرف نداء خاص ہے اور یہ فعل اَلْتَجِیءُ کے قائم مقام ہوتا ہے جو مستغاث بہ سے پہلے وجوباً محذوف ہوتا ہے۔



ندبہ

ندبہ (مردے کی خوبیاں شمار کرنا) اصطلاح میں مردہ یا مصیبت زدہ کو حرف نداء واؤ کے ساتھ پکار کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں اور جسے رویا جائے یا جس پر دکھ ظاہر کیا جائے مندوب کہتے ہیں جیسے وَا مُنِيْرُ الْحَرْبِ (ہائے جنگ برپا کرنے والا)۔

ظرف زمان

وہ اسم جو اپنے زمانہ پر دلالت کرتا ہے جس میں فعل واقع ہوتا ہے جیسے حَفِظْتُ دَرْسًا صَبَاحًا۔

ظرف مکان

وہ اسم جو ایسی جگہ پر دلالت کرتا ہے جس میں فعل واقع ہوتا ہے جیسے وَقَفْتُ اَمَامَ الْمِرْآةِ (میں شیشے کے سامنے کھڑا ہوا)

غیر محدود زمانہ

جس کی حد متعین نہ ہو جیسے دَهْرٌ (زمانہ) حِيْنَ (جب)

محدود زمانہ

جس کی حد متعین ہو جیسے يَوْمٌ (دن) لَيْلَةٌ (رات)

تمیز

تمیز کا لغوی معنی دور کرنا اور اٹھانا ہے اور اصطلاح میں وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم اور پوشیدہ چیز کے بعد آتا ہے اور اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرتا ہے جس سے ابہام دور کیا جاتا ہے اس کو ممیز اور جو دور کرتا ہے اس کو تمیز کہتے ہیں۔

استثناء

استثناء کا معنی ہے الگ کرنا، خارج کرنا جس کو خارج کر دیا جائے اسے مستثنی کہتے

ہیں اور جس سے الگ کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں اور جس کے ذریعے الگ کیا جائے اسے حرف استثناء کہتے ہیں۔

مستثنیٰ متصل

مستثنیٰ متصل وہ ہوتا ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہوتا ہے اور حرف استثناء کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

مستثنیٰ منقطع

مستثنیٰ منقطع وہ ہوتا ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہیں ہوتا۔

موجب

وہ کلام جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری نہ ہو۔

غیر موجب

وہ کلام جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری ہو۔

مجرور

مجرور وہ اسم ہے جس کے نیچے زیر آئے اور وہ کبھی بحرف جر ہوتا ہے اور کبھی باضافت ہوتا ہے۔

حرف جارہ سترہ ہیں۔

۱۔مِنْ : یہ ابتداء کا معنی دیتا ہے۔

۲۔۳ حَتّٰی ، اِلٰی (بمعنی تک) :

یہ دونوں انتہاء کے لیے آتے ہیں۔

٤۔ عَنْ: (سے) یہ بعد اور مجاز دت کے لیے آتا ہے۔

٥۔ عَلٰی (پر) : حرف غلبہ بتانے کے لیے آتا ہے۔

٦۔ فِیْ (میں) : یہ ظرف زمان یا مکان کے لیے آتا ہے۔

٧۔ رُبَّ (کم): یہ کسی چیز کی کمی بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

٨۔ باء (ساتھ): یہ عموماً سبب اور استعانت کے لیے آتا ہے۔

٩۔کاف (مانند): یہ حرف تشبیہ کے لیے آتا ہے۔

١٠۔ لام (لیے) : یہ ملکیت کے لیے آتا ہے۔

١١۔١٢ واوٗ تاءٗ: یہ دونوں بھی قسم کے لیے آتے ہیں۔

١٣۔١٤ مُذْ ومُنْذُ: یہ مدت بیان کرنے کے لیے آتے ہیں ان سے پہلے فعل ماضی منفی ہوتا ہے اگر ان سے زمانہ ماضی مراد ہو تو ابتداء کے لیے اور اگر زمانہ حال مراد ہو تو ظرفیت کے لیے آتے ہیں۔

١٥۔١٦۔ ١٧ خَلَا، حَاشَا، عَدَا: یہ استثناء کے لیے آتے ہیں یعنی اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کے لیے آتے ہیں۔

مضاف

جس کی مابعد کی طرف اضافت کی گئی ہو اور جس کی طرف کی گئی ہو اسے مضاف الیہ کہتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے جبکہ مضاف کا اعراب عامل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔

اضافت لفظی

وہ اضافت جس میں صفت کا صیغہ (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ) اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔

اضافت معنوی

وہ اضافت جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو بلکہ ان کے





علاوہ کوئی اور اسم مضاف ہو۔

اضافت لامی

جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر لام محذوف ہو۔

اضافت فیوی

مضاف الیہ سے پہلے حرف فی محذوف ہو۔

اضافت منی

مضاف الیہ سے پہلے حرف من مقدر ہو۔

توابع

توابع تابع کی جمع ہے جس کا معنی ہے پیروی کرنے والا، اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس کا اعراب ایک ہی جہت سے ماقبل کلمہ کے مطابق ہوتا ہے ماقبل کلمہ کو متبوع اور مابعد کو تابع کہتے ہیں۔

صفت

وہ تابع ہے جو اس معنی کی وضاحت کرے یا اس معنی پر دلالت کرے جو متبوع کی ذات میں پایا جائے یا اس ذات میں پایا جائے جس کا متبوع کے ساتھ تعلق ہو۔

صفت حقیقی

وہ صفت ہے جو اس معنی کی وضاحت کرے جو خود موصوف کی ذات میں پایا جاتا ہے کسی واسطہ سے اس کی صفت نہ ہو۔ یہ صفت دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے رفع، نصب، جر، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، معرفہ اور نکرہ ہونے میں۔

صفت سببی

وہ صفت جو اس معنی کی وضاحت نہیں کرتی جو موصوف کی ذات میں پایا جاتا ہے

بلکہ اس ذات کے معنی کی وضاحت کرتی ہے جس کا موصوف کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اس کو صفت سببی کہتے ہیں یہ پانچ چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے، رفع، نصب، جر، معرفہ ونکرہ۔

تاکید

تاکید کا لغوی معنی پختہ کرنا اور اصطلاحی معنی وہ تابع ہے جو متبوع کو پختہ کرتا ہے اور اس کے متعلق سامع کے شک اور وہم کو دور کرتا ہے متبوع کو مؤکد اور تابع کو تاکید کہتے ہیں ان دونوں کا اعراب ایک ہی ہوتا ہے۔

تاکید لفظی

تاکید لفظی وہ تاکید ہے جس میں کلمہ کو مکرر ذکر کیا جاتا ہے خواہ وہ کلمہ اسم ہو یا فعل، حرف ہو یا جملہ ہو۔

تاکید معنوی

تاکید معنوی لفظ کے تکرار سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے چند لفظ خاص ہیں جن کے ذکر سے تاکید معنوی حاصل ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں۔

نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا، كِلْتَا، كُلٌّ، اَجْمَعُ، اَكْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ۔

عطف

عطف کا لغوی معنی مائل ہونا ہے اور اصطلاح میں وہ کلمہ ہوتا ہے جو اعراب میں اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے اور نیت میں متبوع کے ساتھ مقصود ہوتا ہے۔

عطف نسق

اس سے مراد وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عطف آتا ہے اور نسبت میں دونوں مقصود بالذات ہوتے ہیں متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں





اور معطوف اور معطوف علیہ دونوں کا اعراب ایک ہوتا ہے۔

عطف بیان

یہ وہ تابع ہے جو متبوع کی وضاحت کرتا ہے اور اس کی صفت نہیں ہوتا بشرطیکہ تابع متبوع سے زیادہ مستور ہو متبوع کو مبین اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں جسے علم کے بعد لقب یا کنیت کے بعد علم یا صفت کے بعد موصوف ذکر کیا جاتا ہے جبکہ یہ علم جامد ہو۔

نیز عطف بیان تخصیص اور ازالہ وہم کے لیے بھی آتا ہے۔

علاوہ ازیں عطف بیان، تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، وحدت وجمعیت تثنیہ اور اعراب میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

بدل

بدل بمعنی عوض وہ تابع ہوتا ہے جو نسبت سے مقصود ہوتا ہے اور متبوع صرف تعارف اور تمہید کے لیے ذکر کیا جاتا ہے بدل اور مبدل منہ کا اعراب ایک ہوتا ہے۔

بدل الکل

وہ تابع ہے جس میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہی ہوتا ہے یہ بدل واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے میں مبدل منہ کے مطابق ہوتا ہے۔

بدل بعض

وہ تابع ہے جو مبدل منہ کا جزو ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک ضمیر متصل ہوتی ہے جو مبدل منہ کے مطابق ہوتی ہے۔

بدل اشتمال

وہ تابع ہے جو نہ مبدل منہ کا عین ہوتا ہے اور نہ ہی جزو بلکہ اس کا مبدل منہ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

بدل غلط

وہ تابع ہے جس میں زبان کی تیزی سے غیر مقصود کلمہ نکل جائے اور پھر اس کی جگہ مقصود کلمہ ذکر کر دیا جائے۔

منادی

یہ نداء سے مشتق ہے جس کا معنی پکارنا یا بلانا ہے اس سے مراد وہ اسم ہے جس کو حرف نداء کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اور اس کو اپنی طرف بلایا جاتا ہے۔

مفعول بہ

وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل اپنا فعل واقع کرے اور فعل متعدی اسے نصب دے جیسے حَفِظَ زَیْدٌ الدَّرْسَ۔

مفعول مطلق

وہ مصدر منصوب جو فعل مذکور کا مصدر ہوتا ہے یا اس کا ہم معنی مصدر ہوتا ہے اور فعل مذکور ہی اس کو نصب دیتا ہے جیسے کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا (نیز جس پر مفعول کا لفظ حرف جر کی قید کے بغیر بولا جائے)۔

مفعول فیہ

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہوتا ہے جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرتا ہے جس میں فعل واقع ہوتا ہے اسے ظرف بھی کہتے ہیں نیز ان سے پہلے فی حرف جر محذوف ہوتا ہے۔

مفعول لہ

مفعول لہ وہ مصدر منصوب ہے جو اپنے ماقبل فعل کا سبب اور علت بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے اور اسے مفعول لاجلہ بھی کہتے ہیں۔

نیز اس سے پہلے حرف جر لام محذوف ہوتا ہے اور مفعول لہ ایسا مصدر ہے جو ماقبل فعل کے متعلق سوال کا جواب ہوتا ہے۔

مفعول معہ

یہ وہ اسم منصوب ہے جو ایسی واؤ کے بعد آئے جو مصاحبت اور معیت کا معنی دے۔

تنازع فعلان

تعریف

ایسے دو فعل جن کے بعد ایک اسم ظاہر ہو اور ان میں سے ہر فعل تقاضا کرے کہ اسم ظاہر میرا معمول بنے اور یہ تقاضا چار صورتوں میں متصور ہوتا ہے۔

۱۔ دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں۔

۲۔ دونوں فعل مفعول کا تقاضا کریں۔

۳۔ پہلا فعل فاعل کا اور دوسرا مفعول کا تقاضا کرے۔

۴۔ پہلا فعل مفعول کا اور دوسرا فاعل کا تقاضا کرے۔

تمام نحویوں کے نزدیک سوائے امام زفر کے اسم ظاہر پہلے فعل کا معمول بھی بن سکتا ہے اور دوسرے فعل کا بھی معمول بن سکتا ہے امام فراء کے نزدیک پہلی اور تیسری صورت میں اسم ظاہر دوسرے کا معمول نہیں بن سکتا کیونکہ اگر ضمیر نکالیں تو اس سے ضمیر کا قبل الذکر آنا لازم آتا ہے اگر حذف کریں تو عمدہ کا حذف ہونا لازم آتا ہے البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ پہلے فعل کو عمل دینا مختار ہے یا دوسرے کو۔ بصری کہتے ہیں کہ دوسرے فعل کو عمل دینا مختار ہے اس لیے کہ یہ اصول ہے الحق للجار ہمسایہ زیادہ حق دار ہوتا ہے اور کوفی کہتے ہیں کہ پہلے فعل کو عمل دینا مختار ہے اس لیے کہ یہ اصول ہے کہ الفضل للمتقدم پہلا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

فائدہ

جب اسم ظاہر کو ایک فعل کا معمول بنا دیں گے تو دوسرے فعل کے معمول کی تین صورتیں ہوں گی۔

۱۔اسم ظاہر لائیں گے ۲۔اسم ضمیر نکالیں گے ۳۔حذف مانیں گے

بصریوں کا مذہب

جب اسم ظاہر کو دوسرے فعل کا معمول بنائیں گے تو پہلے فعل کو دیکھیں۔

۱۔ اگر وہ فاعلیت کا تقاضا کرتا ہے تو اس کے لیے اسم ظاہر کے مطابق ضمیر نکالیں گے کیونکہ اگر حذف مانیں تو عمدہ کا حذف کرنا لازم آئے گا اور اگر ظاہر لائیں تو اس سے تکرار لازم آئے گا لہٰذا ضمیر ہی نکالیں گے اور عمدہ کی ضمیر کا بشرط تفسیر قبل الذکر آنا جائز ہے

مثلاً

پہلی صورت

ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ، ضَرَبَانِیْ وَاَکْرَمَنِی الزَّیْدَانِ

ضَرَبُوْنِیْ وَاَکْرَمَنِی الزَّیْدُوْنَ۔

تیسری صورت

ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا ، ضَرَبَانِیْ وَاَکْرَمْتُ الزَّیْدَیْنِ،

ضَرَبُوْنِیْ وَاَکْرَمْتُ الزَّیْدِیْنَ۔

۲۔ اگر پہلا فعل مفعولیت کا تقاضا کرے تو حذف مانیں گے کیونکہ یہ فضلہ ہے اور فضلہ کو حذف کرنا جائز ہے اگر ظاہر لائیں تو تکرار لازم آتا ہے اگر ضمیر نکالیں تو فضلہ کی ضمیر کا قبل الذکر آنا لازم آتا ہے لہٰذا حذف ہی مانیں گے بشرطیکہ وہ افعال قلوب نہ ہو جیسے

دوسری صورت

ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا، ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ الزَّیْدَیْنِ،





ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدِيْنَ۔

چوتھی صورت

ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ، ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي الزَّيْدَانِ،
ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي الزَّيْدُوْنَ۔

اگر وہ افعال قلوب ہوں تو اسم ظاہر لائیں گے کیونکہ افعال قلوب کے ایک مفعول کو حذف کرنا اور دوسرے کو ذکر کرنا درست نہیں دونوں ذکر ہوں گے یا دونوں حذف ہوں گے اور اگر ضمیر لائیں تو قبل الذکر آئے گی جیسے

حَسِبَنِيْ مُنْطَلِقًا وَحَسِبْتُ زَيْدًا مُنْطَلِقًا۔

کوفیوں کا مذہب

اسم ظاہر کو پہلے فعل کا معمول بنائیں گے اور دوسرے کو دیکھیں گے۔

۱۔ اگر وہ فاعلیت کا تقاضا کرتا ہے تو ضمیر نکالیں گے کیونکہ اگر اسم ظاہر لائیں تو اس سے تکرار لازم آتا ہے اور حذف کریں تو اس سے عمدہ کا حذف ہونا لازم آتا ہے جو درست نہیں ہے لہذا ضمیر ہی نکالیں گے (یہ پہلی اور چوتھی صورت میں ہوگا)

پہلی صورت

ضَرَبَنِيْ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ، ضَرَبَنِيْ وَأَكْرَمَانِي الزَّيْدَانِ،
ضَرَبَنِيْ وَأَكْرَمُوْنِي الزَّيْدُوْنَ۔

چوتھی صورت

ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدًا، ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَانِي الزَّيْدَيْنِ،
ضَرَبْتُ وَأَكْرَمُوْنِي الزَّيْدِيْنَ۔

۲۔ اگر دوسرا فعل مفعولیت کا تقاضا کرے تو اس کے لیے ضمیر بھی نکال سکتے ہیں اور حذف بھی کر سکتے ہیں دونوں طرح جائز ہے، ظاہر نہیں لائیں گے کیونکہ اس سے تکرار



لازم آتا ہے بشرطیکہ وہ افعال قلوب نہ ہوں (یہ دوسری اور تیسری صورت میں ہوگا)

دوسری صورت

١۔ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُهُ زَيْدًا، ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُهُمَا الزَّيْدَيْنِ،
ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُهُمُ الزَّيْدِيْنَ۔

٢۔ ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا، ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدَيْنِ،
ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدِيْنَ۔

تیسری صورت

١۔ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُهُ زَيْدٌ، ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُهُمَا الزَّيْدَانِ،
ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُهُمُ الزَّيْدُوْنَ۔

٢۔ ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ زَيْدٌ، ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدَانِ،
ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدُوْنَ۔

اگر وہ افعال قلوب ہوں تو اسم ظاہر لائیں گے کیونکہ ایک مفعول کو حذف کرنا جائز نہیں اور ضمیر نکالنا بھی درست نہیں کیونکہ اگر ضمیر مفرد کی نکالیں تو پہلے مفعول سے مطابقت نہیں ہوگی اور اگر تثنیہ کی نکالیں تو مرجع سے مطابقت نہیں ہوگی لہذا اسم ظاہر ہی نکالیں گے:

حَسِبَنِي وَحَسِبْتُهُمَا الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا سے حَسِبَنِي وَحَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَيْنِ الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا۔







الاصطلاحات فی علم الصرف



اصطلاحات علم الصرف

تعریف

الصرف کو التصرف بھی کہتے ہیں اور دونوں کے لغوی معنی متغیر کرنے اور پھیرنے کے ہیں اور اصطلاحی تعریف یہ ہے:

”علم صرف ایسا علم ہے جس میں عربی کلمات مفردہ کے عوارض ذاتیہ سے بحیثیت صورت وہیئت بحث کی جاتی ہے جیسے کہ اعلال وادغام وغیرہ۔“

علم صرف کا موضوع

علم صرف کا موضوع مفردات کلام عرب من حیث الصورۃ ہیں۔

علم صرف کی غرض وغایت

اس فن کی غرض یہ ہے کہ ایسا ملکہ حاصل کرلیا جائے جس کے ذریعہ مفردات کے احوال مذکورہ یعنی ان کے عوارض ذاتیہ من حیث الصورۃ پہچانے جائیں اور اس فن کی غایت یہ ہے کہ معرفت مذکورہ میں خطا اور غلطی سے اجتناب ہوجائے۔

فن صرف کے مدون اول

قول مشہور یہ ہے کہ فن صرف کے مدون اول ابوعثمان بکر المازنی (متوفی ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ) ہیں اور ان سے پہلے یہ الگ فن کی حیثیت سے مدون نہیں تھا بلکہ نحو ہی میں اس کے مسائل بھی ذکر کردیے جاتے تھے۔

[کشف الظنون(۱/۲۸۸) ومفتاح السعادة (۱/۱۱۳-۱۱٤)]

مختصر اصطلاحات

ضمہ پیش کو کہتے ہیں۔

فتحہ زبر کو اور کسرہ زیر کو کہتے ہیں۔

تنوین دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو کہتے ہیں۔

حرکت زبر، زیر اور پیش کا نام ہے۔

سکون اور جزم حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

تشدید ایک حرف کو دو بار ایک سکون اور حرکت کے ساتھ پڑھنا جیسے عَضَّ۔

مضموم وہ حرف ہے جس پر پیش ہو۔

مفتوح وہ حرف ہے جس پر زبر ہو۔

مکسور زیر والے حرف کو کہتے ہیں

متحرک حرکت والا حرف

ساکن وہ حرف ہے جس پر حرکت نہ ہو۔

مشدد وہ حرف ہے جس پر شد ہو۔

حرف علت تین ہیں واؤ، الف، یاء کہ مجموعہ ان کا وائے ہے۔

صیغہ: لفظ کو اسم: نام کو فعل: کام کو کہتے ہیں۔

زمانہ وقت کو زمانہ کہتے ہیں وقت کی تین قسمیں ہیں ماضی، حال، مستقبل

فعل ماضی جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔

فعل مضارع جس میں موجودہ زمانہ اور آئندہ زمانہ پایا جائے۔

امر جس فعل میں کسی کام کا حکم دیا جائے۔

نہی جس فعل میں کسی کام سے روکا جائے۔

اثبات، مثبت فعل کے ہونے کو کہتے ہیں۔

نفی، منفی فعل کے نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔

مفعول جس پر کام کیا جائے اسے کہتے ہیں۔

فعل معروف یا معلوم وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم ہو۔

فعل مجہول وہ فعل جس کے کرنے والا معلوم نہ ہو۔

فعل لازم وہ فعل ہے جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے۔

فعل متعدی وہ فعل ہے جو فاعل و مفعول پر پورا ہو۔

غائب وہ ہے جو بات کرتے وقت موجود نہ ہو جس سے بات نہ کی جائے۔

حاضر وہ ہے جس سے بات کی جائے موجود ہو۔

متکلم بات کرنے والے کو کہتے ہیں۔

واحد ایک کو تثنیہ دو کو جمع: دو سے زائد کو کہتے ہیں۔

حرف اصلی

اس کو کہتے ہیں جو وزن کرنے میں فا یا عین یا لام کی جگہ پر ہو جو فاء کی جگہ ہو اس کو فاء کلمہ جو عین کی جگہ ہو اسے عین کلمہ جو لام کی جگہ پر ہو اسے لام کلمہ کہتے ہیں۔

حرف زائد

جو فاء، عین، لام میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو اسے کہتے ہیں۔

اسم فاعل

جو لفظ کام کرنے والے کو بتائے اس کو اسم فاعل کہتے ہیں جیسے فَاعِلٌ (کرنے والا ایک مرد)

اسم مفعول

جو لفظ اس آدمی یا چیز کو بتائے جس پر کام واقع ہوا سے اسم مفعول کہتے ہیں۔

اسم تفضیل

جو لفظ کسی کام کرنے والے کی بڑائی ظاہر کرے اس کو اسم تفضیل کہتے ہیں۔

اسم ظرف

جو لفظ کسی کام کی جگہ یا وقت کا نام ہو اسے اسم ظرف کہتے ہیں۔

اسم آلہ

جو لفظ کسی اوزار یعنی کام کرنے کی چیز کا نام ہو اسے اسم آلہ کہتے ہیں۔

ثلاثی

جس میں تین حرف اصلی ہوں جیسے ضَرَبَ۔

ثلاثی مجرد

جس کی ماضی کے صیغہ واحد غائب میں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے نَصَرَ

ثلاثی مزید فیہ

وہ فعل ماضی جس کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے اِجْتَنَبَ کچھ باہمزہ وصل ہیں اور کچھ بے ہمزہ وصل۔

رباعی

جس میں چار حرف اصلی ہوں جیسے بَعْثَرَ۔

رباعی مجرد

جس کے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد نہ ہو۔

رباعی مزید فیہ

جس کی ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے تَسَرْبَلَ وغیرہ اس کے کچھ ابواب با ہمزہ وصل اور کچھ بے ہمزہ وصل ہیں۔

صحیح

صحیح اس کو کہتے ہیں کہ اس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ اور حرف علت نہ ہو اور اس کے دو حروف اصلی ایک طرح کے نہ ہوں جیسے ضَرَبَ وغیرہ

نوٹ: نحویوں کے نزدیک صحیح وہ ہوتا ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔

مہموز

مہموز سے مراد کہ اس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ ہو اگر فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز الفاء جیسے أَمَرَ اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز العین جیسے سَأَلَ اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز اللام جیسے قَرَأَ۔

معتل

وہ کلمہ ہے کہ اس کا کوئی حرف اصلی حرف علت ہو اور حرف علت تین ہیں واؤ، الف، یاء ان کا مجموعہ وائے ہے۔

معتل فاء (مثال)

جس کے فا کلمہ میں حرف علت ہو جیسے وَعَدَ۔

معتل عین (اجوف)

جس کے عین کلمہ میں حرف علت ہو جیسے قَالَ۔

معتل لام (ناقص)

جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو جیسے رَمٰی

نوٹ: اگر لام کلمہ واو ہے تو ناقص واوی کہلائے گا اور یا ہو تو ناقص یائی ایسے ہی

اجوف واوی، اجوف یائی اور مثال واوی، مثال یائی کو سمجھیں۔

لفیف

جس کلمہ میں دو حرف علت ہوں اسے لفیف کہتے ہیں۔

لفیف مفروق

جس میں فاء اور لام حرف علت ہوں جیسے وَلِیَ ، وَحْیٌ۔

لفیف مقرون

جس میں عین اور لام حرف علت ہوں جیسے طَوٰی ، طَیٌّ۔

مضاعف

وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں اس کی دو قسمیں ہیں۔

مضاعف ثلاثی

جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس ہو جیسے سَرَّ، سَبَبٌ

مضاعف رباعی

جس کا فا کلمہ اور پہلا لام اور عین کلمہ اور دوسرا لام ایک جنس کے ہوں جیسے مَضْمَضَ، فَعْلَلَ کے وزن پر مضاعف رباعی ہے۔

مدہ

حرف علت جب ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے موافق ہو تو مدہ کہلاتا ہے جیسے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ میں واؤ اور یاء۔

لین

اور جب پہلے حرف کی حرکت موافق نہ ہو تو لین جیسے قَوْلٌ، بَیْعٌ۔



نوٹ: اگر حرف علت کلمہ کے شروع میں واقع ہو تو نہ مدہ ہوتا ہے نہ لین جیسے

وَعَدَ، یَسَرَ۔

حذف

حرف علت کو گرا دینے کو حذف کہتے ہیں جیسے لَمْ یَدْعُ کہ یَدْعُوْ مضارع سے واؤ گرا دیا ہے۔

ابدال

ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا واؤ کو الف سے بدل دیا۔

اسکان

حرف سے حرکت گرا دینا جیسے یَدْعُوْ کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا واؤ کو ساکن کر دیا۔

ادغام

ایک جنس کے دو حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے ذَبَّ کہ اصل میں ذَبَبَ تھا۔

نوٹ: ہفت اقسام میں جو تغیر معتل میں ہوتا ہے اس کو اعلال یا تعلیل کہتے ہیں اور جو مہموز میں ہو اس کو تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اس کو ادغام۔

حروف حلقی

حرف حلقی شش بود اے نور عین
ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین







ابواب الصرف

ترجمہ

باب اول ابواب الصرف





ترجمہ باب اول ابواب الصرف

فَعَلَ یَفْعِلُ

صرف صغیر فعل ثلاثی مجرد صحیح مِنْ بَابِ فَعَلَ یَفْعِلُ الضَّرْبُ (مارنا) ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ لَا یَضْرِبُ لَا یُضْرَبُ لَنْ یَضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ: اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ: لَاتَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ لَایَضْرِبْ لَایُضْرَبْ۔

وَالظَّرْفُ مِنْهُ:

گردان	ترجمہ	صیغہ
مَضْرِبٌ	مارنے کی ایک جگہ یا ایک وقت	واحد مذکر
مَضْرِبَانِ	مارنے کی دو جگہیں یا دو وقت	تثنیہ مذکر
مَضَارِبُ	مارنے کی سب جگہیں یا سب وقت	جمع مذکر مکسر
وَ مُضَیْرِبٌ	مارنے کی ایک چھوٹی جگہ یا تھوڑا وقت	واحد مذکر اسم مصغر

وَالْاٰلَةُ مِنْهُ:

گردان	ترجمہ	صیغہ
مِضْرَبٌ	مارنے کا ایک آلہ	واحد مذکر

مِضْرَبَانِ	مارنے کے دو آلے	تثنیہ مذکر
مَضَارِبُ	مارنے کے سب آلے	جمع مذکر مکسر
وَمُضَيْرِبٌ	مارنے کا ایک چھوٹا آلہ	واحد مذکر اسم مصغر
مِضْرَبَةٌ	مارنے کا ایک آلہ	واحد مؤنث
مِضْرَبَتَانِ	مارنے کے دو آلے	تثنیہ مؤنث
مَضَارِب	مارنے کے سب آلے	جمع مؤنث مکسر
وَمُضَيْرِبَةٌ	مارنے کا ایک چھوٹا آلہ	واحد مؤنث اسم مصغر
مِضْرَاب	مارنے کا ایک آلہ	واحد مذکر
مِضْرَابَانِ	مارنے کے دو آلے	تثنیہ مذکر
مَضَارِيْب	مارنے کے سب آلے	جمع مذکر مکسر
وَمُضَيْرِيْب	مارنے کا ایک چھوٹا آلہ	واحد مذکر اسم مصغر
وَمُضَيْرِيْبَةٌ	مارنے کا ایک چھوٹا آلہ	واحد مؤنث اسم مصغر

اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ:

گردان	ترجمہ	صیغہ
اَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا ایک مرد	واحد مذکر
اَضْرَبَانِ	زیادہ مارنے والے دو مرد	تثنیہ مذکر
اَضْرَبُوْنَ	زیادہ مارنے والے سب مرد	جمع مذکر سالم
اَضَارِبُ	زیادہ مارنے والے سب مرد	جمع مذکر مکسر
وَاُضَيْرِب	زیادہ مارنے والا ایک چھوٹا مرد	واحد مذکر اسم مصغر





وَلِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ:

ضُرْبٰی	زیادہ مارنے والی ایک عورت	واحد مؤنث
ضُرْبَیَانِ	زیادہ مارنے والی دو عورتیں	تثنیہ مؤنث
ضُرْبَیَاتٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	جمع مؤنث سالم
ضُرَب	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	جمع مؤنث مکسر
وَضُرَیْبٰی	زیادہ مارنے والی ایک چھوٹی عورت	واحد مؤنث اسم مصغر

صرف کبیر فعل ماضی معلوم

گردان	ترجمہ	صیغہ
ضَرَبَ	اس ایک مرد نے مارا	واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	ان دو مردوں نے مارا	تثنیہ مذکر غائب
ضَرَبُوْا	ان سب مردوں نے مارا	جمع مذکر غائب
ضَرَبَتْ	اس ایک عورت نے مارا	واحد مؤنث غائب
ضَرَبَتَا	ان دو عورتوں نے مارا	تثنیہ مؤنث غائب
ضَرَبْنَ	ان سب عورتوں نے مارا	جمع مؤنث غائب
ضَرَبْتَ	تو ایک مرد نے مارا	واحد مذکر حاضر
ضَرَبْتُمَا	تم دو مردوں نے مارا	تثنیہ مذکر حاضر
ضَرَبْتُمْ	تم سب مردوں نے مارا	جمع مذکر حاضر
ضَرَبْتِ	تو ایک عورت نے مارا	واحد مؤنث حاضر
ضَرَبْتُمَا	تم دو عورتوں نے مارا	تثنیہ مؤنث حاضر

ضَرَبْتُنَّ	تم سب عورتوں نے مارا	جمع مؤنث حاضر
ضَرَبْتُ	میں ایک مرد یا ایک عورت نے مارا	واحد مذکر و مؤنث متکلم
ضَرَبْنَا	ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا سب مردوں یا سب عورتوں نے مارا	تثنیہ و جمع، مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل ماضی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
ضُرِبَ	اس ایک مرد کو مارا گیا	واحد مذکر غائب
ضُرِبَا	ان دو مردوں کو مارا گیا	تثنیہ مذکر غائب
ضُرِبُوْا	ان سب مردوں کو مارا گیا	جمع مذکر غائب
ضُرِبَتْ	اس ایک عورت کو مارا گیا	واحد مؤنث غائب
ضُرِبَتَا	ان دو عورتوں کو مارا گیا	تثنیہ مؤنث غائب
ضُرِبْنَ	ان سب عورتوں کو مارا گیا	جمع مؤنث غائب
ضُرِبْتَ	تو ایک مرد کو مارا گیا	واحد مذکر حاضر
ضُرِبْتُمَا	تم دو مردوں کو مارا گیا	تثنیہ مذکر حاضر
ضُرِبْتُمْ	تم سب مردوں کو مارا گیا	جمع مذکر حاضر
ضُرِبْتِ	تو ایک عورت کو مارا گیا	واحد مؤنث حاضر
ضُرِبْتُمَا	تم دو عورتوں کو مارا گیا	تثنیہ مؤنث حاضر
ضُرِبْتُنَّ	تم سب عورتوں کو مارا گیا	جمع مؤنث حاضر
ضُرِبْتُ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو مارا گیا	واحد مذکر و مؤنث متکلم

ضَرِبْنَا	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو مارا گیا	تثنیہ و جمع مذکر و مونث متکلم

صرف کبیر فعل مضارع معلوم

گردان	ترجمہ	صیغہ
یَضْرِبُ	وہ ایک مرد مارتا ہے یا مارے گا	واحد مذکر غائب
یَضْرِبَانِ	وہ دو مرد مارتے ہیں یا ماریں گے	تثنیہ مذکر غائب
یَضْرِبُوْنَ	وہ سب مرد مارتے ہیں یا ماریں گے	جمع مذکر غائب
تَضْرِبُ	وہ ایک عورت مارتی ہے یا مارے گی	واحد مؤنث غائب
تَضْرِبَانِ	وہ دو عورتیں مارتی ہیں یا ماریں گی	تثنیہ مؤنث غائب
یَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں مارتی ہیں یا ماریں گی	جمع مؤنث غائب
تَضْرِبُ	تو ایک مرد مارتا ہے یا مارے گا	واحد مذکر حاضر
تَضْرِبَانِ	تم دو مرد مارتے ہو یا مارو گے	تثنیہ مذکر حاضر
تَضْرِبُوْنَ	تم سب مرد مارتے ہو یا مارو گے	جمع مذکر حاضر
تَضْرِبِیْنَ	تو ایک عورت مارتی ہے یا مارے گی	واحد مؤنث حاضر
تَضْرِبَانِ	تم دو عورتیں مارتی ہو یا مارو گی	تثنیہ مؤنث حاضر
تَضْرِبْنَ	تم سب عورتیں مارتی ہو یا مارو گی	جمع مؤنث حاضر
اَضْرِبُ	میں ایک مرد یا ایک عورت مارتی ہوں یا ماروں گی	واحد مذکر و مؤنث متکلم



اصطلاحات



نَضرِبُ	ہم دومرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں مارتی ہیں یا ماریں گی	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل مضارع مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
یُضرَبُ	اس ایک مرد کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	واحد مذکر غائب
یُضرَبَانِ	ان دو مردوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	تثنیہ مذکر غائب
یُضرَبُوْنَ	ان سب مردوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	جمع مذکر غائب
تُضرَبُ	اس ایک عورت کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	واحد مؤنث غائب
تُضرَبَانِ	ان دو عورتوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	تثنیہ مؤنث غائب
یُضرَبنَ	ان سب عورتوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	جمع مؤنث غائب
تُضرَبُ	تو ایک مرد کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	واحد مذکر حاضر
تُضرَبَانِ	تم دو مردوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	تثنیہ مذکر حاضر
تُضرَبُوْنَ	تم سب مردوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	جمع مذکر حاضر
تُضرَبِیْنَ	تو ایک عورت کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	واحد مؤنث حاضر
تُضرَبَانِ	تم دو عورتوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	تثنیہ مؤنث حاضر
تُضرَبنَ	تم سب عورتوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	جمع مؤنث حاضر
اُضرَبُ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	واحد مذکر و مؤنث متکلم





نَضْرَبُ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر اسم فاعل

گردان	ترجمہ	صیغہ
ضَارِبٌ	ایک مرد مارنے والا	واحد مذکر
ضَارِبَانِ	دو مرد مارنے والے	تثنیہ مذکر
ضَارِبُوْنَ	سب مرد مارنے والے	جمع مذکر
ضَارِبَةٌ	ایک عورت مارنے والی	واحد مؤنث
ضَارِبَتَانِ	دو عورتیں مارنے والی	تثنیہ مؤنث
ضَارِبَاتٌ	سب عورتیں مارنے والی	جمع مؤنث

صرف کبیر اسم مفعول

گردان	ترجمہ	صیغہ
مَضْرُوْبٌ	ایک مرد مارا ہوا	واحد مذکر
مَضْرُوْبَانِ	دو مرد مارے ہوئے	تثنیہ مذکر
مَضْرُوْبُوْنَ	سب مرد مارے ہوئے	جمع مذکر
مَضْرُوْبَةٌ	ایک عورت ماری ہوئی	واحد مؤنث
مَضْرُوْبَتَانِ	دو عورتیں ماری ہوئیں	تثنیہ مؤنث
مَضْرُوْبَاتٌ	سب عورتیں ماری ہوئیں	جمع مؤنث





صرف کبیر فعل جحد معلوم

صیغہ	ترجمہ	گردان
واحد مذکر غائب	اس ایک مرد نے نہیں مارا	لَمْ یَضْرِبْ
تثنیہ مذکر غائب	ان دو مردوں نے نہیں مارا	لَمْ یَضْرِبَا
جمع مذکر غائب	ان سب مردوں نے نہیں مارا	لَمْ یَضْرِبُوْا
واحد مؤنث غائب	اس ایک عورت نے نہیں مارا	لَمْ تَضْرِبْ
تثنیہ مؤنث غائب	ان دو عورتوں نے نہیں مارا	لَمْ تَضْرِبَا
جمع مؤنث غائب	ان سب عورتوں نے نہیں مارا	لَمْ یَضْرِبْنَ
واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد نے نہیں مارا	لَمْ تَضْرِبْ
تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مردوں نے نہیں مارا	لَمْ تَضْرِبَا
جمع مذکر حاضر	تم سب مردوں نے نہیں مارا	لَمْ تَضْرِبُوْا
واحد مؤنث حاضر	تو ایک عورت نے نہیں مارا	لَمْ تَضْرِبِیْ
تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتوں نے نہیں مارا	لَمْ تَضْرِبَا
جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتوں نے نہیں مارا	لَمْ تَضْرِبْنَ
واحد مذکر و مؤنث متکلم	میں ایک مرد یا ایک عورت نے نہیں مارا	لَمْ اَضْرِبْ
تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے نہیں مارا	لَمْ نَضْرِبْ

صرف کبیر فعل جحد مجہول

صیغہ	ترجمہ	گردان
واحد مذکر غائب	اس ایک مرد کو نہیں مارا گیا	لَمْ یُضْرَبْ

لَمْ يُضْرَبَا	ان دومردوں کو نہیں مارا گیا	تثنیہ مذکر غائب
لَمْ يُضْرَبُوْا	ان سب مردوں کو نہیں مارا گیا	جمع مذکر غائب
لَمْ تُضْرَبْ	اس ایک عورت کو نہیں مارا گیا	واحد مؤنث غائب
لَمْ تُضْرَبَا	ان دوعورتوں کو نہیں مارا گیا	تثنیہ مؤنث غائب
لَمْ يُضْرَبْنَ	ان سب عورتوں کو نہیں مارا گیا	جمع مؤنث غائب
لَمْ تُضْرَبْ	تو ایک مرد کو نہیں مارا گیا	واحد مذکر حاضر
لَمْ تُضْرَبَا	تم دومردوں کو نہیں مارا گیا	تثنیہ مذکر حاضر
لَمْ تُضْرَبُوْا	تم سب مردوں کو نہیں مارا گیا	جمع مذکر حاضر
لَمْ تُضْرَبِيْ	تو ایک عورت کو نہیں مارا گیا	واحد مؤنث حاضر
لَمْ تُضْرَبَا	تم دوعورتوں کو نہیں مارا گیا	تثنیہ مؤنث حاضر
لَمْ تُضْرَبْنَ	تم سب عورتوں کو نہیں مارا گیا	جمع مؤنث حاضر
لَمْ أُضْرَبْ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو نہیں مارا گیا	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَمْ نُضْرَبْ	ہم دومردوں یا دوعورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو نہیں مارا گیا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نفی معلوم

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَا يَضْرِبُ	وہ ایک نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا	واحد مذکر غائب
لَا يَضْرِبَانِ	وہ دو مرد نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے	تثنیہ مذکر غائب
لَا يَضْرِبُوْنَ	وہ سب مرد نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے	جمع مذکر غائب

لَاتَضْرِبُ	وہ ایک عورت نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی	واحد مؤنث غائب
لَاتَضْرِبَانِ	وہ دو عورتیں نہیں مارتیں ہیں یا نہیں ماریں گی	تثنیہ مؤنث غائب
لَایَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں نہیں مارتیں ہیں یا نہیں ماریں گی	جمع مؤنث غائب
لَاتَضْرِبُ	تو ایک مرد نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا	واحد مذکر حاضر
لَاتَضْرِبَانِ	تم دو مرد نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے	تثنیہ مذکر حاضر
لَاتَضْرِبُوْنَ	تم سب مرد نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے	جمع مذکر حاضر
لَاتَضْرِبِیْنَ	تو ایک عورت نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی	واحد مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبَانِ	تم دو عورتیں نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی	تثنیہ مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبْنَ	تم سب عورتیں نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی	جمع مؤنث حاضر
لَااَضْرِبُ	میں ایک مرد یا ایک عورت نہیں مارتی ہوں یا نہیں ماروں گی	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَانَضْرِبُ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَایُضْرَبُ	اس ایک مرد کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبَانِ	ان دو مردوں کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	تثنیہ مذکر غائب

لَا یُضْرَبُوْنَ	ان سب مردوں کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	جمع مذکر غائب
لَا تُضْرَبُ	اس ایک عورت کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	واحد مؤنث غائب
لَا تُضْرَبَانِ	ان دو عورتوں کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	تثنیہ مؤنث غائب
لَا یُضْرَبْنَ	ان سب عورتوں کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	جمع مؤنث غائب
لَا تُضْرَبُ	تو ایک مرد کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	واحد مذکر حاضر
لَا تُضْرَبَانِ	تم دو مردوں کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	تثنیہ مذکر حاضر
لَا تُضْرَبُوْنَ	تم سب مردوں کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	جمع مذکر حاضر
لَا تُضْرَبِیْنَ	تو ایک عورت کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	واحد مؤنث حاضر
لَا تُضْرَبَانِ	تم دو عورتوں کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	تثنیہ مؤنث حاضر





لَاتُضْرَبْنَ	تم سب عورتوں کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	جمع مؤنث حاضر
لَاأُضْرَبُ	میں ایک مرد یا عورت کو مارا نہیں جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَانُضْرَبُ	ہم دو مردوں/عورتوں یا سب مردوں/عورتوں کو مارا نہیں جاتا یا نہیں مارا جائے گا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نفی مؤکد معلوم بلن ناصبہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَنْ یَضْرِبَ	وہ ایک مرد ہرگز نہیں مارے گا	واحد مذکر غائب
لَنْ یَضْرِبَا	وہ دو مرد ہرگز نہیں ماریں گے	تثنیہ مذکر غائب
لَنْ یَضْرِبُوْا	وہ سب مرد ہرگز نہیں ماریں گے	جمع مذکر غائب
لَنْ تَضْرِبَ	وہ ایک عورت ہرگز نہیں مارے گی	واحد مؤنث غائب
لَنْ تَضْرِبَا	وہ دو عورتیں ہرگز نہیں ماریں گی	تثنیہ مؤنث غائب
لَنْ یَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں ہرگز نہیں ماریں گی	جمع مؤنث غائب
لَنْ تَضْرِبَ	تو ایک مرد ہرگز نہیں مارے گا	واحد مذکر حاضر
لَنْ تَضْرِبَا	تم دو مرد ہرگز نہیں مارو گے	تثنیہ مذکر حاضر
لَنْ تَضْرِبُوْا	تم سب مرد ہرگز نہیں مارو گے	جمع مذکر حاضر
لَنْ تَضْرِبِیْ	تو ایک عورت ہرگز نہیں مارے گی	واحد مؤنث حاضر
لَنْ تَضْرِبَا	تم دو عورتیں ہرگز نہیں مارو گی	تثنیہ مؤنث حاضر

لَنْ تَضْرِبْنَ	تم سب عورتیں ہرگز نہیں مارو گی	جمع مؤنث حاضر
لَنْ اَضْرِبَ	میں ایک مرد یا ایک عورت ہرگز نہیں ماروں گی	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَنْ نَضْرِبَ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ہرگز نہیں ماریں گی	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نفی مؤکد مجہول بلن ناصبہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَنْ يُضْرَبَ	اس ایک مرد کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	واحد مذکر غائب
لَنْ يُضْرَبَا	ان دو مردوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	تثنیہ مذکر غائب
لَنْ يُضْرَبُوْا	ان سب مردوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	جمع مذکر غائب
لَنْ تُضْرَبَ	اس ایک عورت کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	واحد مؤنث غائب
لَنْ تُضْرَبَا	ان دو عورتوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	تثنیہ مؤنث غائب
لَنْ يُضْرَبْنَ	ان سب عورتوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	جمع مؤنث غائب
لَنْ تُضْرَبَ	تو ایک مرد کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	واحد مذکر حاضر
لَنْ تُضْرَبَا	تم دو مردوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	تثنیہ مذکر حاضر
لَنْ تُضْرَبُوْا	تم سب مردوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	جمع مذکر حاضر
لَنْ تُضْرَبِیْ	تو ایک عورت کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	واحد مؤنث حاضر
لَنْ تُضْرَبَا	تم دو عورتوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	تثنیہ مؤنث حاضر
لَنْ تُضْرَبْنَ	تم سب عورتوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	جمع مؤنث حاضر

لَنْ أُضْرَبَ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَنْ نُضْرَبَ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو ہرگز نہیں مارا جائے گا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل امر حاضر معروف

گردان	ترجمہ	صیغہ
اِضْرِبْ	تو ایک مرد مار	واحد مذکر حاضر
اِضْرِبَا	تم دو مرد مارو	تثنیہ مذکر حاضر
اِضْرِبُوْا	تم سب مرد مارو	جمع مذکر حاضر
اِضْرِبِیْ	تو ایک عورت مار	واحد مؤنث حاضر
اِضْرِبَا	تم دو عورتیں مارو	تثنیہ مؤنث حاضر
اِضْرِبْنَ	تم سب عورتیں مارو	جمع مؤنث حاضر

صرف کبیر امر حاضر معروف با نون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
اِضْرِبَنَّ	تو ایک مرد ضرور مار	واحد مذکر حاضر
اِضْرِبَانِّ	تم دو مرد ضرور مارو	تثنیہ مذکر حاضر
اِضْرِبُنَّ	تم سب مرد ضرور مارو	جمع مذکر حاضر
اِضْرِبِنَّ	تو ایک عورت ضرور مارو	واحد مؤنث حاضر
اِضْرِبَانِّ	تم دو عورتیں ضرور مارو	تثنیہ مؤنث حاضر

اِضْرِبْنَانِّ	تم سب عورتیں ضرور مارو	جمع مؤنث حاضر

صرف کبیر امر حاضر معروف با نون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
اِضْرِبَنْ	تو ایک مرد ضرور مار	واحد مذکر حاضر
اِضْرِبُنْ	تم سب مرد ضرور مارو	جمع مذکر حاضر
اِضْرِبِنْ	تو ایک عورت ضرور مارو	واحد مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِتُضْرَبْ	تو ایک مرد کو مارا جائے	واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبَا	تم دو مردوں کو مارا جائے	تثنیہ مذکر حاضر
لِتُضْرَبُوْا	تم سب مردوں کو مارا جائے	جمع مذکر حاضر
لِتُضْرَبِیْ	تو ایک عورت کو مارا جائے	واحد مؤنث حاضر
لِتُضْرَبَا	تم دو عورتوں کو مارا جائے	تثنیہ مؤنث حاضر
لِتُضْرَبْنَ	تم سب عورتوں کو مارا جائے	جمع مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول با نون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِتُضْرَبَنَّ	تو ایک مرد کو ضرور مارا جائے	واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبَانِّ	تم دو مردوں کو ضرور مارا جائے	تثنیہ مذکر حاضر
لِتُضْرَبُنَّ	تم سب مردوں کو ضرور مارا جائے	جمع مذکر حاضر

لِتُضْرَبِنَّ	تو ایک عورت کو ضرور مارا جائے	واحد مؤنث حاضر
لِتُضْرَبَانِّ	تم دو عورتوں کو ضرور مارا جائے	تثنیہ مؤنث حاضر
لِتُضْرَبْنَانِّ	تم سب عورتوں کو ضرور مارا جائے	جمع مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول با نون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِتُضْرَبَنْ	تو ایک مرد کو ضرور مارا جائے	واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبُنْ	تم سب مردوں کو ضرور مارا جائے	جمع مذکر حاضر
لِتُضْرَبِنْ	تو ایک عورت کو ضرور مارا جائے	واحد مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل امر غائب معلوم

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِيَضْرِبْ	وہ ایک مرد مارے	واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَا	وہ دو مردوں ماریں	تثنیہ مذکر غائب
لِيَضْرِبُوْا	وہ سب مردوں ماریں	جمع مذکر غائب
لِتَضْرِبْ	وہ ایک عورت مارے	واحد مؤنث غائب
لِتَضْرِبَا	وہ دو عورتیں ماریں	تثنیہ مؤنث غائب
لِيَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں ماریں	جمع مؤنث غائب
لِاَضْرِبْ	میں ایک مرد یا ایک عورت ماروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم

لِنَضْرِبْ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ماریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل امر غائب معلوم با نون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِيَضْرِبَنَّ	وہ ایک مرد ضرور مارے	واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَانِّ	وہ دو مرد ضرور ماریں	تثنیہ مذکر غائب
لِيَضْرِبُنَّ	وہ سب مرد ضرور ماریں	جمع مذکر غائب
لِتَضْرِبَنَّ	وہ ایک عورت ضرور مارے	واحد مؤنث غائب
لِتَضْرِبَانِّ	وہ دو عورتیں ضرور ماریں	تثنیہ مؤنث غائب
لِيَضْرِبْنَانِّ	وہ سب عورتیں ضرور ماریں	جمع مؤنث غائب
لِاَضْرِبَنَّ	میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور ماروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لِنَضْرِبَنَّ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ضرور ماریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل امر غائب معلوم با نون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِيَضْرِبَنْ	وہ ایک مرد ضرور مارے	واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبُنْ	وہ سب مرد ضرور ماریں	جمع مذکر غائب
لِتَضْرِبَنْ	وہ ایک عورت ضرور مارے	واحد مؤنث غائب

لَأَضْرِبَنَّ	میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور ماروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَنَضْرِبَنَّ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ضرور ماریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل امر غائب مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِیُضْرَبْ	اس ایک مرد کو مارا جائے	واحد مذکر غائب
لِیُضْرَبَا	ان دو مردوں کو مارا جائے	تثنیہ مذکر غائب
لِیُضْرَبُوْا	ان سب مردوں کو مارا جائے	جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبْ	اس ایک عورت کو مارا جائے	واحد مؤنث غائب
لِتُضْرَبَا	ان دو عورتوں کو مارا جائے	تثنیہ مؤنث غائب
لِیُضْرَبْنَ	ان سب عورتوں کو مارا جائے	جمع مؤنث غائب
لِأُضْرَبْ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو مارا جائے	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لِنُضْرَبْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو مارا جائے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل امر غائب مجہول با نون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِیُضْرَبَنَّ	اس ایک مرد کو ضرور مارا جائے	واحد مذکر غائب

لِيُضْرَبَانِّ	ان دو مردوں کو ضرور مارا جائے	تثنیہ مذکر غائب
لِيُضْرَبُنَّ	ان سب مردوں کو ضرور مارا جائے	جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبَنَّ	اس ایک عورت کو ضرور مارا جائے	واحد مؤنث غائب
لِتُضْرَبَانِّ	ان دو عورتوں کو ضرور مارا جائے	تثنیہ مؤنث غائب
لِيُضْرَبْنَانِّ	ان سب عورتوں کو ضرور مارا جائے	جمع مؤنث غائب
لِأُضْرَبَنَّ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو ضرور مارا جائے	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لِنُضْرَبَنَّ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو ضرور مارا جائے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل امر غائب مجہول با نون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِيُضْرَبَنْ	اس ایک مرد کو ضرور مارا جائے	واحد مذکر غائب
لِيُضْرَبُنْ	ان سب مردوں کو ضرور مارا جائے	جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبَنْ	اس ایک عورت کو ضرور مارا جائے	واحد مؤنث غائب
لِأُضْرَبَنْ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو ضرور مارا جائے	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لِنُضْرَبَنْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو ضرور مارا جائے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم

صیغہ	ترجمہ	گردان
واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد نہ مارا کر	لَاتَضْرِبْ
تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مرد نہ مارا کرو	لَاتَضْرِبَا
جمع مذکر حاضر	تم سب مرد مارا نہ کرو	لَاتَضْرِبُوْا
واحد مؤنث حاضر	تو ایک عورت مارا نہ کر	لَاتَضْرِبِیْ
تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتیں مارا نہ کرو	لَاتَضْرِبَا
جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتیں مارا نہ کرو	لَاتَضْرِبْنَ

صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم با نون تاکید ثقیلہ

صیغہ	ترجمہ	گردان
واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد ہرگز نہ مار	لَاتَضْرِبَنَّ
تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مرد ہرگز نہ مارو	لَاتَضْرِبَانِّ
جمع مذکر حاضر	تم سب مرد ہرگز نہ مارو	لَاتَضْرِبُنَّ
واحد مؤنث حاضر	تو ایک عورت ہرگز نہ مار	لَاتَضْرِبِنَّ
تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتیں ہرگز نہ مارو	لَاتَضْرِبَانِّ
جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتیں ہرگز نہ مارو	لَاتَضْرِبْنَانِّ

صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ

صیغہ	ترجمہ	گردان
واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد ہرگز نہ مار	لَاتَضْرِبَنْ
جمع مذکر حاضر	تم سب مرد ہرگز نہ مارو	لَاتَضْرِبُنْ

لَاتَضْرِبْنَ	تو ایک عورت ہر گز نہ مار	واحد مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَاتُضْرَبْ	تو ایک مرد کو مارا نہ جائے	واحد مذکر حاضر
لَاتُضْرَبَا	تم دو مردوں کو مارا نہ جائے	تثنیہ مذکر حاضر
لَاتُضْرَبُوْا	تم سب مردوں کو مارا نہ جائے	جمع مذکر حاضر
لَاتُضْرَبِیْ	تو ایک عورت کو مارا نہ جائے	واحد مؤنث حاضر
لَاتُضْرَبَا	تم دو عورتوں کو مارا نہ جائے	تثنیہ مؤنث حاضر
لَاتُضْرَبْنَ	تم سب عورتوں کو مارا نہ جائے	جمع مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول با نون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَاتُضْرَبَنَّ	تو ایک مرد کو ہر گز نہ مارا جائے	واحد مذکر حاضر
لَاتُضْرَبَانِّ	تم دو مردوں کو ہر گز نہ مارا جائے	تثنیہ مذکر حاضر
لَاتُضْرَبُنَّ	تم سب مردوں کو ہر گز نہ مارا جائے	جمع مذکر حاضر
لَاتُضْرَبِنَّ	تو ایک عورت کو ہر گز نہ مارا جائے	واحد مؤنث حاضر
لَاتُضْرَبَانِّ	تم دو عورتوں کو نہ ہر گز نہ مارا جائے	تثنیہ مؤنث حاضر
لَاتُضْرَبْنَانِّ	تم سب عورتوں کو ہر گز نہ مارا جائے	جمع مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول با نون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ

لَاتُضْرَبَنْ	تو ایک مرد کو ہرگز نہ مارا جائے	واحد مذکر حاضر
لَاتُضْرَبُنْ	تم سب مردوں کو ہرگز نہ مارا جائے	جمع مذکر حاضر
لَاتُضْرَبِنْ	تو ایک عورت کو ہرگز نہ مارا جائے	واحد مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَایَضْرِبْ	وہ ایک مرد نہ مارے	واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَا	وہ دو مرد نہ ماریں	تثنیہ مذکر غائب
لَایَضْرِبُوْا	وہ سب مرد نہ ماریں	جمع مذکر غائب
لَاتَضْرِبْ	وہ ایک عورت نہ مارے	واحد مؤنث غائب
لَاتَضْرِبَا	وہ دو عورتیں نہ ماریں	تثنیہ مؤنث غائب
لَایَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں نہ ماریں	جمع مؤنث غائب
لَااَضْرِبْ	میں ایک مرد یا ایک عورت نہ ماروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَانَضْرِبْ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں نہ ماریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم با نون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَایَضْرِبَنَّ	وہ ایک مرد ہرگز نہ مارے	واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَانِّ	وہ دو مرد ہرگز نہ ماریں	تثنیہ مذکر غائب

لَایَضْرِبُنَّ	وہ سب مرد ہرگز نہ ماریں	جمع مذکر غائب
لَاتَضْرِبَنَّ	وہ ایک عورت ہرگز نہ مارے	واحد مؤنث غائب
لَاتَضْرِبَانِّ	وہ دو عورتیں ہرگز نہ ماریں	تثنیہ مؤنث غائب
لَایَضْرِبْنَانِّ	وہ سب عورتیں ہرگز نہ مارنہ کریں	جمع مؤنث غائب
لَااَضْرِبَنَّ	میں ایک مرد یا ایک عورت ہرگز نہ ماروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَانَضْرِبَنَّ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ہرگز نہ ماریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم با نون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَایَضْرِبَنْ	وہ ایک مرد ہرگز نہ مارے	واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبُنْ	وہ سب مرد ہرگز نہ ماریں	جمع مذکر غائب
لَاتَضْرِبَنْ	وہ ایک عورت ہرگز نہ مارے	واحد مؤنث غائب
لَااَضْرِبَنْ	میں ایک مرد یا ایک عورت ہرگز نہ ماروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَانَضْرِبَنْ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ہرگز نہ ماریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول





صیغہ	ترجمہ	گردان
واحد مذکر غائب	اس ایک مرد کو مارا نہ جائے	لَا یُضْرَبْ
تثنیہ مذکر غائب	ان دو مردوں کو مارا نہ جائے	لَا یُضْرَبَا
جمع مذکر غائب	ان سب مردوں کو مارا نہ جائے	لَا یُضْرَبُوْا
واحد مؤنث غائب	اس ایک عورت کو مارا نہ جائے	لَا تُضْرَبْ
تثنیہ مؤنث غائب	ان دو عورتوں کو مارا نہ جائے	لَا تُضْرَبَا
جمع مؤنث غائب	ان سب عورتوں کو مارا نہ جائے	لَا یُضْرَبْنَ
واحد مذکر و مؤنث متکلم	میں ایک مرد یا ایک عورت کو مارا نہ جائے	لَا أُضْرَبْ
تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو مارا نہ جائے	لَا نُضْرَبْ

صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول با نون تاکید ثقیلہ

صیغہ	ترجمہ	گردان
واحد مذکر غائب	اس ایک مرد کو ہرگز نہ مارا جائے	لَا یُضْرَبَنَّ
تثنیہ مذکر غائب	ان دو مردوں کو ہرگز نہ مارا جائے	لَا یُضْرَبَانِّ
جمع مذکر غائب	ان سب مردوں کو ہرگز نہ مارا جائے	لَا یُضْرَبُنَّ

لَاتُضْرَبْنَ	اس ایک عورت کو ہر گز نہ مارا جائے	واحد مؤنث غائب
لَاتُضْرَبَانِّ	ان دو عورتوں کو ہر گز نہ مارا جائے	تثنیہ مؤنث غائب
لَایُضْرَبْنَانِّ	ان سب عورتوں کو ہر گز نہ مارا جائے	جمع مؤنث غائب
لَاأُضْرَبَنْ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو ہر گز نہ مارا جائے	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَانُضْرَبَنْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو ہر گز نہ مارا جائے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول با نون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَایُضْرَبَنْ	اس ایک مرد کو ہر گز نہ مارا جائے	واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبُنْ	ان سب مردوں کو ہر گز نہ مارا جائے	جمع مذکر غائب
لَاتُضْرَبَنْ	اس ایک عورت کو ہر گز نہ مارا جائے	واحد مؤنث غائب
لَاأُضْرَبَنْ	میں ایک مرد یا ایک عورت کو ہر گز نہ مارا جائے	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَانُضْرَبَنْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو ہر گز نہ مارا جائے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم



اصطلاحات



مکتبہ اسلامیہ®



ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد

بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

www.maktabaislamia.com.pk
Facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com

